

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابھی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُن کی
ابھی کی کھل سجا رہا ہوں چہرہ میرا ہے رات اُن کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتاویٰ عالمگیری

پہلا ایک نظر

تالیف

مفتی محمد عبید اللہ خان عقیق بن الرشید محمد حسین علیہ السلام

جامعہ مجددِ قدس رحمان گلی
ناشر: مکتبہ عمریہ
چوک والنگٹن، لاہور

پہلا نمبر، ستمبر ۱۹۷۷ء

قیمت: روپے ۱۰۰/-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدنہ البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

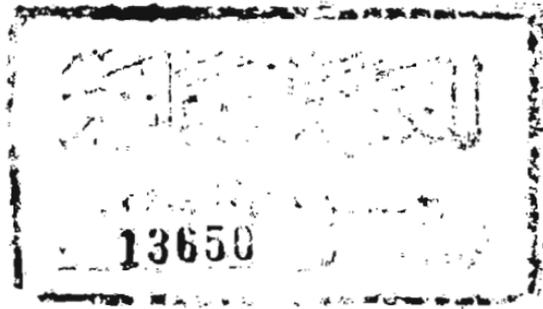
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُن کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی

256-15

عافی - ف



www.KitaboSunnat.com

مالیف

مفتی محمد عبید اللہ خان عافی بن ابی السیخ محمد حسین مدظلہ

نزد چوک دارالمرآن

لاہور

ناشر مکتبہ عزیز نیہ جامع قدس

۲۲	بچکے کے انداز میں نماز	۳	غیبت اور شراب کے ساتھ وضو
۲۳	ادب کی طرح گرسے تو دو کوع جوگی۔	۴	وضو محفوظ رکھنے کا ماڈرن طریقہ۔
۲۵	بچھل رکھتوں میں قراۃ واجب نہیں۔	۵	بچکے بدن کھڑے نہ کرنا شرعاً جائز ہے وضو نہیں ہوتا
۲۶	نکیر عسریہ والی رفع یدین	۶	ذکر باری کر مئی گوروک لے تو غسل نہیں پڑتا۔
۲۷	نمازیں عورت کی شریک نہ دیکھنے تو	۷	ذکر پر کپڑا ایسٹ کر دخول سے غسل صاف۔
۲۸	امام کی الحمد کے ساتھ ثنا	۸	مرد کو غسل کی چھوٹ۔
۲۹	سراج کا منکر امام کا منبر نہیں۔	۹	سوز اور پر سے ناپاک اور نیچے سے پاک۔
۳۰	امام کا آکر تناسل چھڑنا ہونا چاہئے! عالمگیری میں ذکر ہے	۱۰	کاسنہ کا جھوٹا پاک ہے۔
۳۱	عورت کا فرج بار بار دیکھنے سے ازال ہو تو روزہ	۱۱	کتے اور روزنوں کی خشک کھالوں کا استعمال۔
۳۲	روزہ اور چھٹی: کتاب الزکوٰۃ کے مسائل	۱۲	کنا اور دوسرے روزے ذبح سے پاک ہو جاتے ہیں۔
۳۳	موتیوں اور ہیروں میں زکوٰۃ نہیں۔	۱۳	چھبے کی دم کنوئیں میں گر پڑے تو
۳۴	کسوں میں زکوٰۃ ہے	۱۴	کتا پلید نہیں۔
۳۵	نقدی تجارت کتنے نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں۔	۱۵	تمیم یا میک اپ
۳۶	عالمگیریہ میں حج کے نمونے۔	۱۶	دھیلے ہونے پتھر سے تمیم
۳۷	حج میں مشن زنی۔	۱۷	ایک شفال نجاست لگی ہو تو حرج نہیں
۳۸	غیبت کا شاہکار۔	۱۸	پلید انگلی چاٹنے سے پاک۔
۳۹	بیوی کی بیٹی کی مانگوں میں	۱۹	کتے کے بالوں کا ازار بند
۴۰	حلالہ کی مفسوما بہ شکل	۲۰	مرد کی آذان کفایت کرتی ہے۔
۴۱	ہر میں شراب اور خنزیر	۲۱	ہاتھ میں نجاست اور منہ میں نکیر تک رہیہ۔
۴۲	بہنیں نہیں ہرگز نہیں	۲۲	زال کے وقت نماز۔
۴۳	ہاں ہاں دو سان	۲۳	قبض سے منہ موڑ کر نماز شروع کرنا۔
۴۴	رفعت میں عورت کی گواہی قبول نہیں	۲۴	نکیر تحریک اللہ اکبر سے دشمنی کے نمونے۔
۴۵	ظلال کا شگفتہ اور مندر طریقہ۔	۲۵	اللہ اکبر کی جگہ اللہ اکبر

۶۷	شہادت کی بددیوبالی جانے سے حد ختم۔	۴۲	جس کی شہادت چھڑی ہو تو۔
۶۸	نشہ کی اونگھی تعریف۔	۴۳	اگر آزاد نسل لوہے سے سخت نہ ہو تو۔
۶۹	شہادت دیا یا سوئی	۴۴	نہ ہونے سال عدت
۷۰	بعض کے نزدیک بچی ہوئی شہادت پر حد نہیں	۴۶	پاکستان کا مفاد
۷۱	شہادت والا گوشت۔	۴۹	گوگنے زانی کو حد کی جھوٹ
۷۲	شہادت کے نو پیاؤں پر حد نہیں	۵۰	گوگنی عورت یا اگر گئے مرد سے زنا پر حد کی جھوٹ۔
۷۳	نشہ آہلئے تب بھی حد نہیں	۵۱	چار قسم کی عورتوں سے زنا زنا نہیں۔
۷۴	چھڑی کے اقرار سے منحرف کرنا مستحب ہے	۵۱	بے سسی کا شہادت ہمار
۷۵	اقرار کے بعد بھاگ جانے تو حد ختم	۵۲	چار گروہوں کی شہادت کے بعد اور حد کی جھوٹ۔
۷۶	اگر چہرہ کے ساتھ پتھر ہو تو حد ختم نہ	۵۳	شہادت اقرار کے بعد انکار پر حد کی جھوٹ
۷۷	ہزاروں کے خلاف پر حد معاف	۵۴	حد کی جھوٹ کی ایک مخصوص صورت
۷۸	وکالت کا عجیب نمونہ	۵۵	عمرات اب یہ سے نکاح کا شہادت۔
۷۹	سورجیم والا برتن اور حد	۵۶	مشہدہ در عمل میں حد نہیں
۸۰	عشق رسول کا شاندار مظاہرہ	۵۷	زانیوں سے ہمدردی کے پانچ نمونے
۸۱	حضرت عمرؓ کی گستاخی	۵۸	اٹلے ہانس برہمی کو۔
۸۲	وقف کی بیع جائز ہے	۵۹	اعلان واجب ازمان۔
۸۳	کتے اور بندر کی بیع جائز	۶۰	کرائے کی عورت سے زنا پر حد نہیں۔
۸۴	کتے کا گوشت بیچنا جائز	۶۱	مشہدہ کی حرمت مشتبہ ہے۔
۸۵	قاضی کا فیصلہ باطن میں بھی نافذ ہے۔	۶۲	زنا کی فریہ دینے سے حد ختم
۸۶	جھوٹی شہادت پر طلاق	۶۳	بچکے کے ساتھ مزہ کالا کرنے پر حد کی جھوٹ
۸۷	مسافر قربانی فریضت کر سکتا ہے	۶۴	خبرہ عورت سے زنا پر حد نہیں۔
۸۸	چنگا روٹی بخنی اور اٹو کو کھانا ہمار	۶۵	عورت اور بچکے سے نواہلت پر حد نہیں۔

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۹۲	پیغمبر پر پستان	۸۵	سور کے بال قابل استعمال ہیں۔
۹۳	زکوٰۃ جسکے بہانے قرص کی وصولی	۸۶	خون۔ پیشاب اور مرداسے علاج جائز
۹۴	فرضی روزوں میں سیلہ	۸۷	قرآن مجید کی تعظیم کے نونے۔
۹۵	طلاق میں سیلہ	۸۸	خون کے ساتھ متہ ان کھنا جائز
۹۶	مزارعت میں سیلہ	۸۹	مسلمان کی توہین۔
۹۷	بیوی کے منہ میں آکر تسلسل	۹۰	درندے سے قتل کرانے والے پر قصاص نہیں۔
۹۸	سرکاری خزانے سے چوری پر حد نہیں	۹۱	قصاص کی چھوٹ کے پانچ نمونے۔
۹۹	گدھے کے طفیل چور کو حد کی چھوٹ	۹۲	زبان کاٹنے میں قصاص نہیں۔
۱۰۰	دن و ہارے تالا توڑنے والے پر حد نہیں۔	۹۳	عیلوں کا بیان
	تخت بالخبر	۹۴	زکوٰۃ سے بچنے کے چار سیلہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ مؤلف

ہاتھ توڑے جائیں گے یا کھولیں گے نقاب
سلطانِ عشق کی یہی فتح و شکست ہے

۱۔ یہ حقیقت کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ ہمارا ملک خالص کتاب و سنت پر مبنی مکمل اسلام کے متعارف نام کلمہ طیبہ کے مقدس نعرہ پر معرض وجود میں آیا تھا جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۳ء اور پھر ۱۹۶۹ء کے ہر ایک آئین میں اس ملک کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان لکھا جاتا رہا ہے اور ہے اور سر فہرست یہ تصریح بھی ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا اور کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا اور یاد رہے ۱۹۷۳ء کا منظور شدہ آئین وہ آئین ہے جس پر بریلوی مکتب فکر کے سیاسی لیڈر شاہ احمد نورانی، مولوی عبدالمصطفیٰ الازہری وغیرہما کے بھی دستخط ثبت ہیں۔

مزید براں مارچ ۱۹۷۷ء کی تحریک "نظام مصطفیٰ" کی کامیابی اور موجودہ فوجی حکمرانوں کی آمد بھی اسی خالص اور مکمل اسلام کے نفاذ کے نعرہ اور وعدہ کی رہین منت ہے، گذشتہ تین سال کے حوصلہ شکن انتظار کے بعد ہمیں اس وقت بڑی خوشی ہوئی تھی جب ہمارے صدر جنرل ضیاء الحق و فقہ اللہ نے اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کی ایمان پرورد نوید سنائی تھی۔ جس سے یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ اب کہ نہ صرف اس مملکت کے نظریاتی مقاصد مکمل طور پر حاصل ہو جائیں گے بلکہ درپیش سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور تمدنی مسائل کے حل کی راہیں بھی کھل جائیں گی۔

۲۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ ۱۹۷۷ء کی تحریک "نظام مصطفیٰ" کے شہداء کرام کے ابھی کفن بھی میلے نہ ہو پائے تھے کہ احناف کے ایک گروہ نے تمام مذکورہ حقائق اور ملکی

تقاضوں سے آنکھیں موند کر کتاب و سنت کو نظر انداز کرتے ہوئے فقہ حنفی کے نفاذ کا راگ الاپنا شروع کر دیا اور ملتان کے قاسم باغ سے یہ مطالبہ کر ڈالا کہ چونکہ فتاویٰ عالمگیری ہماری مکمل قانونی دستاویز ہے اور اس کا ہر ہر فتویٰ قرآن و حدیث کا عطر اور جوہر ہے لہذا اسے جوں کا توں بطور پبلک لانا مذکورہ دونوں یوں ہو جائے گا اور وروں ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ اور اس کے لئے اس گروہ سے جیسے کافر لکھتے اور کہتے نہ تھکتے تھے تعاون کی بھیک مانگنے میں بھی عار محسوس نہ کی۔ چنانچہ مولوی احمد سعید صاحب کاظمی نے تقلید کے ناطے سے جناب مفتی محمود صاحب کے نام پر ملتان کے نوائے وقت میں ایک طویل چٹھی شائع فرمائی۔ جس میں بالعموم فقہ حنفی اور بالخصوص فتاویٰ عالمگیری کے دفاع کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

مفتی صاحب موصوف نے اسی ملتان کے ہوائی اڈہ پر جواب آں غزل بیان دیا۔ فتاویٰ عالمگیری ہماری مستند اور جامع کتاب ہے فقہ حنفی پر اگر کوئی زد پڑے تو ہم اس کا دفاع کریں گے۔ تاہم سیاست میں ہم فرقہ واریت کو پسند نہیں کرتے۔

www.KitaboSunnat.com

دلوں کا حال تو جاننے والا ہی جانتا ہے کہ اس بیان سے ان کا مطلب کیا تھا؟ تاہم ہماری ناقص رائے میں ان کا یہ معنی اخیر بیان ایک پنتھ اور دو کاج کی شان لئے ہوئے ہے ایک یہ کہ وہ اپنے اس بیان سے اپنے ان روٹھے اور پھڑے ہوئے بریلوی حنفیوں کی اشک شونی کر رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ اپنے مخصوصی مگر بیخ انداز میں موجودہ علمائوں اور اسلامی مشاوری کو نسل کو آگاہ کر رہے ہیں کہ گویا ہر ہم دونوں گروہ باہم دست و گریبان ہیں تاہم دونوں کے دونوں حنفی ہی ہیں۔ یاد رکھنا، ہر نہ.....

جبکہ حقیقت پسندی کا تقاضا یہ تھا کہ وہ بر ملا کہہ دیتے کہ چونکہ پاکستان خالص اسلام کے نام پر تشکیل پایا ہے اور خالص اسلام ہی اس کی سالمیت، استحکام اور

قومی تشخص کا ضامن ہو سکتا ہے لہذا یہاں پبلک لا کے طور پر مَآءُ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی“
والا سادہ اسلام ہی نافذ ہونا چاہیے

لگائی آس بہت تھی تیرے سر کی قسم
خاموش ہو رہے جب کوئی آسرا نہ ملا

۳۔ بنا بریں ظروف و احوال اس بات کے متقاضی تھے کہ ”مَآءُ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی“
دائے اسلام کے برعکس اس پیش کی جانے والی کتاب کے چند فتاویٰ حنفی علماء
کی ارازم کو بلا کسی علمی گرفت کے بطور نمونہ مشتے ازخوار سے کے قوم کے سامنے لایا
جائے۔ تاکہ دانا یان قوم ان فتاویٰ حنفی اراء کی روشنی میں از خود یہ فیصلہ
کر سکیں کہ آیا واقعی اس کتاب کے نفاذ کے بعد اسلامی نظام کے مطلوبہ ثمرات
ملک اور قوم کو میسر آ سکیں گے؟ اور ہمارا موجودہ غیر اسلامی معاشرہ سچ اسلام
معاشرہ کے قالب میں ڈھل سکے گا؟ چنانچہ ہم نہ تو کلاً علی اللہ اسی داعیہ اور احساس سے
سرشار ہو کر فتاویٰ عالمگیری ایسی مبسوط کتاب پر ایک ہلکی پھلکی اور سرسری نظر ڈالنے
کی جسارت کر ڈالی ہے چونکہ ہمیں امید ہے کہ علمی اور غیر علمی دونوں حلقے اس کتابچہ
سے استفادہ کریں گے اس لئے اہل علم کے ذوق کے پیش نظر ہم نے اصل عربی
فتاویٰ عالمگیری طبع مکتبہ ماجدیہ طبعی روڈ کوٹھ سے اصل عربی فتاویٰ کے نمونہ صفحہ
اور جلد کی نشاندہی کے ساتھ جوں کے توں نقل کر دیئے ہیں اور صرف اردو
کا مذاق رکھنے والوں کی ضرورت کے مد نظر اردو فتاویٰ عالمگیری طبع غلام علی اینڈ سنز
لاہور سے صفحہ اور جلد کے حوالہ کے التزام کے ساتھ ان عربی فتاویٰ کا اردو ترجمہ لکھ دیا ہے

آخر تو لائیں گے کوئی آفت فغاں سے ہم
حجت تمام کرتے ہیں آسمان سے ہم

کوئی باور کرے نہ کرے تاہم یہ حقیقت ہے کہ ہم حضرت امام مالکؒ کا سچا احترام،
حضرت امام ابو حنیفہؒ سے سچی عقیدت، حضرت امام شافعیؒ سے سچی محبت، حضرت
احمد بن حنبلؒ سے شفیقتی اور دوسرے مجتہدین کرامؒ سے سچی گرویدگی کو ضرور

اور انہی کی اجتماع دی کاوشیں ہمارا علمی سرمایہ ہیں لیکن بائیمہ جنت کتاب و سنت ہی ہیں ان کے ہونے ہوئے کسی بھی مجتہد اور امام کا کوئی قون اور استخسان قبول کرنا ہمارے اعتقاد میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مجربانہ کشتاشی کے سوا کچھ نہیں سے حدیث بادہ و دینا و جاسہ آئی نہیں مجھ کو نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا آئینہ سازی کا چنانچہ اسی حقیقت کے پیش نظر ملا جیون نے نور الانوار میں اباب منعام پر لکھا ہے

لیس هذا ازراء بائی ہوریتہ واستخفافا بہ معاذ اللہ بل بیانا نکتہ فی هذا المقام فتنہ

اس لئے ہم قارئین کرام کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم کوئی فتاویٰ عالمگیری کا ازراء اور استخفاف کرنے نہیں چلے، بلکہ ہمیں صرف یہ بتلانا ہے کہ کتنا دن عالمگیری اپنی تمام تر افادیت کے باوجود کتاب و سنت کا نعم البدل ہونے سے بہر حال فاسد ہے۔

لہذا ملک کا وسیع تر مفاد اسی میں ہے کہ فری طور پر ماانا علیہ واجحابی والا اسلام نافذ کر دیا جائے اگر بالفرض کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو جائے جہاں کتاب و سنت خاموش ہوں تو ایسی ضرورت پڑنے پر بلا کسی تعین کے ہر اس مجتہد کو اپنا نیا جائے جس کا اجتماع دوسرے مجتہدین کرام شکر اللہ مساعیہم کے مقابلہ میں کتاب و سنت سے اوفق اور ہم آہنگ ہو۔

۵۔ خلاص کتاب و سنت سے خاندانی وابستگی اور گریڈ کی وجہ سے میں اس مشکل کام سے عمدہ برآ ہونا اپنا دینی اور ملی فریضہ سمجھنا تھا مگر ہمت نہ تھی کہ کوچہ قلم و قرطاس سے آشنائی ہنوز نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے عقل نامستور تھا کہ اس دشوار گزار وادی میں بے خطر کود پڑنا اچھا نہیں۔ مگر ضمیر کا کچھ کہ تھا کہ چل میرے خامہ بسم اللہ لہذا تا یتدالیہی اور پھر والدین ماجدین و امت برکاتہا کی نیک دعاؤں سے یہ حقیر اور ناتمام کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے زبان جیسی کچھ ہے مجھے اس کی چنداں پرواہ نہیں سے

میرے قلم میں ادیبوں کی آب تاب نہیں متاع دیدہ خون ناب لے کے آیا ہوں
خادم حدیث رسول و ابہم

ابن الحسین یکم محرم ۱۳۶۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فناوی عالمگیری پر ایک نظر

الحمد لله على نعمائه الكاملة والثناء الشاملة حمداً يلا مكان الامكان
واركان الامكنة والصلوة والسلام على من لا نبى بعده و
رسول بعده محمد صلوة تبلغ قائمها والاتي بها مأمته وعلى آله
وسلمته واهل بيته الذين اتمتعوا العقل فاتبعوا صوبته واحسنه
ودعوا الى سبيل ربهم بالعكفة والموعظة الحسنة ونستغفره
سيئاته من حماد الاله لسنة - اما بعد -

ہاتھ توڑے جائیں گے یا کھولیں گے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح دستکت ہے

۱۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم
وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤوسكم وارجلكم الى
الكعبين : (آیت نمبر سورۃ مائدہ)

ترجمہ :- مسلمانوں جب نماز کو آمادہ ہو تو منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور
پاؤں کنول تک دھولو اور سروں پر ہاتھ پھیر لیا کرو۔

اور حدیث میں ہے

عن عمرو بن يحيى الماذني عن ابيه ان رجلاً قال لعبد الله
... أستطيع ان ترويني كيف كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يتوضأ فقال عبد الله بن زيد نعم فدعا
بماء فافرخ على يديه فغسل يده مترتين ثم مضمض

وَاسْتَنْشَى ثَلَاثًا تَوَسَّلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا تَوَسَّلَ بِدِيهِ مَرَّتَيْنِ
 إِلَى الْمَرْفُوقَيْنِ تَوَسَّلَ بِرَأْسِهِ بِدِيهِ الْخَبَابِ مَعَ الرَّاسِ كُلِّهِ
 ایک شخص نے عبداللہ بن زید سے پوچھا کیا تم مجھ کو بتلا سکتے ہو کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے کہا ہاں پھر انہوں نے پانی منگوا یا پھر اپنے
 ہاتھ پر ڈالا اور دو بار دھویا پھر تین بار گلی کی اور ناک بھاڑی۔ پھر اپنا منہ تین بار دھویا
 پھر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دونوں کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر
 پر مسح کیا۔ مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وَإِذَا غَسَلَ الرَّاسَ مَعَ الْوَجْهِ اجْزَأَهُ عَنِ الْمَسْحِ ص ۱۵۔

مکتبہ ماجدیہ طوبی روڈ کونٹہ۔ ترجمہ اور اگر سر کو منہ کے ساتھ دھویا تو مسح کے
 قائل مقام ہو جائے گا۔ فتاویٰ ہندیہ اردو ترجمہ فتاویٰ عالمگیری ص ۲ طبع شیخ غلام علی ایڈیٹر لاہور
 کھجور کے شیرہ سے وضو جائز ہے؟
 ۲۔ قرآن مجید میں ہے کہ اگر وضو کے لئے
 پانی نہ ملے تو تیمم کر لینا چاہیے۔ چنانچہ

ارشاد ہے۔ فَلَوْ تَجَدَّوْا مَاؤَ فَلَیْتَمَّوْا صَعِیدًا طَیْبًا فَاَمْسَحُوا

بِوَجْهِهِمْ وَیَدَیْهِمْ کَمَا یُکْوَاتُ اللّٰهُ کَانَ عَفْوَاۗ عَفْوَاۗ رَسُوْلًا نَّزَّلْنَا آیٰتًا

ترجمہ: ”پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو، منہ اور ہاتھوں کو مٹی مل
 لیا کرو۔ بے شک خدا بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

اور اسی طرح کسی صحیح حدیث میں بھی یہ کہیں نہیں آتا کہ پانی نہ ملنے پر نبیذ سے
 وضو کرنا جائز ہوئے۔ تاہم مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ نبیذ تبر سے وضو جائز ہے اہل
 الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ یتوضأ بنبیذ التمر ولا تیمم

(فتاویٰ عالمگیری ص ۱ ج ۱)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ نبیذ تبر یعنی اس پانی سے کہ جس میں چھوہار
 جھگوتے گئے ہوں۔ وضو کرے اور اس کے ہوتے ہوئے تیمم نہ کرے (فتاویٰ ہندیہ ص ۱ ج ۱)

وضاحت :- احناف کے نزدیک خبر واحد کے ساتھ قرآن مجید پر زیادتی ناجائز ہے مگر میان خبر واحد صحیح تو کجا انتہائی ضعیف روایت کے ساتھ قرآن مجید پر زیادتی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ الحذر الحذر ہم تو بس یہی کہتے ہیں۔
 آپ نے اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو
 ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نشہ آور شراب کے ساتھ بھی وضو جائز ہے؟ ۳ :- نبیذ تمر کو خالص پانی نہ ہی
 تاہم ہے تو پاک مگر فادوی مالگیری

میں شراب کے ساتھ بھی وضو جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اسی فادوی مالگیری ض ۲ ج ۳ د میں
 میں شراب کو پیشاب اور خون کی طرح نجاستہ مغلظہ (سخت پلید) کہا ہے اصل الفاظ یہ ہیں
 ہی نجسة غلیظة كالبول والدم ض ۲ ج ۵ :- شراب کو پیشاب کی طرح پلید کہنے
 کے باوجود یہاں یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ نشہ آور شراب کے ساتھ بھی وضو جائز ہے۔ اصل
 الفاظ یہ ہیں وان طبع ادنیٰ طینحة یجوز الوضوء بہ حلواکان او متراً
 او مسکراً و هو لاصح کذا فی العینی ض ۲ ج ۱

ترجمہ :- (نبیذ) اگر ٹھوڑا سا پکا یا جاوے تو اس سے وضو جائز ہے خواہ میٹھا ہو
 خواہ تلخ ہو۔ خواہ نشہ لانے والا ہو اور یہی اصح ہے یہ عینی میں ہے۔ فادوی ہندیہ ض ۲ ج ۵
 گذارنشہ :- پیشاب سے وضو جائز تو کیا ہوگا اس کا تصور بھی عام مسلمان
 کے لئے تکلیف دہ ہے اور فادوی مالگیری شراب کو پیشاب کی طرح پلید بھی کہہ رہا ہے۔
 اور ساتھ ہی اس سے وضو بھی جائز قرار دے رہا ہے اس کھلے تضاد کا ہمارے کرم فرماؤ
 کے پاس اگر کوئی مل ہو تو ہم ایسے ہیچ میرزا اور کم علموں کو ضرور مستفید فرما دیں۔

وضو محفوظ رکھنے کا ماڈرن طریقہ ۴ :- اذا خاف الرجل خروج
 البول فحشا اخلیه بقطنة
 ولولا القطنة یخرج منه البول فلا بأس بہ ولا ینتقض وضوءہ
 حتی یظہر البول ض ۲ ج ۱ فصل نواقض وضو اگر کسی کو پیشاب نکل آنے کا خوف ہو

اس سب سے وہ پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھے اور اگر روئی نہ رکھے تو پیشاب نکل آئے
تو اس میں کچھ مضافہ لگائیں اور جب تک پیشاب روئی میں ظاہر نہ ہو جائے تب تک اس کا
وضو نہیں لیتا یہ فتاویٰ قاضی خاں میں لکھا ہے ص ۱۵۱ ج ۱

عرض :- پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھنے کے تکلف سے حشفہ پر مضبوطی
باندھ لینا آسان تر ہے اور فیملی پلاننگ کی مصنوعات کا استعمال دھاگے کے استعمال سے بھی
آسان ترین ہے لہذا دھاگے اور فیملی پلاننگ کی مصنوعات کے استعمال کے بارے میں کیا ارشاد
ہوگا۔ بنووا توجروا۔

عن علی قال كنت رجلاً مزاءً فامرته رجلاً سال النبي
صلى الله عليه وسلم لكان ابنته فقال توضاوا غسل
ذكر لصحيح بخاری ص باب غسل المذی والوضوء عنده
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میرے مذی بہت نکلا کرتی تھی۔ میں نے ایک شخص (حضرت
مقدادؓ) سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھو کیونکہ آپ کی ساجزادی
میرے نکاح میں تھیں انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وضو کر ڈال اور اپنا ذکر دھو لے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے
کہ مباشرۃً فاحشہ اور دونوں شرمگاہوں کے مل جانے پر مذی ضرور نکل آتی ہے لہذا ایسی
صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے

۲ :- مگر فتاویٰ مالکیہ میں ہے۔

اذا باشر امرأته مباشرةً فاحشاً بتجرد وانقيار وملاقاة
الفرج بالفرج..... وقال محمد رحمہ اللہ لا وضوء علیہ
وهو القياس كذا في المحیط وفي النصاب وهو الصحيح وفي

الینایع وعلیہ الفتویٰ ص ۱۵۳

جب گھلی ہوئی مباشرت کرے عورت کے ساتھ اس طرح کہ ننگا ہو اور شہوت
سے استادگی ہو اور دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں تو امام محمد کے نزدیک وضو نہیں پڑے گا

اور یہی قیاس ہے یہ محیط میں ہے اور نصاب میں لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے اور نیابت میں ہے
 کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ ص ۱ ج ۱

۶:- اذا احتلعا ونظرا الى امرأة فنزل
 المني عن مكانه بشهوة فامسك ذكره

غسل جنابت کی چھوٹ

حتى سكنت شهوته تدشعر سال المني عند ابی یوسف لا يجب
 هلكة في الخلاصة ص ۱ ج ۱

یعنی اگر احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف دیکھا اور منی اپنی جگہ سے بہتوت سے جدا ہوئی
 پھر اس آدمی نے اپنے ذکر (آلہ تناسل) کو دبا لیا یہاں تک کہ بہتوت اس کی ساکن ہوگئی
 پھر منی بھی تو امام ابو یوسف کے نزدیک (غسل) واجب نہ ہوگا یہ خلاصہ میں ہے ص ۱ ج ۱
 سبحان اللہ غسل جنابت سے گلو خلاسی کا کتنا آسان طریقہ ہے (مریوں کا کفر فہلو فرمایے

۱۴- عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا

جلس بین شعبہ الا ریح شرجهما ووجب الغسل ص ۱ ج ۱

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
 مرد عورت کے چاروں کونوں کے بیچ بیٹھے پھر اس پر زور لگاتے تو غسل واجب ہو گیا۔
 اس صحیح حدیث رسول سے معلوم ہوا کہ جب آدمی عورت کے چاروں کونوں کے درمیان
 بیٹھ کر زور لگاتا ہے تو انزال ہو یا نہ ہو غسل بہر حال واجب ہو جاتا ہے مگر فتاویٰ عالمگیری
 میں اس صحیح حدیث کے انکار میں یوں فتویٰ ہے۔

والایلاجر فی البہیمۃ والمیتۃ والصغیرۃ التی لا یجامع

مثلھا لا یوجب الغسل بدون الانزال ہکذا فی المحيط ص ۱ ج ۱

اگر چو پٹے جانور کے دخول (آلہ تناسل) اس کی شرمگاہ میں داخل کرے یا مرنے
 کے یا ایسی چھوٹی لڑکی کے جس کے مثل کی لڑکیوں کے ساتھ مجامعت (جماع) نہیں کیا کرتے
 تو بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوگا۔ یہ محیط میں لکھا ہے ص ۱ ج ۱

۸:- اذا جمعت المرأة فی مادون الفرج ووصل المني

الی رحمہا وہی بکرا و شیب لا غسل علیہا ۱۵ ج ۱
 اگر کسی عورت کی فرج (شترگاہ) کے باہر باہر جماعت کی جائے اور منی اس کے رحم میں
 پہنچ جائے خواہ وہ بکرا کنواری ہو یا شیبہ زراٹڈ ہو تو اس پر غسل واجب نہ ہو گا یہ فتاویٰ
 فاضلی خاں میں ہے ۲۵ ج ۱۔

عرضہ: کسی عورت کے فرج کے باہر یا اس کے جسم کے دوسرے حصوں میں جماع
 کرنا کبھی حضرت شارع مطلق کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہوگی؟ بینوا توجہ نہ
 لیں۔ ۹۔ غلام ابن عشر سنین
نوخیز لڑکے کو غسل جنابت کی چھوٹ جامع امرأة بالغة لعلیہا

نفسل ولا غسل علی الغلام ۱۵ ج ۱

اگر دس برس کا لڑکا عورت سے جماعت کرے تو عورت پر غسل واجب ہوگا اور
 لڑکے پر واجب نہ ہوگا۔ ۲۵ ج ۱۔

نوخیز عورت کو غسل جنابت کی چھوٹ ۱۰۔ ولو کان الرجل
 بالغا والمرأة صغیرة

یجامع مثلها فعلى الرجل الغسل ولا غسل علیہا ۱۵ ج ۱

ترجمہ:- اگر مرد بالغ ہو اور لڑکی نابالغ ہو مگر جماعت کے قابل ہو تو مرد پر غسل
 واجب ہوگا۔ مگر اس لڑکی پر غسل واجب نہ ہوگا ۲۵ ج ۱۔

عرضہ: نوخیز لڑکی جماعت کے قابل بھی ہو۔ بالغ مرد اس سے جماع
 بھی کرے تب بھی اس لڑکی پر غسل واجب نہ ہوگا اس چھوٹ کی کیا وجہ ہے بینوا توجہ و

عضو پر کپڑا پیٹ کر دخول پر غسل نہیں ۹۔ ولولت علی ذکرہ
 خرقۃ واولج ولہ ینزل

..... وقال بعضهم لا یجب ۱۵ ج ۱

اگر اپنے عضو پر کپڑا پیٹ کر دخول کرے اور انزال نہ ہو تو.....

تو بعضوں نے کہا (ہے) کہ (غسل واجب) نہیں ہوگا ۲۵ ج ۱

عرض:۔ کیا یہ فتویٰ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث صحیح کی گناہیں بنیں تو حروا

۱۲:- وان اویج الخنثی المشکل ذکرہ فی فرج امرأۃ اودبرھا

فلا غسل علیہما ص ۱۵ ج ۱

ترجمہ:- اگر خنثی مشکل اپنے ذکر کو کسی عورت کے فرج یا درمیں داخل کرے تو دونوں

پر غسل واجب نہ ہوگا۔ ص ۲۵ ج ۱

۱۳:- وان اویج رجل فی فرج خنثی مشکل

لوعیب علیہ الغسل ص ۱۵ ج ۱

مرد کو غسل کی چھوٹ

ترجمہ:- اگر کوئی مرد خنثی مشکل کی فرج میں (آلہ تناسل) داخل کرے تو بھی غسل

واجب نہ ہوگا ص ۲۵ ج ۱

عرض:۔ فتویٰ ۵ اور ص ۴ کے شروع میں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے مرفوع حدیث لکھی جا چکی ہے۔

اذا جلس بین شعبہ الاربع شو جہدھا وحب الفل صحیح بخاری^۳

کہ جناب ختمی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے پاروں کو زون

میں بیٹھے اور پھر زور لگاتے یعنی دخول کرے تو انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

اس لئے جو اپنے کرم فراؤں سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جناب! فتاویٰ عالمگیری

میں ہماری اس فہرست کے مطابق فتویٰ ۱۳ سے لے کر فتویٰ ۱۳ تک نو خیز لڑکوں، لڑکیوں

مردوں اور مغلثوں کو دخول کے بعد غسل جنابت نہ کرنے کی جو مسینہ چھوٹیں دی گئیں ہیں یہ کون

سی آیت شریفہ اور حدیث صحیحہ کا مہر اور جوہر ہیں بنیو اباندلیل توجروا عن الاربہ الخلیل!

تیسرا باب پانیوں کے بیان میں

۱۴:- واذا سد کلب عرض النہر ویجرى الماء فوقہ

ان کان ما یلاقى الکلب قل مما لا یلاقیہ یجوز الوضوء

ف الاسفل ص ۱۴ ج ۱

کر لی جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اور لوٹے اور مصّے بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

۲۳:- اس طرح اگر ریچھ کی کھال مٹی میں رگیدنی جائے تو پاک ہو جاتی ہے اس کا لوٹا اور مصّے بنانا بھی جائز ہو جاتا ہے۔

۲۴:- اگر مٹی میں رگیدنے کے بجائے دھوپ میں خشک کر لی جائے تو بھی پاک ہو جاتی

۲۵:- مٹی میں رگیدنے اور دھوپ میں سوکھانے کے بجائے ہوا میں سوکھالی جائے تو بھی پاک و مترار پاتی ہے۔ بلکہ اس کھال کو لوٹے مصّے بنانا بھی جائز ہے۔

۲۶:- بھیڑے کی کھال بھی مٹی میں رگیدنے سے نہ صرف پاک ہو جاتی ہے بلکہ اس سے لوٹے مصّے بھی بنائے جازز ہو جاتے ہیں۔

۲۷:- رگیدنے کی جگہ اگر دھوپ میں خشک کر لی جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے۔

۲۸:- رگیدنے اور دھوپ میں سوکھانے کے بجائے اگر صرف ہوا میں خشک کر

لی جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے۔ لوٹے مصّے بنانا بھی جائز ہے۔

۲۹:- چیتے کی کھال کو بھی اگر مٹی میں رگید لیا جائے تو پاک ہو جاتی ہے اور لوٹوں اور مصّوں کے قابل ہو جاتی ہے۔

۳۰:- اور رگیدنے کے علاوہ دھوپ میں خشک کر لینے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

۳۱:- اور اسی طرح رگیدنے اور دھوپ میں خشک کرنے کے بجائے ہوا میں بھی

خشک کر کے پاک کی جاسکتی ہے۔ لوٹے مصّے کے قابل !!

۳۲:- شیر کی کھال بھی مٹی میں رگیدنے سے پاک ہو جاتی ہے اور منقش دھاری د

کے رنگوں والے لوٹے اور مصّے بھی بنانے جائز ہیں۔

۳۳:- شیر کی کھال دھوپ میں خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۳۴:- اسی طرح صرف ہوا میں خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۳۵:- اسی طرح لوٹ کی کھال بھی مٹی میں لتھیرنے سے پاک ہو جاتی ہے اور لوٹے

مصّے کے قابل و مترار پاتی ہے۔

۳۶:- اسی طرح دھوپ میں سوکھانے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

- ۳۶:- اسی طرح ہوا میں خشک کرنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔
 ۳۸:- اسی طرح بندر کی کھال بھی مٹی میں رگید لینے سے نہ صرف پاک ہو جاتی ہے بلکہ جلے کاڑ
 اور وضو کے برتن بنانے میں اس کھال سے جائز ہو جاتے ہیں۔
 ۳۹:- اسی طرح دھوپ میں خشک کر لینے سے بھی پاک تیار پاتی ہے۔
 ۴۰:- بندر کی کھال ہوا میں خشک کر لینے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔
 ۴۱:- اسی طرح بلی کی کھال بھی مٹی میں رگید نے سے پاک ہو جاتی ہے۔
 ۴۲:- اسی طرح دھوپ میں خشک کرنے سے بھی پاک ہو جائے گی۔

۴۳:- اسی طرح ہوا میں خشک کرنے سے بھی پاک ہو جائے گی اور اس سے مصلے اور لوٹے
 بنا کر جائز تھہریں گے اور اسی طرح گیدڑ کی کھال بھی تینوں طریقوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

نتیجہ :- جب کتے اور دوسرے حرام جانوروں کی کھالیں تینوں طریقوں سے پاک
 ہو جاتی ہیں اور نماز اور وضو کے لئے ان کھالوں کا استعمال جائز ہے تو امامان کی فریاد و فریخت
 بھی جائز ہوتی۔ لہذا نتیجہ بالکل صاف ہے کہ اس فتاویٰ کو بطور اسلامی قانون کے پاکستان میں
 نافذ کرنے سے اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہو یا نہ ہو اور اسلامی نظام کے مطلوبہ ثمرات حاصل
 ہوں یا نہ ہوں ماری گئے تاہم معاشی مسائل بہت حد تک بڑی خوش اسلوبی سے ہر حال حل
 ہو جائیں گے۔ اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی

ہوتا ہے جو خراب کہیں اپنا گھر نہ ہو

یہ کھالیں بھگنے سے بھی ناپاک نہ ہوں گی | ۴۴:- لو اصابہ ماء
 بعد دباغة الحکمیة

الظہوانہ لا یجود نجساً کذا فی الزاہدی ۲۵ ۱۵

اور دباغت حکیم کے بعد بھی اظہر یہی ہے کہ پھر (یہ چڑا) نجس نہیں ہوتا ص ۲۲ ۱۵

۴۵:- وما طهر جلدہ بالذباغ طهر جلدہ
 بالزکاة وکذا للجمیع اجزائہ تطهر

ذبح سے پاک ہونا

بالذکاة الا الدم وهو الصحیح من المذاهب کذا فی المحیئہ ص ۲۳ ۱۵

اور جس اجانور کا چمڑا باغت سے پاک ہو جائے اس کا چمڑا ذبح سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور اسی طرح خون کے سوا تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں ص ۱۴ ج ۱
وضاحت :- یعنی گنا چمڑا اسے ذبح کیا بس اس کے خون کے سوا کمال سمیت اس کے تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں۔

۲۶ :- الجنب اذا اغتسل في البستر لطلب
الدوا فعند ابی یوسف رحمہ اللہ

کنوئیں کے مسائل

الرجل بماء والماء بماء وعند محمد رحمہ اللہ تعالیٰ
كلاهما طاهر وعند ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ كلاهما نجس
وعنه ان الرجل لان الماء لا يعطى له حكم الاستعمال قبل
الا تفصل وهو اوفق الروايات كذا في الهداية ص ۲۳ ج ۱۔

اگر جنب ڈول کے ڈھونڈنے کے لئے کنوئیں میں غوطہ لگا دے تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس کی جنابت اسی طرح باقی رہتی ہے اور پانی بھی اپنی حالت پر رہتا ہے اور امام محمد کے نزدیک دونوں پاک ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک روایت یہ ہے کہ دونوں نجس ہیں۔ اور دوسری روایت کے مطابق پانی پاک رہتا ہے اور یہی اذنی الروایات ہے
عرض :- بتائیے کون کس فتویٰ پر عمل کرے ؟

۲۷ :- ولو وقعت
الشاة وخرجت

بجری کنوئیں میں گر پڑے تو پلین ڈول نکالنے

حیة ينزح عشرون دلو التسكين القلب

اگر کنوئیں میں بجری گرے اور زندہ نکلے تو اطمینان قلب کے واسطے ۲۰ ڈول نکالنے چاہئیں

۲۸ :- لو قطع ذنب الفارة والنقي في

احتیاط کے تقاضے

البرنزح جميع الماء وان جعل على

موضع القطع شمعة ليريب الاما في النار: يذكي في الجوهرة النيرة

اگر چوہے کی دم کاٹ کر پانی میں ڈال دی جاوے تو کنوئیں کا تمام پانی نکال دیا جاوے گا

اور اگر کتاؤ کی جگہ زوم لگایا جاوے تو اسی قدر پانی نکالنا واجب ہوگا جس قدر پورے جوہے تک
(یعنی ۲۰ سے ۳۰ ڈول تک اگر چھوٹا ہو نہ ہو ورنہ سارا پانی نکالنا ہوگا ص ۱۹ عربی) واجب ہے ۱۹ ج ۱

۴۹ :- والصحیح ان الکلب لیس بنجس لعین
فلا یفسد الماء ما لم یدخل فاهاً هكذا فی التبییین ۱۹

اور صحیح یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں جب تک اس کا منہ (پانی میں) داخل نہ ہوا ہو
پانی نجس نہیں ہوتا یہ تبیین میں لکھا ہے ص ۳ ج ۱۔

۵۰ :- وهكذا سائر ما لا یوکل لحمه من سباع الوحش
والطیر لا ینجس الماء اذا اخرج حیاً ولم یدخل فاه فی
الصحیح هكذا فی المھیط ص ۱ ج ۱۔

اور یہی حکم ہے ان سب جانوروں کا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے ورنڈے
دھئی اور پرماگروہ زندہ نکل آویں اور منہ ان کا پانی میں نہ پہنچے تو صحیح یہ ہے کہ پانی نجس
نہیں ہوتا ص ۳ ج ۱۔

۵۱ :- المیت المسلم اذا وقع فی الماء ان کان قبل الغسل فسد ۱۹ ج ۱

مسلمان مردہ اگر کنوئیں میں گر جائے اگر قبل غسل کے گرے گا تو پانی خراب جائیگا ص ۳۲ ج ۱
وضاحت :- فتویٰ ۱۹ کے مطابق اگر بکری ایسا حلال اور ستھرا جانور کنوئیں

میں گر پڑے اور زندہ نکل آوے تو تنکین قلب کے لئے بیس ڈول پانی نکالنا پڑتا ہے
اور فتویٰ ۱۹ کے مطابق کتا اور فتویٰ ۱۹ کے مطابق بندر، لنگور، رکیچہ، بھٹیڑ، گیدڑ اور
گدھے ایسا گندہ اور حرام جانور اگر کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آوے تو پانی پلید نہیں ہوتا
عرض :- ہم اپنے کرم فرماؤں سے عرض کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے کہ وہ

فتویٰ ہی زحمت گوارا فرما کر یہ وضاحت فرما دیں کہ فتویٰ ۱۹ میں بکری کے حق میں شدت
اور فتویٰ ۱۹ میں کتے اور دوسرے حرام جانوروں اور پرندوں کے حق میں یہ
زہمی کون سی صیح حدیث پر مبنی ہے حالانکہ بکری حلال اور شوقین جانور ہے اور کتا اور رکیچہ وغیرہ
حرام اور گندے جانور ہیں۔ بینوا توجروا۔

ہم اپنی پریشانی خاطر ان سے کہنے جاتے ہیں دیکھتے کیا کہتے ہیں!

پوتھا باب ۱۰ تمیم کے بیان میں

۵۲:- لو تيمم لسجدة الشكر على قول ابى حنيفة و ابى يوسف

لا يصلي المكتوبة بذلك التيمم ص ۲۶ ج ۱

اگر سجدہ شکر کے واسطے تيمم کرے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس تيمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا ص ۴۵ ج ۱۔

۵۳:- اذا اراد التيمم فتمتلك في التراب
وتيمم كما هذب طريقة

وذلك به جسده كله ان كان

التراب اصاب وجهه وذراعيه وكفيه جاز ص ۲۶ ج ۱۔

اگر تيمم کا ارادہ کر کے زمین میں لوٹے اور تمام بدن کو لے اگر مٹی اس کے منہ اور باہوں اور پھیلیوں پر پہنچ گئی تو جائز ہے یہ خلاصہ میں لکھا ہے ص ۲۶ ج ۱

وضاحت :- یعنی زمین میں لوٹنے پوٹنے میں گو آدمی آکا با کا بن جائے گا۔

تاہم تيمم ہو جائے گا۔ یہ پیروی قیس نہ فسد ہا ذکر کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

۵۴:- ويمسح الوترة التي
ناك في يديك والي يديك كما تيمم

بين المنصرين ص ۲۶ ج ۱

دونوں تھنوں کے بیچ میں جو پردہ ہے اس پر بھی مسح کرے ص ۲۶ ج ۱ یعنی
ناک میں بھی مٹی کی سوار چڑھائے۔

۵۵:- يجوز التيمم والجص والنورة
والكحل والزرنيخ ص ۲۶ ج ۱

پس جاتے تيمم گچ اور پونے پر اور سرے اور ہڑتال پڑھاں صاحب!

بالکل ٹھیک ہے تيمم کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی ہو جائے گا۔ ایک ہاتھ اور ڈو کا ج اسی کا نام ہے

۵۶ :- وبالجمہر علیہ غبارا ولم یکن بان کان مغفولاً او امس

مدقوقاً او غیر مدقوق کذا فی قاضی خان ص ۲۷ ج ۱ ؛

اور پتھر پر تیمم جائز ہے خواہ اس پر غبار ہو یا نہ ہو مثلاً دھلا ہوا ہو یا چکنا ہو خواہ

پسا ہوا ہو یا بے پسا ہو۔

۵۷ :- ویجوز بالغبار مع القدرة علی الصعیب کذا فی العروج الوہاب ص ۱۰۰

اگر مٹی پر قدرت ہو تب بھی غبار پر تیمم جائز ہے ص ۱۰۰ ج ۱۔

۵۸ :- یعوز التیمم اذا حضتہ الجنائزۃ والولی غیرہ فخاف

ان اشتغل بالطہارۃ ان تغوتہ الصلوۃ ص ۱۰۲ ج ۱۔

اگر جنازہ حاضر ہو اور ولی اس کے سوا کوئی دوسرا ہو اور خوف ہے کہ اگر وضو

کرے گا تو نماز فوت ہو جاوے گی تو تیمم جائز ہے۔ الفصل الثالث فی المتفرقات ص ۵۶ ج ۱

نماز عید کے لئے تیمم کی چھوٹ ؛ ۵۹ :- ولا یجوز للمقتدی

ان لم یخف فوت الصلوۃ

لو توضاؤ والا یجوز ص ۱۰۳ ج ۱

مقتدی کو اگر یہ خوف نہ ہو کہ وضو کرنے میں عید کی نماز فوت ہو جاوے گی۔

تو تیمم جائز نہیں ورنہ جائز ہے ص ۱۰۳ ج ۱۔

ایک مشقال بنجاست مغلظہ کی چھوٹ ؛ ۶۰ :- وہی نوعان

الاول المغلظۃ

وعنی منہ قدر الدرہم والصحیح ان یتبر بالوزن فی

النجاستۃ المتجمدۃ وهوان یکون وزنہ قدر الدرہم

الکبیر المثنقال ص ۱۰۴ ج ۱۔

ترجمہ :- جس چیز میں دو قسم ہیں اول مغلظہ وہ بقدر درہم کے عضو معائنات اور

دویم کے اعتبار میں روایتیں مختلف ہیں صحیح یہ ہے کہ اگر تیمم دار بنجاست ہو تو وزن

کا اعتبار کریں اور وہ یہ ہے کہ وزن اس کا درہم کبیر کے برابر ہو تو ایک مشقال ہوتا ہے

اور شتال میں قیام ہوتا ہے ۴۱

۶۱:- وبالمساحة فی غیرها

متصلی کے غیر مجسم بنجا کی چھو

وہو قدر عرض الكف ۴۵ ج ۱۵

اور جو بنجاست بے جم کی ہو اس میں ناپ کا اعتبار ہے اور وہ بقدر متصلی کی پڑائی کے ہے

عرض کیا کہ نظام مصطفیٰ اسی کا ۴۲ رہ گیا ہے کہ معاشرے کے جنیوں سے اچھو آنے

گئے۔ بتائیے ایسے فتاویٰ کے نفاذ سے اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آئے گا یا جنبی معاشرہ

استوار ہوگا؟ اگر یہی بے خبری حضرت والا کی ہوگی

تارپود، پردی نہ وبالا ہوگی!!

۶۱:- اذا اصابت الجاسة بعض اعضائه

ولحمها بلسانہ حتی ذهب اثرها بطهر ۴۵ ج ۱۵

پلید انگلی چاٹنے سے پاک

اگر کسی عضو پر بنجاست لگ جاوے اور اس کو زبان سے چاٹ لے یہاں تک کہ اس

بنجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہو جاوے گا ۴۲ ج ۱۵۔ سبحان اللہ غذا کی لذت

کی لذت۔ پانی کی پانی۔ مزامفت۔ مفت راچر باید گفت۔

۶۲:- وكذا السكين اذا تخمس فاحده

بلسانہ او مسحه بريقه هكذا في

پلید چھری چاٹنے سے پاک

فتاویٰ قاضی خان ۴۵ ج ۱۵

اور اسی طرح اگر چھری بخش ہو جاوے اور اس کو زبان سے چاٹ لے یا اپنا ٹھوک

لگا کر اس کو پونچھ لے تو پاک ہو جاوے گی ۴۳ ج ۱۵۔ سبحان اللہ۔ ناشتہ کا ناشتہ اور

چھری بھی پاک اور مزامفت؛

۶۳:- ولولحم الشوب بلسانہ حتی

ذهب الا ترفقد طهر ۴۵ ج ۱۵

پلید کپڑا چاٹنے سے پاک

اگر کپڑے کو زبان سے چاٹ لے یہاں تک کہ بنجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہو جاوے گا

عرض:- بتائیے یہ تینوں فتاویٰ کون سی آیت اور کون سی صحیح حدیث کا

نچوڑ ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری پاک طینت عاشقوں نے اپنی اس مستند کتاب کے ان فتاویٰ پر کبھی عمل کیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو اب کرنا ہو گا ورنہ فتاویٰ عالمگیری سے متبردار ہونا پڑیگا۔
 سہ بننے ہو و نادار، دف کر کے دکھاؤ
 کہنے کی دفا اور ہے کرنے کی دفا اور

۶۳ والتعبير الذي يوجد في بعرا لابل والشاة يفضل ويوكل ^{ص ۱۰ ج ۱}
 اونٹ یا بھری کی سینگنی میں اگر جو ہوں تو دھو کر کھاتے ہائیں ^{ص ۱۰ ج ۱}

عروضے :- آج کل اس فتویٰ پر عمل کرنا بہت ہی مناسب ہے تاکہ اشیاء خورد و نوش کے گراں نرخوں سے نجات مل جائے۔

کتے کے بالوں کا ازار بند استعمال کریں | ۶۵ اذا جعلت التكة ^{ص ۱۰ ج ۱}
 من شعر الكلب لا بأس ^{ص ۱۰ ج ۱}

اگر کتے کے بالوں سے ازار بند بنا دیں تو مضائقہ نہیں ^{ص ۱۰ ج ۱}
 وضاحت :- یعنی ریشم اور سلک نہ سہی تو کتے کے بال ہی سہی شاید
 نرم ہوتے ہوں گے ہم میں گے بھی مفت

کتاب الصلوة

غلاموں پر اذان اور تکبیر نہیں | ۶۶ وليس على العبيد اذان ولا
 اقامة كذا في التبيين ^{ص ۱۰ ج ۱}

غلاموں پر اذان اور اقامت (تکبیر) نہیں یہ تبیین میں لکھ ہے ^{ص ۱۰ ج ۱}

جنبی کی اقامت صحیح ہے | ۶۷ وكره اذان الجنب واقامته
 باتفاق الروايات والاشبه

ان بیعادات اذان ولا تعداد اقامة ^{ص ۱۰ ج ۱}

اور جنبی کی اذان اور اقامت مکروہ باتفاق روایات ہے اور اثنیہ یہ ہے کہ اذان

کا اعادہ کریں اور اقامت کا اعادہ نہ کریں ^{ص ۱۰ ج ۱}

وضاحت :- اس فتویٰ کا مفاد یہ ہے کہ جنبی کی اقامت کو مکروہ ہے تاہم دوبارہ اقامت پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اذان کا دوبارہ پڑھنا گو مناسب تاہم عادی ضروری نہیں۔ نیز اگر کوئی پہلا یوں قیاس کرے کہ نماز کی اقامت عبادت ہے اور نماز بھی عبادت ہے اور جنابت کی حالت میں کبھی گئی اقامت کو مکروہ ہی سہی تاہم کفایت کرتی ہے لہذا جنابت کی حالت میں پڑھی گئی نماز کو مکروہ سہی تاہم کفایت ضرور کرے گی۔ تو بتائیے آپ اس کو کس طرح روکیں گے !

۶۸۔ یکرہ اذان السکرات
و یستحب اعادته ۵۴ ج ۱

۸۔ اگر کوئی نشہ کی حالت میں اذان دے تو مکروہ ہے اس کا لوٹنا مستحب و وضاحت ضروری نہیں

۶۹۔ واذا رتد فی الاذان
فلا ولی ان یتددی غیرہ

وان لعدیب تدعی غیرہ و اتمہ جاز ۵۴ ج ۱

اگر اذان دینے میں مرتد ہو گیا تو ادلیٰ یہ ہے کہ کوئی اور شخص اول سے اذان کہے اور اگر وہی نہا کر لے تو جائز ہے۔ یہ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ ص ۹۹ ج ۱

وضاحت :- ملفوظات فاضل بریلوی ص ۱۸۷ حصہ اول میں لکھا ہے کہ دہا بیوں

کی مسجد مثل گھر کے ہے اور ان کی اذان بھی باطل ہے مگر ضعیف بھائیوں کو کون بتائے کہ اپنی جس کتاب کے نفاذ کے لئے وہ سرگردان اور بے تاب ہوتے جا رہے ہیں اس کے مطابق کافروں مرتدوں اور شرا بیوں کی اذانیں بھی قابل قبول ہیں

اور دل سے جنگ کرتے ہو گھر کی خبر نہیں

تجھ سا تو عقل مند بھی کوئی بشر نہیں !

:- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے۔

امام سے پہلے نماز شروع کرنا منع ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتأذروا الامام اذا

كَبْرَفِكْتَرُوا وَاذْأَقَالِ وَلَا الضَّالِّينَ فَعُولُوا آمِينَ وَآذَارِ كَع

فَار كَعُوا مَحْبِيحٌ جَارِيٌّ وَصَحِيحٌ مُسَلَّمٌ مَشْكُوٰةٌ ص ۱۰۱ ج ۱:

کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ جلدی کرو تم امام سے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سے پہلے امام کی اقتداء میں نماز شروع کرنی جائز نہیں۔

۴۰:- ولو نوى الشروع

فإنه لا يشرع له في صلاة الإمام ولا يشرع له في صلاة غيره

لعمري شرع بعد وهو يلعب بذلك يصير شارعا في صلاة الأئمة

إذا شرع كذا في محيط السرخسي ص ۶۶ ج ۱

اگر اس (مقتدی) نے امام کی نماز میں شروع کرنے کی نیت کی اور امام نے ابھی تک نماز نہیں شروع کی اور وہ اس بات کو مانتا ہے تو جب امام نماز شروع کرے گا تب اس (مقتدی) کی وہی نماز شروع ہو جائے گی ص ۱۲۲ ج ۱۔

عرض :- ہمارے کرم فرمایہ دعویٰ کرتے کرتے ہکلا چکے ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری ہماری فقہ کی مستند کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا ہر فتویٰ قرآن و حدیث کا عطر اور جوہر ہے اس لئے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس غلط فتویٰ کی تائید میں ضرور کوئی حدیث پیش فرمادی مہربانی ہوگی۔

ہاتھ میں نجاست اور منہ میں تکبیر تحریر

۱۰۱:- لو احرم حامله للنجاسة فالقها عند فراغه ص ۶۶ ج ۱

اگر تکبیر تحریر کے وقت اس (نمازی) پر نجاست آگیا اور اس نے فارغ ہوتے ہی اس کو پھینک دیا۔ ص ۱۲۲ ج ۱۔

۴۲:- او مكشوف العورة فسترها عند

كحله ستر منه في تكبيرة

فراغها من التكبير لعل يسير ص ۶۶ ج ۱:

یا ستر کھلا ہوا تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے ہی تھوڑے عمل سے ڈھک لیا ص ۱۲۲ ج ۱

۶۳۔ او شرفاً فی التکبیر قبل ظهور

زوال کے وقت نماز پڑھنا

الزوال ثم ظهر عند فراغه منها ص ۱۵

یازوال کے ظاہر ہونے سے پہلے تکبیر کہی اور تکبیر سے فارغ ہوتے ہی زوال ظاہر ہوگا ص ۱۲۳

۶۴۔ او منحرفاً عن القبلة فانتقل

قبلہ منہ پھیر کر نماز شروع کرنا

عند فراغه منها جاز هكذا فی

البحر الرائق - ص ۶۵ ج ۱

یا تکبیر کہتے وقت قبلہ سے پھرا ہوا تھا اور تکبیر سے فارغ ہوتے ہی قبلہ کو متوجہ ہو گیا تو

(ان چاروں صورتوں میں) نماز جائز ہوگی ص ۱۲۳ ج ۱۔

عرض: یہ نماز ہے یا کسی انجان مشوق کی انھیکیاں ہیں ؟

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تکبیر تحریمیہ

یعنی اللہ اکبر کے ساتھ ہی اپنی نمازوں کا آغاز کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ میں قولی اور فعلی دونوں قسم کی احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ پیش از ہمیش مروی ہیں۔ چند یہ ہیں۔

۱:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ہے انما جعل الامام ليو تَعْبُدُه

فاذا كبر فكبروا الخ صحیح بخاری ص ۱۶۱ کہ اما اس نے بنایا گیا ہے تاکہ تم

اس کی اقتداء کرو پس جب وہ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔

۲:- رفاع بن رافع سے مرفوع حدیث ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا تتعز صلوٰة لاحد من الناس حتی يتوضأ فیضع الوضوء

یعنی مواضعہ تعزیکبر ویعمد اللہ عزوجل۔ ابوداؤد

مع عون المعبود ص ۲۲ ج ۱۵۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی اس وقت تکبیر پڑھی اور انیس ہوتی

جب تک وہ اچھی طرح وضو کر کے اللہ اکبر کے ساتھ اپنی نماز شروع نہ کرے اور بعد ازاں

اللہ عزوجل کی حمد نہ کرے۔ اور طبرانی کے الفاظ یہ ہیں شعریقول اللہ اکبر فزع الباری ص ۲۵

۳:- ابو حمید سے روایت ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اذا قام الى الصلوة اعتدل قائما ورفع يديه ثم قال الله اكبر
 اخبره ابن ماجه وصححه ابن خزيمة وابن حبان فتح اباري
 ۲۵- (۲) وروى البزار باسناد صحيح على شرط مسلم عن علي
 ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة قال الله
 اكبر ولاحمد والنسائي من طريق واسع ابن حبان انه سأل
 ابن عمر عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله اكبر
 كلما وضع ورفع فتح اباري ۲۵ باب ايجاب التكبير۔

ان تمام احادیث صحیحہ قولیہ اور فعلیہ کامل مطلب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہمیشہ اللہ اکبر ہی کے ساتھ نماز کا آغاز فرمایا کرتے تھے اور تمام صحابہ کرام بھی
 اللہ اکبر ہی کے ساتھ اپنی نماز شروع کیا کرتے تھے اور کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ اس
 نے کبھی سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کے ساتھ اپنی کسی نماز کی ابتدا کی ہو۔ مگر

فتاویٰ عالمگیری ان حدیثوں کو نہیں مانتا | ۱۵۔ لو شرع بالتسبیح
 اور بالتہلیل ۱۵

اگر نماز کو سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ سے شروع کیا تو صحیح ہے ۱۳۴- ۱۵
 ۱۶۔ ثم لا صل عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ان ماتجر للتعظیم
 من اسماء اللہ تعالیٰ جازلا فتتاح بہ نحو اللہ الہ وسبحان اللہ
 ولالہ الا اللہ کذا فی البیہین ۱۵

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اصل یہ ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے جو نام صرف تعظیم
 کے واسطے ہیں ان سے نماز شروع کرنا جائز ہے جیسے اللہ الہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ
 ۱۷۔ وكذا الحمد لله ولا المغيرة وتبارك الله ۱۷
 اور اسی طرح الحمد للہ اور لا الہ غیرہ اور تبارک اللہ کا حکم

اللہ اکبر کی جگہ الحمد للہ

یہ محیط میں لکھا ہے ۱۵۱

اللہ اکبر کی جگہ اللہ اجل | ۱۸۔ وكذا اذا قال الله اجل او اعظم

او الرحمن اکبر اجزاً عندہما ص ۱۶ :-
 اسی طرح اگر تکبیر اللہ اکبر کی جگہ اللہ جل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر کہا تو امام
 محمد اور ابویوسف کے نزدیک جائز ہے۔ ص ۱۲۴ ج ۱
اللہ اکبر کی جگہ اھو
 ۱۹: ولوقال اھو یصدیر مشارع عند
 الفقہاء ص ۱۱ اور اگر اللہ کہا تو فقہاء (ضیفہ)
 کے نزدیک نماز شروع ہو جاوے گی ص ۱۲۴ ج ۱۔

۲۰: ولوقال اللہ اکبر بالکاف
 الفارسیۃ یصدیر مشارعاً کذا فی المحیط ص ۶۸
 اور اگر اللہ اکبر کاف فارسی سے کہا تو نماز شروع ہو جاوے گی ص

۲۱: لوکبر بالفارسیۃ جازہ کذا فی
 المتون کان یحسن العومۃ اولاً ص ۶۹ ج ۱
اللہ اکبر کی جگہ خدا بزرگ تر
 اگر فارسی میں تکبیر (خدا بزرگ تر) کہی تو نماز بائز ہو جاوے گی۔ خواہ عربی میں کہہ
 سکتا ہو یا۔ نہ کہہ سکتا ہو ص ۱۲۶ ج ۱

۲۲: واذا کان یحسنہا بیکرہ اھکذا فی المتون ص ۶۹ ج ۱
 اور جب عربی میں اچھی طرح کہہ سکتا ہو تو فارسی میں تکبیر کہنی مکروہ ہے۔

کھلا تضاد :- اوپر کے فتویٰ میں حنفی متون کا حوالہ ہے کہ گو عربی میں تکبیر کہہ
 سکتا ہو۔ تو پھر فارسی میں تکبیر کہنی جائز ہے اور اس فتویٰ میں حنفی متون کے حوالہ کہا کہ اگر
 عربی میں تکبیر کہہ سکتا ہے تو پھر اس کو فارسی میں تکبیر کہنی مکروہ ہے آخر یہ کھلا تضاد کیوں
 اور کس لئے برداشت کیا جا رہا ہے اور نیز کیا یہ کھلا تضاد تقلید شخصی کی کمزوریوں اور
 تباہ کاریوں کا آئینہ دار نہیں ہے۔

۲۳: -وعلیٰ ہذا الخلاف
فارسی زبان میں صرف تکبیر ہی نہیں بلکہ اور کچھ بھی
 جمع اذکار الصلوٰۃ
 من التمشد والقتنوت والدعاء وتسیحات الركوع والسجود ص ۶۹ ج ۱

اور نماز کے سارے ذکروں میں جیسے تشهد اور قنوت اور دعا اور رکوع اور سجود کی تسبیح میں خلاف جاری ہے ص ۱۲۶ ج ۱۔

۲۴۔ وکذا کل مالیں بعربیة
کالترکیة والزنجیة والحبشیة

والنبطیة هلکذا فی فتاویٰ قاضی خان ص ۶۹ ج ۱۔

اور جو حکم فارسی کا ہے وہی ان سب زبانوں کا ہے جو عربی نہیں جیسے ترکی

اور زنجی اور حبشی اور نبطی ص ۱۲۶ ج ۱ www.KitaboSunnat.com

نتیجہ :- ظاہر ہے کہ انگریزی، فرنچ، چینی، لاطینی، اردو، پنجابی، سرائیکی، بلوچی، سندھی، ہندی، پشتو، بلتی اور دوسری علاقائی زبانیں بھی اس فتویٰ کی دستوں میں ہیں لہذا ان زبانوں میں بھی تکبیر تحریر اور اذکار لامحالہ جائز ہیں لہذا عربی زبان کا مفسر پھر تحریر ہی ہاں عرض :- جناب سلمانؓ کی زبان فارسی، جناب بلالؓ کی زبان حبشی اور جناب صہیبؓ کی زبان رومن تھی۔ کیا کوئی مثال ایسی موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرام کو ان کی علاقائی اور مادری زبانوں میں تکبیر تحریر اور دیگر اذکار نماز کی اجازت دی ہو۔ ہا تو ابرہانکم ان کنتم صادقیں :-

۲۵۔ ویکوہ القیام علی احدی
القدمین من غیر عذر و

تجوز الصلوٰۃ ص ۶۹ ج ۱! بغیر عذر ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ ہے اور نماز جائز ہو جاتی ہے ص ۱۲۶ ج ۱۔

عرض :- یہ نماز ہوگی یا جسمانی ریاضت کوئی ننگے سر نماز پڑھ لے تو مجرم اور جو ہلا سزا ایک ٹانگ پر نماز پڑھنے کو صحیح قرار دے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔

یہ دستور زبان ہندی ہے کیسا تیری محفل میں

یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

نیلز کیا یہ نماز قوموں اللہ قانتین کی مصداق ہو سکتی ہے ؟

مسند :- رکوع کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ عن ابی مسعود الانصاری
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلواتہ
 الرجل حتی یقیم۔ ظہرہ فی الركوع والسجود۔ رواہ ابو داؤد
 والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی وقال الترمذی هذا
 حدیث حسن صحیح مشکوٰۃ ص ۱۵۸

حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی
 کی نماز قبول نہیں جب تک کہ رکوع اور سجد میں اپنی ٹیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔ یعنی رکوع، سجد
 نماز کے رکن ہیں مگر۔

اونٹ کی طرح گھومے تو رکوع ہو گیا | ۲۶ :- اذا لم یبرک وذهب
 من القيام الى السجود

بغیر السنۃ بان خرتکما لجل فذلک الافحنا و یجزئ عن الركوع ص ۱۵۸
 اگر رکوع نہ کیا اور قیام سے سجدہ میں چلا گیا اور سنت کے خلاف اونٹ کی طرح گر پڑا
 تو ایسا جھکنے بجانے رکوع کے کافی ہے۔ ص ۱۲۷ ج ۱۔

مسند :- اگر مقتدی امام سے پہلے سلام پھیر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔
 عن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم
 فلما قضی صلواتہ اقبل علینا بوجہہ۔ فقال ایہا الناس ان
 امامکم فلا تسبقونی بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا
 بالانصراف۔ صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۵۸ ج ۱۔

حضرت انس رضی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن نماز پڑھانی
 پس جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف توہم فرمائی اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔
 پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو نہ رکوع میں اور نہ سجد میں اور نہ قیام میں اور نہ فارغ ہونے میں مگر۔

امام سے پہلے فارغ ہونا جائز ہے | ۲۷ :- ولو فرغ المقتدی قبل فرغ
 الامام فتکلم فصلواتہ تامۃ
 کذا فی ابوہریرۃ النبیۃ ص ۱۵۸ ج ۱

اگر مقتدی امام کے فارغ ہونے سے فارغ ہو گیا اور کلام کیا تو نماز اسکی پوری ہو گئی ۱۲۸
 مسئلہ :- پچھلی رکعتوں میں بھی قراۃ فرض ہے جیسا کہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا اللَّهُمَّ
 اِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسر معك من القرآن ثُمَّ
 ارْكعْ حَقَّ تَطْمِئِنِّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ
 حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَقَّ تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا وَافْعَلْ فِي
 صَلَاتِكَ كُلِّهَا صحیح بخاری ۱۰۵۱ باب وجوب القراۃ للامام
 والماموم فی الصلوات کما فی الحضر والسفر ۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توجہ نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر
 جو قرآن تمہ کو یاد ہے آسانی سے پڑھ مکے پڑھ۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر۔ پھر سر اٹھا۔
 سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اطمینان کے ساتھ
 بیٹھ۔ اور اسی طرح ساری نماز پڑھ۔ مگر۔

۲۸ :- يجب تعیین الایامین
 من الثلاثیة والرابعیة

پچھلی رکعتوں میں قراۃ غائب

المکتوبین للقراۃ المفروضۃ ۱۵

فرض قراۃ کے ادا کرنے کے لئے پہلی دو رکعتوں کا معین کرنا ہر نماز میں خواہ تین رکعت
 کی ہو خواہ چار کی واجب ہے ۱۲۹ ج ۱۔

مسئلہ :- تکبیر تحریمہ کے وقت پھر رکوع جاتے وقت اور پھر رکوع سے اٹھتے رفیعین
 کرنا سنت ثابتہ ہے پرخانجہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیه حد و
 منکیبہ اذا فتحت الصلوة واذ اکبر للركوع واذ ارفع راسه
 من الركوع رفعهما کذا اللک ایضاً صحیح بخاری ۱۰۵۱ ۱

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں کندھوں تک ہاتھ
 اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب ہی اسی طرح

دونوں ہاتھ اٹھاتے، مگر

۳۹:- ولو کبر ولم یرفع یدیه
تکبیر تحریمہ والی رفع یدین بھی گئی

حتی فرغ من التکبیر لویات بہ ۱۵

اگر ہاتھ نہ اٹھاوے اور تکبیر کہہ چکا تو پھر نہ اٹھا دے۔ ص ۱۳۲ ج ۱

وضاحت :- شاید اہل سنت وہ ہے جو سنن ثابتہ کا پکا دشمن ہو۔ رکوع والی

رفع یدین کا انکار پہلے ہی مشہور تھا لیکن جناب آج تکبیر تحریمہ والی رفع یدین بھی گئی :-

زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دھن بگڑا

۳۰:- اما لو قبلت المرأة المصلی ولم
عورت بوسلے تو

یشتمھالہم تفسد صلواتہ ۱۴ ج ۱

لیکن اگر عورت نے مرد نماز پڑھنے والے کا بوسہ لیا اور اس وقت مرد کو اس کی
خواہش نہ ہوئی تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی:

۳۱:- ولو نظر الی فوج
عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

المطلقة طلاق قارحیا

عن شہوة فیصیر مرجعاً لا تفسد صلواتہ فی روایة ہوا المختار

کذا فی الخلاصة۔ ص ۱۵ ج ۱

جس عورت کو طلاق رجعی دے چکا ہے اگر نماز کے اندر شہوت سے اس کی فوج کو دیکھا

تو طلاق سے رجعت ہو جاوے گی اور ایک روایت کے بموجب اس کی نماز فاسد نہ ہوگی یہی مختار ہے

گویا ہ سانسے روتے یار ہوا در یہ سہ نیاز ہو

ایک ہی سجدے میں فقط ختم میری نماز ہو

بیوی کہے - ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

بس اک نگاہ پر پڑھا ہے فیصلہ دل کا

سبحان اللہ نماز کی نماز اور رجوع کا رجوع۔ نثار سے کانٹا

نیک مشورہ :- چونکہ مطلقہ رجعیہ سے رجوع کرتے وقت دو عادل گواہوں کا

موجود ہونا قاطع نزاع ہے اس لئے ہم فادائی مالگیری کے شہیدایوں کو یہ نیک مشورہ دیتے ہیں کہ اگر نمازیں مطلقہ بیوی کی شرمگاہ دیکھتے وقت دُخنی مفتیوں کی موجودگی کا انتظام کر لیا جائے تو نہ صرف نور علی نور و سرور علی سرور کا مصداق ہوگا بلکہ قذکر کا لطف بھی۔

۳۲:- اتسعة اشياء اذا ترك الامام
اثنى بها الموتى ترك رفع اليدين

امام کی الحمد ساتھ سبحانک اللہ

في التخریمة والتساوان كان الامام في الفاتحة وان كان في السورة لافضل

اور نوجیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی ادا کرے ایکنے یہیہ کار فہ یذین اور دوسری ثناء اگر امام الحمد پڑھتا ہو اور اگر امام سورت پڑھتا ہو تو امام محمد کے نزدیک مقتدی ثناء نہ پڑھے یعنی فتویٰ یہ ہے کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی سبحانک التم پڑھ سکتا ہے۔
عرضہ :- میرے حنفی بزرگو! اب واذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا
کا حکم کہاں گیا۔ کیا سورۃ فاتحہ ہی کے ساتھ میرے۔۔۔

تیری ہر ادا میں بل ہے تیری ہر نگاہ میں الجھن
میری آواز میں لیکن کوئی بیچ ہے نہ خم

۳۳:- من انكر المعراج ينظر ان نكر
الاسماء من مكة الى بيت المقدس

معراج کا منکر امام کا فر نہیں

فہو کافر وان انکر المعراج من بیت المقدس لایکفر ص ۱۷ ج ۱

اور جو شخص معراج کا منکر ہے تو اگر وہ مکہ سے بیت المقدس تک جانے کا منکر ہے تو کافر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں اور اگر بیت المقدس سے آگے معراج کا منکر ہے تو کافر نہیں
ص ۱۷ ج ۱۔ تاہم ختم کا منکر کافر

وضاحت :- یعنی معراج آسمانی کا منکر حنفیوں کا امام بن سکتا ہے؛

عرضہ، میرے بزرگو! سنے جوڑے عرشاں تے آجا محمد پیار یا کہاں گیا؟

فائدہ، چونکہ حنفی امام جی کی بات چل نکلی ہے۔ اس لیے اب گلے ہاتھوں حنفی
بھائی اپنے پیش امام میں مطلوبہ شرائط بھی ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ ان کی نمازیں

ضائع نہ ہوں ثم الاحسن ذوجۃ ثم الاكثر مالا ثم الاكثر مباحا ثم
الانظف ثوبا ثم الاكبر رأسا والاصغر عضوا۔

ردالمحتار مطلب فی تکرار الجماعۃ ج ۱ ص ۵۵۸

یعنی امام خوبصورت بیوی والا، صاحب مال، صاحب مرتبہ، خوش لباس
بڑے سر والا اور چھوٹے آلہ تناسل والا ہونا چاہیے۔

میرے حنفی بزرگو! شوغل ذکر و صف یعنی ہونے والے امام کا آلہ تناسل چھوٹا
ہو اس کا پتہ کیسے چلے گا؟ بیوی کا وضاحتی بیان قبول کرو گے یا ڈاکٹری رپورٹ پر اعتماد کرو گے
آج کل تو رشوت ستانی نے آپ کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے

بازار کھلا ہے ہر وقت یاران ہمارے لئے

ناخن عقل کے آنکھیں بھیرت کی ہر بیمار کے لئے

کتاب الصیام

۲۴:- لوعت المرأة زوجا
انزال روزه فاسد نہیں ہوتا

حتی انزل لم یفسد صومہ ۲۵ ج ۱

۲۵:- وان مستفرج بھیمۃ فانزل
اگر عورت نے مرد کا مس (چھیڑ چھاڑ) کیا اور شوہر کو انزال ہو گیا تو روزه فاسد نہ ہوگا

عالمگیری روزے کا فوط
۲۵:- وان مستفرج بھیمۃ فانزل
لا یفسد صومہ ۲۵ ج ۱

اگر کسی جانور کی فرج کو مس کیا اور انزال ہو گیا تو روزه فاسد نہ ہوگا ۲ ج ۲

۳۴
۳۲
۳۸
واذا جامع بھیمۃ او میتۃ او جامع فی مادون

الفوج ولم یزال لا یفسد صومہ ۲۵ ج ۱۔

اور اگر جانور یا مردے سے جماعت کی یا فرج کے باہر جماعت کی اور انزال نہیں
ہو تو روزه فاسد نہ ہوگا ۲ ج ۲۔

شاید حنفی روزه لہجے یا سنیل کا ہوتا ہوگا۔ سہ برس عقل و دانش بیاہد کر لیتا

انزال پر بھی کفارہ نہیں، ۳۹:- وان انزل في هذا الوجوه
كان عليه القضاء ودون الكفارة

ہلکذا فی فتاویٰ قاضی خاں ص ۲۵ ج ۱ :-
اگر ان سب توں میں انزال ہو گیا تو قضاء لازم ہوگی کفارہ لازم نہ ہوگا ص ۲ ج ۲
۴۰:- الصائغ اذا عالج ذكره حتى امنی
فعلیه القضاء وهو المختار و به قال
عامۃ المشائخ کذا فی البحر الرائق ص ۲۵ ج ۱۔

روزے دار اگر اپنے ذکر کو بلاوے اور انزال ہو جاوے تو قضاء لازم ہوگی یہ مختار ہے
اور عامۃ المشائخ کا یہی قول ہے ص ۲ ج ۲

۴۱:- لو قبل بجمه فانزل ليفسد ۲۳ ج ۱
اگر کسی جانور کے بوسے لئے اور انزال ہو گیا تو فائتہ ہوگا
۴۲:- واذا نظر الى امرأة بشهوة في قبحها او فرجها كروا النظر اولاً

لا يفطر اذا انزل كذا في فتاوى القديرو ص ۲۳ ج ۱
اگر کسی عورت کے منہ یا فرج کو شہوت سے بار بار دیکھا یا ایک بار دیکھا اور انزال
ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ص ۲ ج ۲۔ فولاد کا جو ہوا
مشورہ :- ضرور دیکھا کرو۔ کیونکہ ہے یہ دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

تصویر کا دوسرا رخ | کتاب العیام کے ان نوفاوی سے معلوم ہوا کہ عورت سے
مساک کے بعد اگر انزال ہو جائے یا چار پائے کی شرمگاہ چھونے
سے انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اسی طرح چار پائے سے جماع کرے مگر انزال تک نوبت
نہ پہنچے یا مردہ عورت سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو یا زندہ عورت کی فرج کے باہر جماع کرے
مگر انزال تک نوبت نہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر ان تین صورتوں میں انزال ہو جائے
تو صرف قضاء لازم ہوتی ہے تاہم کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ مشت زنی سے صرف قضا پڑتی ہے
کفارہ غائب، چار پائیہ کے بوسے سے انزال تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح اگر عورت

کی شرمگاہ کو بار بار دیکھنے سے انزال ہو جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اب تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیے اور فتاویٰ عالمگیری کی جامعیت کی داد دیجئے۔

۴۳:- واذا خرج دبرہ وھو صائم ینبغی ان لا یقوم من مقامہ حتی ینشف ذالک

جب کا بیج نکل آوے

الموضع بغرقۃ کیلا یدخل الماء جوفہ فیفسد صوماہ ۲۴ ج ۱۔
 اگر کسی کی کا بیج باہر نکل آوے اور وہ روزے دار ہو تو اس کو پانی سے کہ جب تک اس کو کپڑے سے نہ پونچھ لے تب تک اس جگہ سے نہ اٹھے تاکہ اس کے اندر پانی داخل ہونے سے روزہ نہ ٹوٹ جاوے۔ ۲۴ ج ۲۔

۴۴:- ولھذا قالوا لا یتنفس فی الاستغناء اذا کان صائماً ۲۴ ج ۱

استنجا کے وقت سانس مت لے

اور اسی (احتیاط کے) واسطے فقہار نے کہلے کہ اگر روزہ دار ہو تو استنجا کرنے میں سانس نہ لے ۲۴ ج ۲

۴۵:- فان عملت امرأتان بالصحق انزلتا افظوتا والافلا کذا فی السراج الوھاج ۲۴ ج ۱

روزہ اور چھٹی

اگر دو عورتیں باہم مساحتہ (چھٹی) کریں یعنی آپس میں مشغول ہوں اور ان دونوں کو انزال ہو جاوے تو روزہ ٹوٹ جاوے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا ۲۴ ج ۲۔

۴۶:- ولا کفارة مع الانزال کذا فی فتح القدر ۲۵ ج ۱

کفارے کی چھٹی

اور انزال کی صورت میں کفارہ نہ آئے گا یہ فتح القدر میں لکھا ہے ۲۵ ج ۲

عن صنف:- روزے دار کی جنسی تسکین کی یہ چھوٹی آخر کون سی آیت مقدسہ اور حدیث صحیحہ کا عطر اور جوہر ہیں؟ دلیل سے آگاہ فرمادیں ورنہ

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
 غضب ہے سطر قرآن کو چلیا کر دیا تو نے!

مسئلہ: بچے کے مال میں زکوٰۃ پڑتی ہے۔ حدیث: عن عمرو بن

عن ابن عباس عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم خطبنا من فقال
الامن ولى يتيماله مال فليتجر فيه ولا يتركه حتى تأكله الصدقة

ترمذی مع تحفته الا حوزی ص ۱۵۲

کہ رسول اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو اپنے یتیم کے مال میں تجارت
کیا کر دیا جائے ہو کہ اسے زکوٰۃ کھا جائے اور طبرانی میں بھی ایک ایسی حدیث حضرت انس سے
بروی ہے مگر قنادی عالمگیری کہتے ہیں کہ۔

بچے کے مال میں زکوٰۃ نہیں،
۱۴۰۔ ومنها العقل والبلوغ فليس
الزكاة على صبي ومجنون اذا

وجد مناه الجنون في السنة كلها ص ۱۴۳۔

مبجود شرط وجوب زکوٰۃ ان کے عقل اور بلوغ ہے پس لڑکے پر اور مجنون پر
اگر تمام سال جنون رہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ص ۳۱۵۔

جواہرات اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں،
۵۲ تا ۲۸۔ وكذا الجواهر
واللؤلؤ والياقوت و

البلخش والزمرد ونحوها اذا لم يكن للتجارة ص ۱۴۲۔
اور اسی طرح جواہرات اور موتی اور یاقوت اور لٹخس اور زمرد وغیرہ پر اگر تجارت
کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ نہیں ص ۳۱۵ ج ۱۔

جنس تبدیل کرنے سے زکوٰۃ ختم،
۵۳۔ لو استبدل السائمة
بجنسها او بغير جنسها

ينقطع حكم الحول كذا في المحيط ص ۱۴۱۔
اگر چرنے والے ما نوردن کو ان کی جنس یا غیر جنس سے بدلاتو سال کا حکم منقطع ہو
ہو ہاے گا ص ۳۲۲ ج ۱۔ یعنی اس جیلہ سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

کتوں اور چیتوں پر زکوٰۃ؟
۵۳ تا ۵۴۔ والحصير والبغال الفهد
والكلب الملعوم انما تحب فيها

الزكوة اذا كانت للتجارة ۱۵ ج ۱

اور گدے اور چر اور پیتے اور تعلیم یافتہ کتوں پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب تجارت کے واسطے ہوں گے یہ سراجیر میں لکھا ہے ۱۵ ج ۱۔

نقدی پر زکوٰۃ نہیں | ۵۸:۔ واما الفلوس فلا زکوٰۃ فیہا اذ العتقن للتجارۃ ۱۵ ج ۱
 پیسے اگر تجارت کیلئے نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ۱۵ ج ۱۔

کتاب الحج

مسئلہ :- حج کرنے کے دوران بیوی سے جماع کرنا (۲۱)، فسق اور نافرمانی (۳۱) اور

کسی سے جھگڑانا حرام ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ فمن فرض فیہن الحج فلا رفت ولا فسوق ولا جدال فی الحج سورة بقرہ آیت ۱۹۶ سے ظاہر ہے۔

دبر وغیرہ میں جماع کرنے سے حج فاسد نہیں | ۵۹:۔ الجملع فیا دون الفرج
 واللمس والقبلۃ بئھوۃ

لا تفسد الحج والعمرة ۲۳۳ ج ۱۴۔

جماع جو فرج سے باہر ہو اور مساس اور شہوت سے بوسہ حج اور عمرے کو فاسد

ہیں اگرچہ یہ محیط سرخی میں ہے ۲۴ ج ۱۔

۶۰:۔ وكذا لو عانقها بئھوۃ ۲۳۴ ج ۱۴۔

اور اسی طرح اگر شہوت سے (عورت کے ساتھ) چپٹ جاوے ۲۴ ج ۱۔ یعنی تب

بھی حج فاسد نہیں ہوتا۔

۶۱:۔ ونواشی بھیمۃ فأولعھا فلا شیء

علیہ الا اذا انزل فیحب علیہ

عائشہ میں حج کا نمونہ ہے

الدم ولا تفسد حجک ولا عمرتک فلکذا فی شرح الطحاوی ۲۳۳ ج ۱

یعنی جو پائے جانور کے دخول کر دے تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن انزال ہو گیا تو قربانی

واجب ہوگی اور اس کا حج اور عمرہ فاسد نہ ہوگا ۲۴ ج ۱۔

۶۲:- وان نظر الى فرج امرأة بتمهودة فامتنى اليه عليه السلام
اور اگر عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھا اور انزال ہو گیا تو کچھ واجب ہوگا۔

دوسرا نمونہ

۶۳:- وكذا ان اطال النظر او كر كذا في غاية السوء حتى
اور اگر بہت دیر تک دیکھتا رہا یا بار بار دیکھا تو کچھ واجب نہیں ہوتا۔

تیسرا نمونہ

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا!
بس اک نگاہ پر ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

وضاحت:- حج کا حج اور دیدار کا دیدار اور تشریف بانی بھی معاف
رند کے زندر ہے اور جنت ہاتھ سے نہ گئی۔

۶۴:- وان استمنى بكنه فانزل فعليه دم
عند ابي حنيفة رحمه الله كذا في

حج میں مشت زنی

السراج الوهاج ص ۲۴۵-۱۵

اگر ہاتھ کے عمل (مشت زنی) سے منی نکلنے کا ارادہ کیا اور انزال ہو گیا تو امام
الرحیضہ کے نزدیک قربانی لازم ہوگی ص ۲۴۹-۲۵۰ یعنی حج فاسد نہیں ہوگا۔

عوض:- کیا یہ کام یہاں نہیں ہو سکتا۔ مگر منظر کے حرم ایسی مقدس جگہ کا انتخاب کر لیں
۶۵:- ولو جامع امراتہ بعد الوقوف بعرفة لا يفسد حجها

جامع ناسیاً او عامداً كذا في فتاوى قاضي خاں ص ۲۴۵-۱۵

اگر وقف عرفہ کے بعد مجامعت کی خواہ بھول کر کی ہو یا جان کر حج فاسد نہ ہوگا ص ۲۴۹-۲۵۰

۶۶:- ولو جامع بعد ما طاف طواف الزيارة كله

او اکثره لا شيء عليه ص ۲۴۵-۱۵

حج مبرور

اگر پورے طواف زیارت (رض) یا نصف سے زیادہ کے بعد مجامعت کی تو کچھ
واجب نہ ہوگا ص ۲۴۹-۲۵۰

۶۷:- ولو طاف لها ثلاثة اشواط تجب
هدنة و حجته تلمة كذا في شري الطحاوی ص ۱۵۰

تین چکروں کے بعد جماع

اگر تین چکروں کے بعد مجامعت کی تو بدنہ (اونٹ) واجب ہو گا حج پورا ہو جاوے گا۔ یہ شرح طحاوی میں کھلے ص ۹۲ ج ۱۔ نکاح کے مسائل

۶۸:- مسئلہ :- فتاویٰ مالگیری کے مطابق حرمت مصاہرۃ وطی سے ثابت ہو جاتی ہے خواہ یہ وطی حلال ہو یا یہ شہر اور زمانے وقوع پذیر ہوتی ہو۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

وتثبت بالحرمة حلالا کان او عن شہاتہ او زنا کذا فی فتاویٰ قاضینا

ملا ۲۴ الفتم الثانی المحرمات بالصہریۃ۔ بلکہ اسی صنف پر مزید لکھا ہے کہ حرمت

مصاہرۃ غالی مساس سے بھی ثابت ہو جاتی ہے بشرطیکہ مساس شہوت سے ہو بلکہ اگر عورت کی مراد

۶۹:- ذکر دیکھ لے تو بھی حرمت ثابت ہو جاتی یعنی اب اس عورت کی ماں اور اس

کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔ اصل عبارت دیکھئے۔

فان نظرا المرأة الی ذکر رجل او مستہ بشهوة او قبلتہ

بشهوة تعلقت بہ حرمة المصاہرۃ کذا فی الجوہرۃ النیرۃ ص ۲۴ ج ۱

ان قواعد کو ذہن نشین کر کے اب کھلا تضاد ملاحظہ فرمائیے!

وطی سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی | لا تحرم علیہ امہا لعدم

تینن کونہ فی الفرج کذا فی البحر الرائق ص ۲۴ ج ۱

اگر کسی عورت سے وطی کی اور یہ عورت ہوئی کہ اس عورت کا پیشاب کا مقام اور باخا

کا مقام بچاؤ کر ایک کر دیا تو اس عورت کی ماں اس مرد پر حرام نہ ہوگی کیونکہ اس امر کا یقین

نہیں ہے کہ یہ وطی فرج میں واقع ہوئی ملا ۱۴۹ و ص ۱۵ ج ۲

۷۰:- واذا نظر الرجل فرج بنتہ بغیر شہوة

فتمتی ان یکون لہ جاریۃ مثلہا فوقعت

منہ شہوة مع وقوع بصوہ قالوا ان كانت الشہوة وقعت

علی ابنتہ حرمت علیہ امرأتہ وان كانت الشہوة وقعت

علی الن تضاہا لا تحرم لان نظره فی ہذہ الصورة الی فرج

ابنتہ لم یکن من شہوۃ کذا فی فتاویٰ قاضی خان ص ۲۷ ج ۱
 اگر کسی مرد نے اپنی دختر کی فرج کو بغیر شہوت کے دیکھا اور اس کو تمنا ہوئی کہ کاش
 میرے پاس ایسی کوئی باندی ہوتی اس نگاہ کے ساتھ اس میں شہوت بھی پائی گئی تو مشائخ
 نے فرمایا کہ اگر یہ شہوت اس کو اپنی دختر پر واقع ہوئی ہے تو اس کی جو رو اس پر حرام ہو جاوے
 گی اور اگر یہ شہوت اس کو اس باندی کے خیال پر آئی ہے جس کی اس نے تمنا کی تو اس کی
 جو رو اس پر حرام نہ ہوگی اس واسطے کہ ایسی صورت میں اس کی نظر اپنی بیٹی کی فرج پر بسبب
 شہوت واقع نہیں ہوتی ہے ص ۱۵۱ ج ۲

عوضہ :- دنیا میں جنسیات کی تشہیر اور ان کے تحفظ میں بے شمار رومانی ناول
 اور کوک شاستر لکھے گئے ہیں جن میں شہوت بھڑکانے والے بہت سے گرتائے گئے ہیں۔
 تاہم ہمیں امید ہے کہ ان ناولوں اور کوک شاستروں میں بھی اس قسم کی خرافات کی فرضی شکلیں
 موجود نہیں ہوں گی مگر اب یہاں ان فرضی خرافات کو فقہ اسلامی باور کر کے قبول کیا جا رہا
 ہے اور پھر مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ ان خرافات کو نافذ کر دینے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا
 جا رہا ہے۔ مگر جس قوم کے لئے محو فحشاں ہوں
 ہو جائے گر حشر تو بیدار نہ ہوگی!

آخر یہ انار کی قرآن مجید کے کون سے پارے میں ہے اور کتب حدیث کے کون
 سے باب میں ہے۔

۲۷ :- فلو ایقظ زوجته لیجامعھا فوصلت یدہ الی ابنتہ
 منها فصرصعاً بشہوۃ وہی من تشھی بیظن اھا امہا حرم
 علیہ الام مؤبدۃ ص ۱۵۷

اگر کسی مرد نے اپنی جوڑو کو جماع کرنے کی غرض سے جگایا مگر اس کا ہاتھ اپنی بیٹی
 پر جو اس جوڑو کے پیٹ سے ہے چاہنچا اور اس کے بدن کو انگلی سے گرفت (چٹکی) کر
 کے مس کیا بدیں گمان کہ یہ اس کی ماں ہے یعنی میری جوڑو ہے حالانکہ یہ لڑکی ایسی تھی کہ
 اس سے شہوت اٹھتی تو اس لڑکی کی ماں یعنی مرد مذکور کی جوڑو مرد مذکور پر ہمیشہ کے

واسطے حرام ہو جائے گی ص ۱۵ ج ۲

وضاحت :- یعنی اگر کوئی مرد مہجول کر بیوی سمجھ کر شہوت کے ساتھ اپنی بیٹی کی چٹنی لے بیٹھا تو اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی۔ مگر نفاذ موجود ہے

۳۳ :- فمن انتشر آلتہ فطلب امرتہ واولجہا بین فخذی بیوی کی بیٹی کی ٹانگوں میں؟

ابن خنبلہ لا تحرم امہا مالہ تزود دانشاراً کذا فی التبین ص ۲ ج ۱

اگر کسی مرد کا آلہ تناسل منتشر ہو (یعنی کھڑا ہو گیا) اور اس نے شہوت میں اپنی بیوی کو طلب کیا اور اس درمیان میں اس نے اپنا آلہ تناسل اس کی بیٹی کی ٹانگوں کے درمیان داخل کر دیا تو بیٹی مذکورہ کی ماں اس پر حرام نہیں ہوگی تا وقتیکہ اس حرکت سے اس کے انتشار میں اضافہ نہ ہو ص ۲۵ ج ۲۔

عرض :- اوپر کے فتویٰ میں بیٹی کی چٹنی لینے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ مگر اس فتویٰ کے مطابق اپنی مدخلہ بیوی کی بیٹی یعنی اپنی سوتیلی بیٹی کی ٹانگوں میں دخول کے باوجود اس کی بیوی بیوی ہی رہتی ہے آخر ایسے چہ بولاجی است۔

۳۴ :- فلو جامع صغیرہ لا قسقی لا تثبت الحرمۃ کذا فی البحر الرائق ص ۲۵ ج ۱۔ ایک لکھلا تضاد

پس اگر ایسی لڑکی سے جماع کیا جو مشہدات نہیں تو حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی۔
عرض :- کیوں جناب کیا یہاں ساس موجود نہیں؟ کیا خیال ہے؟
مسئلہ :- رسول اللہ نے حلالہ کرنے والے اور کراہت پر لعنت کی ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے۔

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحل والمحللہ لهذا حدیث حسن صحیحہ وقد روی هذا الحدیث من غیر وجہ والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان

بن عفان و عبد اللہ بن عمر وغیرہم وهو قول الفقہاء من
التابعین وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی
واحمد واسحاق وسمعت الجارود یذکر عن وقیع اند قال
بہذا جامع ترمذی مع تحفۃ لا حوذی ص ۲۱۷۔

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت کی ہے حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان
بن عفانؓ عبد اللہ بن عمرؓ اور دوسرے فقہاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعین کا یہی فتویٰ ہے
کہ یہ ناپاک و ہندہ کرنے والا اور کروانے والا دونوں ملعون ہیں اور فقہاتاہلین کا بھی یہی
قول ہے اور امام سفیان ثوریؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام شافعیؒ امام ابو حنیفہؒ امام وقیع
امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ ایسے مجتہدین کا بھی یہی مذہب ہے۔ مگر فادویٰ عالمگیری؟

حلالہ کی معصومانہ شکل، ۷۰:- اذ الف ذکرہ فی خرقہ وجاھا
کذلک ان کانت خرقہ لا تمنع وصول

الحوارۃ الی ذکرہ تحل المرأۃ للزوج الاول ص ۲۱۷

اگر ایک شخص نے اپنے آلہ تناسل پر کپڑا پیٹ کر ایک عورت منکوحہ سے جماع کیا پس
اگر وہ کپڑا گندھا (ٹھکا اور موٹا) نہ ہو کہ فرج کی حرارت اس کے آلہ تناسل سے محسوس ہونے
سے مانع ہو تو یہ عورت بعد اس جماع و طلاق کے اپنے پہلے شوہر پر جس نے اس پر تین
طلاقیں دے دی تھیں حلال ہو جاوے گی ص ۲۱۷۔

عرض:- جناب والا کیا یہ حدیث صحیح کا انکار نہیں۔ نیز اگر اس کا نام
فقاہت ہے تو پھر بتائیے دیوثی اور بے غیرتی کسے کہتے ہیں۔ کیا ایسے فادویٰ سے پورا
معاشرہ بے غیرت اور دیوث نہ بن جائے گا؟

مہر کا بیان

شراب اور خنزیر مہر میں | ۶۶ شراب اور خنزیر منہم قطعی

حرام ہیں۔ پس مسئلہ کو یاد رکھ کر فتاویٰ عالمگیریہ پڑھئے۔

فان تزوج ذمی علیٰ خیر او خنزیر تمنا سلما او اسلام احدھا
فان کان الخمر او الخنزیر بعینہ ولم تقبض فلیس لھا
الا الملعین ص ۲۲۶ ج ۱ فصل ۱۵۔

اگر ذمی مرد نے کسی ذمیہ عورت سے شراب یا سور پر نکاح کیا پھر دونوں مسلمان
ہو گئے یا ایک مسلمان ہوا۔ پس اگر شراب یا سور میں ہوا اور ہنوز اس پر قبضہ نہیں ہوا۔
تو عورت کو سوائے اس میں کچھ نہ ملے گا ص ۲۵۹ ج ۲
وضاحت۔ اب تک سور کو نجس العین سنتے چلے آ رہے آج وہ بھی مال قرار پایا۔

رضاعت کا بیان | مسئلہ۔ از روئے قرآن و حدیث رضاعت کی مدت صرف
دو سال ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین من اراد

ان یتم الرضاعة - سورة لقمره آیت ۲۲۳

جو مائیں اپنے بچے کو پوری مدت دو دھر پلانا چاہیں وہ پورے دو برس پہلے میں
حملتہ امہ و ہنأ علی و ہن و فضالہ فی عامین - سورة لقمان آیت ۱۳
اس کی ماں نے اس کو ضعف پر ضعف کی حالت میں اٹھایا اور دو سال میں اس کا دودھ چھوٹا

حدیث:- عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لا رضاع الا ما كان في الحولين - سنن دارقطنی ص ۲۹۹ ج ۲

کتاب الرضاع تلخیص الحیر ص ۲۳۳ ج ۲ تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۳ ج ۱

کہ رضاعت کی مدت صرف دو سال ہے۔

نہیں نہیں ہرگز نہیں | ۷۸:- و وقت الرضاع فی قول ابی
حنیفہ رحمہ اللہ مقدر ثلثین شهراً

رضاعت کی مدت امام اعظم کے قول میں تیس مہینے ہیں یعنی بچہ ڈھالی برس تمام

ہوئے نکت جن کا دودھ پیتے وہ اس کی مرضعہ ماں ہے ص ۲۹۶ ج ۲

عرض ہے :- کیا پتہ آن مجید کی صریح خلاف ورزی نہیں گزرتی تو براہ کرم
اڑھائی سال والی آیت شریفہ پیش فرمادیں ورنہ قیامت کے دن جو ادب ہی کے لئے تیار ہیں۔
عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ نہ ہو خدا کے لئے

۴۹ :- واجمعوا علی ان مدة الرضاع فی
استحقاق اجرة الرضاع مقدر بحولین

ہاں ہاں دو سال

حتی ان المطلقة اذا طال بته بعد الحولین باجرة الرضاع
فابی الا تب ان يعطى لا يجبر ص ۳۳ ج ۱۵۔

لیکن اس امر پر اجماع و اتفاق ہے کہ رضاعت کی اجرت کا استحقاق ثابت ہونے
کے واسطے مدت رضاعت دو ہی برس ہیں چنانچہ اگر شوہر کی طرف سے اس کی جو روپہ
جس سے بچہ پیدا ہوا ہے۔ طلاق ہوئی مگر اس مطلقہ نے بچہ کو اجرت پر دودھ پلایا پھر
مطلقہ مذکورہ نے دو برس کے بعد کی رضاعت کی اجرت کا مطالبہ کیا اور بچے کے باپ نے
دینے سے انکار کیا تو اس پر جبر نہ کیا جاوے گا ص ۲۹۶ ج ۲۔

عرض ہے :- اس بیچاری مطلقہ بیوی پر دو ہزار ظلم نہیں کہ طلاق دینے کے بعد
اس کی اجرت بھی ہٹ کر لی جائے یہ کہاں کا انصاف اور ضابطہ اخلاق ہے، جبکہ محسن
الانسانیت حتی رسالت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مزدور کی مزدوری
اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دینی چاہیے۔

عرض ہے :- پہلے فتویٰ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے مدت رضاعت
اڑھائی برس ظاہر کی گئی ہے اور بیچاری مطلقہ بیوی جو کبھی آپ کے فرانس کی زینت اور محرم نہا
تھی اس پر مزید تم ڈھلنے کے لئے یہ فتویٰ صادر کیا جا رہا ہے کہ اجرت کے بارے میں بالاجماع
مدت رضاعت صرف دو برس ہیں اور بلاشبہ امام ابو حنیفہ کے قول کا انکار کیا جا رہا ہے
جبکہ فتاویٰ عالمگیری کے شیعہ اپنی جٹھارے لیتے ہوئے گنگنا یا کرتے ہیں ص

فلعنہ ربنا اعداد رمل علی من رد قولنا ابی حنیفة

بتلئے ریت کے ذروں کے برابر ان بے شمار لعنتوں کا ہدف کون ہوگا؟
ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی و درکار
یہ حقائق ہیں تماشا ہائے لب بام نہیں!

۸۰:- مسئلہ :- رضاعت کے ثبوت کے لئے ایکلی دودھ پلانے والی کی گواہی

کافی ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ملاحظہ فرمائیں :-

لَمَنْ لَعِقَهُ لَبَنُ الْمَارِثَةِ قَالَ تَرَوِيهَا امْرَأَةٌ فَجَارَتْ

اِنَّ اَرْضَعْتِكُمْ فَاْتَيْتِ وَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَ كَيْفَ

وَقَدْ قِيلَ دَعَّمَا عِنْدَكَ صَحِيحٌ بَخَارِي ص ۲۶۱ ۱۵

باب شہادہ المرضعة: حضرت عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت
رامیحی بنت ابی اہاب کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔ اتنے میں ایک عورت نے کہا کہ میں نے
تم دونوں کو دودھ پلایا ہے لہذا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں
بات کی تو آپ نے فرمایا اب یہ نکاح کیونکر برقرار رہ سکتا ہے جبکہ یہ کہہ دیا گیا ہے لہذا
اس عورت کو چھوڑ دے! مگر

رضاعت میں عورت کی گواہی قبول نہیں! ۸۰:- لا یقبل فی
الرضاع الا شہادۃ

رجلین اور رجل وامرأتین عدول ص ۳۴۶ ۱۵

کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے دو عادل مردوں کی یا ایک مرد و عورتوں کی گواہی قبول ہوگی
وضاحت :- یعنی ایکلی دودھ پلانے والی کی گواہی قابل قبول نہیں بلکہ فتاویٰ مالکیہ
کے شیعہ ایوں کے ہاں یہ دستور ہے کہ دودھ پلانے والی دودھ پلانے سے پیشگی ڈھول بجا کر گواہی
کو اکٹھا کر لیتی ہو۔ تاکہ بوقت ضرورت گواہی دے سکیں۔

کتاب الطلاق

فامرأته طالق فعائق اجنبية فامتنى واغتسل قالوا یرجى ان
لا یكون حائطا ویمینه تكون علی الجماع ص ۲۳۵ ج ۱

ایک مرد نے کہا کہ اگر میں حرام سے غسل کروں تو میری عورت کو طلاق ہے یعنی غسل بوجہ
حرام کرنے کے ہو پھر اس نے ایک اجنبی عورت کو لپٹا (یعنی بغل میں) لیا حتیٰ کہ اس کو انزال ہو
گیا اور اس نے غسل کیا تو مشائخ (حنفیہ) نے فرمایا ہے کہ امید ہے کہ حائث نہ ہوگا۔ اس
کی قسم فعل جماع پر ہوگی نہ ۲۹ ج ۲۔

وضاحت :- یعنی غیر محرم عورت سے بغل گیر ہو کر انزال ہو جائے اور غسل کر لے
تو اس غسل کو حرام کا غسل نہیں کہیں گے!

طلاق دینے کا سنگتہ اور مہذب طریقہ

من فرجك فانت طالق وقالت المرأة ان لم یكن فرجی
احسن من فرجك فجارتی حرۃ قال الشیخ الامام ابو جبر
محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ ان كانا قائمین عندا لمقالة
برت المرأة وحنث الزوج وان كانا قاعدین بر الزوج وحنثت
المرأة لان فرجها حالة القیام احسن من فرج الزوج وحالة
القعود الامر علی العکس وان كان الرجل قائما والمرأة قاعدا
قال الفقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ لا علم لهذا قال وینبغی ان
یحث کل واحد منهما لان الشوط الی کل یمن ان یتکون فرج
احدهما احسن وعندا لتعارض لا یتکون احدهما احسن فی حث
کل واحد منهما ص ۲۳۵ ج ۱۔

اگر ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ ان لم یکن فرجی احسن من فرجک فانت
طالق یعنی اگر میرا آہ تناسل تیری شرمگاہ سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو تجھ پر طلاق اور
عورت نے کہا کہ اگر میری شرمگاہ نیبے آہ تناسل سے خوبصورت نہ ہو تو میری باندی آزاد ہے

تو شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ اگر اس گفتگو کے وقت دونوں کھڑے ہوں تو عورت قسم میں سچی ہوگی اور مرد حانث ہو جائے گا۔ اگر دونوں بیٹھے ہوں تو شوہر سچا ہوگا اور عورت حانث ہو جائے گی اس واسطے کہ عورت کی شرمگاہ حالت قیام میں مرد کے آلہ تناسل سے خوبصورت ہوتی ہے اور بیٹھنے کی حالت میں معاملہ برعکس ہوتا ہے اور اگر مرد کھڑا ہو اور عورت بیٹھی تو فقیہ ابو جعفر نے فرمایا کہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں اور فرمایا کہ دونوں قسموں میں سے ہر ایک کا سچا ہونا اسی طور پر ہے کہ دونوں میں کوئی بہتر ہو اور تعارض کے وقت دونوں میں سے کوئی نسبت دوسرے کے احسن نہ ہوگی پس دونوں میں ہر ایک حانث ہوگا ص ۲۹ و ص ۲۹ ج ۲۔

یاد رکھنے کے جنسی ضابطے :- ۱) مرد و عورت ننگے کھڑے ہوں تو عورت کی شرمگاہ مرد کے آلہ تناسل کے مقابلہ میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے (۲) مرد و عورت ننگے بیٹھے ہوں تو بھرمرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ طلاق کی اس سنگفتہ اور مہذب صورت پر دم سردست خود تبصرہ نہیں کرتے بلکہ فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں تاکہ وہ خود فیصلہ کریں کہ آیا یہ نظام مصطفیٰ کی فنی تو جہیں بیان کی گئی ہیں یا شاہی کوک شاستر مرتب فرمایا گیا ہے ؟

تیرے زندوں پہ کھل گئے اسرار دیں ساقی
ہو اعلم الیقین عین الیقین حق الیقین ساقی

اگر فلاں کی دبر چوڑی نہ ہو

۸۵: رسولکون قال لامرأتہ
ان لک یکن فلاں اوسع

دبرامنتک فانت طالق ۱۵ ۲۳۵

اگر نئے کی حالت میں کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ اگر فلاں کی دبر تیری دبر سے چوڑی نہ ہو تو تجھ کو طلاق۔

۸۶: ولو قال لامرأتین لہ
اوسعکما فوجاہی طالق یقع

جس کی شرمگاہ چوڑی ہو اسکو طلاق

عَلَىٰ عَجْفَمَهَا وَقَالَ الشَّيْخُ (الْعَمَّا) ظَهَرَ لِلدِّينِ يَقَعُ عَلَىٰ رُطْبِهَا مَثَلًا ۱۵۰

اگر ذکر لوبے کی سخت نہ ہو تو؟ ۸۸:- رجل قال لا مرأتها ان لم يكن
ذكري انتم من الحديد فانتم

طالق لا تطلق لانه لا ينتقص بالاستعمال كذا في الخلاصة ص ۳۱

فصل اختلاف الزوجين في وجود الشرط-

ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میرا ذکر یعنی آگہ تناسل لوبے سے زیادہ شدید
نہ ہو تو مجھے طلاق ہے تو عورت مطلقہ نہ ہوگی اس واسطے کہ آگہ تناسل استعمال سے ناقص
ہیں ہوتا؟ منہ ۲۹ ج ۲، سبحان اللہ۔ تجربہ ہو تو ایسا ہوا فقہا ہت ہو تو ایسی ہو س

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل

میں وہ بلا ہوں جو شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

کتاب المفقود

مفقود اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو اپنے اہل یا شہر سے غائب ہو گیا ہو یا اس کو
دشمنوں یعنی عربی کافروں نے گرفتار کر لیا ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ مولا دہے یا مر چکا
ہے اور نہ اس کا ٹھکانہ معلوم ہو ۶۵۲ ج ۳ مترجم فتاویٰ عالمگیری؛
مفقود کی بیوی کی عدت صرف باؤن ۵۲ ماہ اور دس دن ہے جیسا کہ موطا امام مالک میں

عن عبد الله بن دينار قال خرج عمر بن الخطاب من الليل

فسمع امرأة تقول :- عهد الله بن دينار كهتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب صہب

معمول رات کو گشت پر نکلے تو انہوں نے ایک عورت کو اپنے شوہر کی جہدائی میں یہ شعر بڑھتے سنا

تطاول هذا الليل واسود جانبه

وارقوا لا خيل الا عبه

یہ رات لمبی ہو رہی ہے اور اس کے افاق تاریک ہیں۔ اس نے مجھے سونے نہیں

دیا ساتھی ہوتا تو میں اٹھکیلیاں کرتی؛

۱۔ اگر کسی نہایتی دو بیویوں کو یوں کہا کہ تم دونوں میں سے جس کی فرج چوڑی ہے تو اس کو طلاق تو ان دونوں میں سے
کتاب و سند کئی روشنی میں لکھیں۔ خطیب اور ابن ماجہ میں ہے کہ طلاق اور عدت کے معنی

فواللہ لولا اللہ انی اراقبہ ؛ لحركة من هذا السير جوانبہ
 بخدا اگر مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر نہ ہوتا ؛ تو اس چارپائی کے چاروں بازو چمچ رہے ہوتے
 فسأل عصر ابنتہ حفصہ رضی اللہ عنہا کما کثر ما تصبر للمرأة
 عن زوجها؟ فقالت سنة اشهر واربعه اشهر فقال عصر
 لا احب احد من الجياش اکثر من ذالک

تفسیر ابن کثیر ص ۱۵۲۶۹ طبع سہیل اکیڈمی لاہور

صبح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے
 دریافت فرمایا کہ ایک عورت کب تک اپنے جذبات پر قابو پاسکتی ہے تو انہوں نے فرمایا
 چھ ماہ یا چار ماہ۔ تب حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک میں کسی فوجی کو اس مدت سے زیادہ گھر سے
 غیر حاضر نہیں رہنے دوں گا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے ان جذبات کو مد نظر رکھ کر مفقود
 کی بیوی کی عدت و مدت انتظار صرف چار سال اور چار ماہ دس دن مقرر فرمائی تھی چنانچہ
 موطا امام مالک میں ہے۔

ما لک عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن
 الخطاب قال ایما امرأة فقدت زوجها فلم یدر این هو
 فأتھا تنتظر أربع سنین ثم تعتد أربعة اشهر وعشرا ثم
 تحل ۲۹ باب عدة التي تفقد زوجها۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں عورت کا شوہر گم ہو جائے اور اس کا کچھ پتہ
 نہ پتے تو وہ عورت چار سال انتظار کے بعد مزید چار ماہ دس دن کی عدت گزار کر نیا
 نکاح کر سکتی ہے اب فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرماویں

۸۹ :- لا یفرق بینه و بین امرأته حکم
 بموتہ بمضی تسعین سنة و علیہ الفتویٰ

نونے سال عدت

مفقود اور اس کی جو روکے درمیان تفریق نہ کی جائے گی اور جب نونے برس گزر
 جاویں تو اس کی موت کا حکم دیا جاوے گا اور اسی پر فتویٰ ہے ص ۶۵۴ ج ۳

گر اس فتویٰ پر امتیاز نہیں بلکہ ایک دوسرا فتویٰ یہ ہے۔
 ۹۰:- وفي ظاهرا لرواية يعذر بموت اقرانه فاذا المنيق
 احد من اقرانه حيا حكم بموته ويعتبر موت اقرانه في
 اهل بلده كذا في الكافي من ۲۵۳

اور ظاہر روایت کے موافق جب اس کے بھولی مر جائیں اور کوئی اس کے بھولیوں میں
 زندہ نہ رہے تو اس کی موت کا حکم دیا جاوے گا۔ اور واضح ہو کہ اس کے شہر کے بھولیوں
 کی موت کا اعتبار ہوگا ص ۶۵۲ ج ۳

۹۱:- والمختار انه يغوص الحرائق للعلم
 كذا في التبيين من ۲۵۳

مگر یہ بھی مختار نہیں بلکہ

اور مختار یہ ہے کہ یہ امر امام کی رائے کے سپرد ہے یہ تبیین میں ہے ص ۶۵۲ ج ۳۔

۹۲:- واذا حكم بموته
 اعتدت امراته عدة

پھر اس بیچاری پر عدت بھی ہے

العوات من ذلك الوقت من ۲۵۳

پھر جب اس کی موت کا حکم دیا جاوے تو اس وقت سے اس کی جو دو وفات کی
 عدت میں بیٹھے ص ۶۵۲ ج ۳۔

عوض: وہ بد نصیب عورت ان جا رہا ہے بلکہ صبر آزما
 فتودوں کا ان الفاظ میں مام نہ کرے گی؟

عقل و فکر کا فقدان

میری خاک تک نہ لحد میں رہی امیر باقی

انہیں مرنے ہی کا اب تک نہیں اعتبار آتا

حنفی مسک کی حامل یہ بد نصیب بی بی ۹۰ سال کی مدت مدیدہ اور صبر آزما عرصہ اور
 انتظار بسیار تک کیا جمان ہی رہے گی؟ اس کا جو بن ڈھل نہ جائے گا؟ اس کے جذبات
 جوں کے توں رہیں گے؟ اگر رہیں گے تو کیونکر رہیں گے؟ کیا ایسا کوئی بند و بست کر لیا
 ہے؟ اور ظاہر ہے کہ نہیں اور مر گز نہیں اور نہ ہو سکتا ہے تو پھر اسم علی وجہ البصیرۃ

کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ انسانی فطرت اور عقل سلیم نہ کبھی پہلے ان مہرازا اور جارحانہ فتاویٰ کے حق میں تھی نہ ہے اور نہ ہوگی یہ الگ بات ہے کہ اسلام سے پہلے عورت کو انسانی سوسائٹی میں عورت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا اسے ایک ناگزیر برائی اور شیطان کا نامزدہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر اسلام نے جہاں انسانوں کو دوسری بیٹیوں سے نکال لیا وہاں انسانی معاشرہ میں عورت کو بھی اس کا صحیح مقام عطا کیا ہے اور ظلم و فحش کے ان تمام بندھنوں کو ایک ایک کر کے نہ صرف توڑ لیا بلکہ دوسرے الہامی مذاہب سے کہیں زیادہ عورت کے جاتز اور فطری حقوق کی نگہداشت بھی کی ہے۔ چنانچہ دنیا میں اب ایسی انجینئیں قائم ہو چکی ہیں جو عورت کے حقوق کی واپسی کی بات کرتی ہیں اگرچہ ان کا طریقہ غیر اسلامی ہی ہے تاہم یہ اسلام ہی کی برکت ہے اور ہمارے ملک میں بھی اپنا اور دوسرے ناموں کی ایک سے زیادہ تنظیمیں موجود ہیں اور ان سے مرعوب ہو کر ایک طرف تو قومی اسمبلی تک عورتوں کے لئے سیٹیں مخصوص ہو رہی ہیں اور دوسری طرف نام نہاد سواد اعظم کی طرف سے ان مہرازا اور جارحانہ فتاویٰ کو بطور نظام مصطفیٰ نافذ کرنے کا مطالبہ دانا جا رہا ہے جنہیں انسانی فطرت اور عقل سلیم روز اول سے مسترد کر چکی ہے کیونکہ ان سے بچنے بناؤ کے اٹا بگاڑ ہی پیدا ہوتا ہے انسانی قوانین کی یہ بنیادی کمزوری ہے کہ ان سے سلجاؤ کم اور الجھاؤ کچھ زیادہ ہی پیدا ہوتا ہے اور اس پر پاکستان کی ۳۱ سالہ تاریخ شاہد ہے اور عیاں راہچہ بیان کی مصداق ہے چنانچہ یہ بات پاکستان کے مفاد میں ہے کہ بلا کسی تاخیر اور بلا کسی مصلحت کے وہی سادہ اسلام نافذ کر دیا جائے جو آج سے چودہ سو برس پہلے جناب ختمی رسالت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے بد و معاشرہ میں نافذ فرمایا تھا

بخل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے سستی میں
 فقیر مصلحت بیس سے وہ رند بادہ خوار اچھا۔

کتاب الحدود

ص ۱۴۲ ج ۲

الباب الثاني في الزنا ص ۱۴۲ ج ۲ - مکتبہ ماہدیہ طوبی رود کوئٹہ

تہتر قسم کے زنا پر حد کی چھوٹ
زنا کی شناخت :- زنا نہ صرف مسلم معاشرہ کے لئے مزن ناسورا اور تباہ کن و بارہے بلکہ یہ پوری

انسانی سوسائٹی کے لئے سم ہلاہل اور زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے چونکہ اسلام دین فطرت ہے فطرت جہاں دوسری حملہ معاشرتی برائیوں کا ابا کرتی ہے وہاں جنسی انارکی اور ہر قسم کے زنا کے خلاف بھی سراپا اجتماع ہے زنا خواہ کسی قسم کا ہو یعنی شہ اور شبہ الاستبہاء کے قبل سے ہو یا عام قسم کا زنا ہو مفت کا ہو یا روپوں کے عوض ہو۔ بہر حال ناقابل برداشت جرم اور کبیرہ گناہ ہے اور زانی مستوجب حد شرعی ہے یعنی عاقل، بالغ، آزاد مرد ہو یا عورت عام آدمی ہو یا بادشاہ ہو، صاحب زباں ہو یا گونگا ہو اس کے لئے اعتراف یا شرعی شہادت کی موجودگی میں اس پر حد لگائی جلتی گی پھر اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے حوام انکاس کے رو بہ پوری ہے دردی کے ساتھ رجم کیا جلتے گا۔ ورنہ اسے سو کوڑے مارے جائیں گے جیسا کہ شرعاً مجید میں ہے۔

الثانية والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة ولا

تأخذکم بجمارأفة فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ

والیوم الآخر ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین ہرگز

ترجمہ :- زانی اور زانیہ ہر ایک کو سو سو درے مارو۔ اور اللہ کا حکم جاری کرنے میں تم ان پر کسی طرح کا ترس نہ کرو۔ اگر تم کو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان ہے اور ان کی نرا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر ہے۔

اور رجم کا ثبوت یہ ہے۔

عن ابن عباس قال قال عی لقت نخشیت ان یطول بالناس

زمان حتی یقول قائل لا نجد الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک

فرضاً انزلها للذم، الا ان الزم، حق علي من زني وقد احصى
اذا قامت البيئنة او كان الحبل او الاعتراف قال سفين كذا
حفظت الا وقد رحم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجنا بعدة
صحيح بخاری شتا ج ۲ اب الاعتراف بالزني كتاب الحدود۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ مجھے ڈر ہے کہ کہنے والے زمانے میں کوئی نہ کہنے لگ جائے کہ قرآن مجید میں رجم کا ثبوت موجود
ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضہ کو ترک کر کے کہیں لوگ گمراہ نہ ہو جائیں خبردار
شادی شدہ زانی کو رجم کرنا ہی ہے جب گواہی موجود ہو یا حمل اس کے زنا کا ثبوت فراہم کرے یا
زانی خود اعتراف کرے۔ خبردار اگاہ رہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شادی شدہ
زانی کی خود رجم کیا تھا اور پھر آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے اب ان تصریحات کے بعد
کراچی کے اپنے محبوب فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ کیجئے اور قسم کے زنا پر حد کی چھوٹ سے
خود استفادہ فرمائیے ورنہ ان فتاویٰ سے دست برداری اور پیزاری کا اعلان فرمائیے کیونکہ آپ کا
دیانت اور انصاف و شرافت کا یہی تقاضا ہے۔ مگر

ہم جانتے ہیں تم کو، تمہاری زبان کو
وعدول ہی میں گزارو گے موسم بہار کو

نام نہاد جاہل زانی کو حد کی چھوٹ
۹۳:- وشوطہ العلم بالتحريم
حقاً لولم يعلم بالعمومۃ لم

حیث الحد للشبهة كذا في المحيط للسرخي ص ۱۴۲ ج ۲

اور زنا پر حد کی شرط یہ ہے کہ تحریم سے واقف ہو جی کہ اگر اس نے تحریم (حرمت
زنا) کو نہ جانا تو بسبب شبہ واقع ہونے کے حد قائم نہ کی جائے گی یہ محیط شری میں ہے ص ۱۴۲ ج ۲
عرض ہے:- بتائیے کون کہے گا۔ اسبیل مجھے مار نیز مردہ شخص جسے زنا کے حرام ہونے
کا علم نہیں کیا وہ بھی مسلمان ہو گا۔؟

گوئے زانی کو حد کی چھوٹ | ۹۲:- ولابد ان يكون الاقرار صریحاً
ولا يظهر كذباً فلا يحد الاخرس

ولو اقرب كتاباً او اشارة ۱۴۳ ج ۲۔

اور ضرور ہے کہ اقرار صریح ہو اور اس کا کذب ظاہر نہ ہو پس گوئے کو اقرار پر حد نہ
باری جائے گی، اگر اس نے اپنی تحریر کے ذریعہ سے یا اشارہ سے اقرار کیا ۱۴۳ ج ۳

گوئے زانی کے خلاف گواہی بھی قبول نہیں | ۹۵:- وكذا لا تقبل الشهادة
عليه لاحتمال ان يدعي شبهة ۱۴۳ ج ۲

اور اسی طرح اس پر گواہی بھی قبول نہ ہوگی اس واسطے کہ شاید وہ شبہ کا مدعی ہو ۱۴۳ ج ۲
سبحان اللہ وکالت ہو تو ایسی ہو۔
www.KitaboSunnat.com

گوئگی عورت سے زنا کرنے والے کو حد کی چھوٹ | ۹۷:- ولو اقر انه زنى
بخرمساو ۱۴۳ ج ۲

اگر مرد نے استدار کیا کہ میں نے گوئگی عورت سے زنا کیا ۱۴۳ ج ۲

گوئگی مرد سے زنا کرنے والی کو حد کی چھوٹ | ۹۸:- او هي اقرت
باخرس لاحد على

كل واحد منهما كذا في فتح القدير ۱۴۳ ج ۲

یا عورت نے استدار کیا کہ میں نے گوئگی مرد سے زنا کیا تو دونوں میں سے کسی پر حد
واجب نہ ہوگی ۱۴۳ ج ۳۔ ماشاء اللہ وکالت ہو تو ایسی ہو۔

وضاحت :- یعنی صاحب زبان آزاد مرد عاقل بالغ گوئگی عورت سے زنا
کے تو گوئگی عورت کے طفیل اس مرد پر بھی حد جاری نہ ہوگی اور اگر عاقلہ، بالغہ آزاد عورت
گوئگی مرد سے منہ کالا کرے تو بھی ان دونوں پر حد نہ ہوگی۔ گوئگی حنفیہ! مزے اڑاؤ!
عرض :- کیا جنسی مریض کو گوئگی عورت اور جنسی مریضہ کو گونگ کا عاشق نہ مل سکے گا؟

زانمہ کے انکار سے دونوں پر حد نہیں | ۹۸:- لعن اقر بالزنا
فكذبته ۱۴۳ ج ۲

زانی کے انکار دونوں پر حد واجب نہیں، ۹۹: اوہی فکذہما فلا
حد علیہما عندنا لامام

کذا فی النہر الفائق ص ۱۲۳ ج ۲ آخری سطور

یعنی۔ اگر مرد نے زنا کا اقرار کیا اور عورت نے جس کے ساتھ اس فعل کا اقرار کرتا
انکار کیا یا عورت نے اقرار کیا اور مرد نے انکار کیا تو امام رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں (عاشق و
میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی یہ نہر الفائق میں ہے ص ۳۲۲ ج ۳۔

عروضے :- تو بتاتے ایسی صورت حال سے کون نا جائز فائدہ نہ اٹھائے گا؟
فیض کیا حضرت مومیر مجلانی اور حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہما حد کھلنے کے لئے اپنے ز
کے ثبوت میں اپنی اپنی مزنیہ کو بھی ساتھ لائے تھے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں
پر زنا کی حد نافذ کرنے سے پہلے ان دونوں عورتوں سے استہارہ زنا کروایا تھا۔ اگر کوئی
سند ہو تو یہیں بھی نگاہ فرمادیں :-

چار قسم کی عورتوں سے زنا ناجائز نہیں ﴿﴾ وکذا اذا وطئ الرجل جاریة
ابنہ او جاریة مکاتبہ او

جاریة عبدہ الماذون المدیون او الجاریة من المعتم بعد
الاحراز فی دار الاسلام فی حق الفاذی لا یمکن نہنا الشہمة مملک
الیہین ص ۱۲۳ ج ۲۔ اسی طرح اگر مرد نے اپنے پسر یا مکاتب کی باندی یا اپنے غلام
ماذون مدیون کی باندی سے وطی کی یا جہاد میں لوٹ کی باندی سے بعد دار الاسلام
میں اعزاز کرنے کے غازی نے وطی کی تو (ان چاروں صورتوں میں) زنا نہ ہوگا۔ کیونکہ شبہ
مک یمن ہے ص ۳۲۲ ج ۳۔ لہذا حد بھی غائب؛

۱۰۰: کذا اذا وطئ امراة تزوجھا بغیر مشہود او امراة تزوجھا

بغیر اذن مولاھا ص ۱۲۳ ج ۲۔

اور اسی طرح اگر ایسی عورت سے وطی کی جس سے بغیر گواہوں کے نکاح کیلئے یا ایسی
باندی سے وطی کی جس سے بدون اجازت اس کے مولیٰ (مائک) کے نکاح کیاتے یعنی باندی

نے اپنے موٹے سے اجازت نہیں لی تھی صد ۳ ج ۳
وضاحت :- یعنی یہ دونوں قسم کی دہلی بھی زنا نہیں اور نہ اس پر عہد واجب ہوتی
ہے شاید ان چھ انعام کے زنا میں جماع کا لطف موجود نہ ہو؟

۱۰۶ :- وکذا اذا وطئ الابن جارية

ابیه علی انها تجل لہ لشيء الاستبہاء

بے حسی کا شاہکار

هكذا في النهاية ۲۵۳

اسی طرح اگلیٹے نے اپنے باپ کی باندی سے اس شبہ پر دہلی کی کہ میرے واسطے طلال
ہے تو زنا نہیں ہے کیونکہ یہ شبہ اشتباہ ہے صد ۳ ج ۳ لا حول ولا قوة الا باللہ
العلی العظیم ونعوذ باللہ من وسواس الشیطن الرجیم سے

خزاں کے ہاتھ سے گلشن میں خار تک نہ رہا

بہار کیسی نشان بہار تک نہ رہا

فائدہ :- واضح رہے کہ یہ فتویٰ محض احتمال اور انشائی ہی نہیں بلکہ بقول امام

عبدالرحمن سیوطی رحمہ اللہ اس پر عمل در آمد کا شیردار بھی موجود ہے۔ اخرج السلفی

في الطيوريات بسنده عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافة الى

الرشيد وقعت في نفسه جارية من جوارى المهدي فراودها

عن نفسها فقال: لا اصلح لك ان اباك قد خاف بـ

فتغف بما فارسل الى ابى يوسف فساله عندك في هذا شيء؟

فقال: يا امير المؤمنين او كلما ادعت امة شيئا ينبغي ان

تصدق لا تصدقها فانها ليست بما مونة قال ابن المبارک

فلم ادر من اعجب من هذا الذي قد وضع يده في دماء

المسلمين واما المهر ويتخرج عن حرمة ابية او من هذه

الامثلة رغبت بنفسها عن امير المؤمنين او من هذا فتية

الارض وقاضيا قال: اهتك حرمة ابيك واقض شمرتك

نیز اس طرح بچے اور پاگل زنا کرنے کی عادی نہ ہو جائیں گے؟

۱۱۲:- قال محمد رحمہ اللہ | حد کی چھوٹ کی ایک معصوم صورت

تعالیٰ فی الجامع الصغیر

رجل اقرار بعمراتہ انہ زنا بفلانہ وفلانہ تقول تزوجنی
 امام محمد نے جامع صغیر میں فرمایا ہے کہ ایک مرد نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت
 سے زنا کیا اور فلاں کہتی ہے کہ اس نے مجھ سے نکاح کیا ہے (تو دونوں پر حد واجب ہوگی) ص ۲۲۲ ج ۲
 ۱۱۳:- واقرت المرأة بالزنا بفلان اربع مراتٍ وفلان يقول
 تزوجتها فلا حد علی واحد منهما وعلیہ المهر کذا فی المحیط ص ۱۲۲ ج ۲
 یا محدث نے چار مرتبہ استمار کیا کہ میں نے فلاں مرد سے زنا کیا ہے اور فلاں کہتا ہے
 کہ میں نے اس سے نکاح کیا تو دونوں میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور مرد پر اس
 کا مہر لازم آدے گا۔ یہ محیط میں ہے ص ۲۲۲ ج ۲

۱۱۴:- فاذا اعتق امتہ وهو | آزاد عورت سے زنا پر حد کی چھوٹ

یطوہا ثم نزع وعاد فی

ذالک المجلس لا یجد کذا فی خزائن المفتیین ص ۱۴۵ ج ۲

اگر اپنی باندی کو جس سے وطی کر رہا تھا اسی حالت میں آزاد کر دیا پھر اس سے
 جدا ہو گیا پھر اسی مجلس میں اس سے وطی کر لی تو اس کو حد نہ ماری جائے گی ص ۲۳۳ ج ۳
 عرض ہے:- فتاویٰ عالمگیری کو مستند ماننے والوں سے بصد ادب عرض ہے کہ
 وہ اس چھوٹ کی عقلی اور نقلی کوئی دلیل بیان فرمادیں ورنہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اس
 قسم کے غلط فتاویٰ کی حمایت سے توبہ نامہ شائع فرمادیں

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے!

ہم نیک و بد حضور کو سمجھاتے جاتے ہیں

مسئلہ ۱- مالہ- بہن اور دوسری محرمات ابدیہ سے نکاح بہر حال حرام ہے

قرآن مجید میں ہے۔ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخوانکم

وعمتکم وخلقکم وبنات الاخ وبنات الاخت واهمتکم

التي ارضعنکم واهواتکم من الرضاعة واهمت نساءکم وربائبکم

التي في حجورکم من نساءکم التي دخلتم من الخبثوتھا پاره آخری آیت

ترجمہ :- تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں دودھی
مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا، تمہاری دودھ کی بہنیں، تمہاری ساسیں اور تمہاری

مدخلہ بیویوں کی پھیلی لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں یہ سب تم پر حرام ہیں

حدیث عن البراء بن عازب قال قال رسول خالی ابو بردہ صعہ

لواء فقلت این تذهب فقال بعثنی النبی الی رجل تزوج

امراة ابیہ اثنیہ براسہ - ترمذی ابو داؤد -

براء بن عازب سے مروی ہے کہ میرے ماموں ابو بردہ بن یثار میرے پاس گزرے

ان کے ساتھ نشان تھا میں نے پوچھا کہاں کا عزم ہے کہتے گئے رسول اللہ نے مجھے ایک ایسے

آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر رکھا ہے آپ کا حکم ہے کہ اس

کا سر لے کر آؤں۔ ان مخصوص قطعہ کو ذہن میں رکھ کر قادی مالگیری کی

فقہی لن ترانیاں پڑھئے اور پورے زور شور سے مادر وطن میں اس کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیجئے

محرمات ابدیہ نکاح کے بعد حد کی چھوٹ | ۱۱۵ :- فان العقد اذا وجد حلالا كان او

حراما متفقاً علی تحریمہ او مختلفاً فیہ علم الواطی انه

محرم اولم یعلم لایجد عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۱۳۷

باب الرابع فی الوطء والنی یوجب الحد والذی لا یوجبہ

کہ جب عقد پایا گیا خواہ حلال ہو یا حرام ہو خواہ ایسا حرام کہ اس کی تحریم پر اتفاق

ہے یا اس میں اختلاف ہے خود طنی کنندہ حرام ہونے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو بہر حال

امام اعظم کے نزدیک اس کو حد نہ ماری جائے گی ص ۲۳۲

وضاحت :- تمام محرمات ابدیہ یعنی جن سے کبھی نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ماں

ہیں۔ بھانجی، بھتیجی، خالہ، پھوپھی، دادی، نانی، رضاعی ماں، رضاعی بہن اور رضاعی بھانجی وغیرہ سے اگر کوئی بد طینت اور بے غیرت نکاح کر کے اپنا منہ کالا کرے تو فتاویٰ عالمگیری کے مطابق معاذ اللہ تم معاذ اللہ حضرت امام اعظم ایسے متقی اور متورع کے نزدیک اسے حد نہ ماری جلتے گی۔ نعوذ باللہ من هذا لافتراء العظیم :-

میرا یہ ایمان ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس افتراء سے قطعاً بری ہیں یہ ان پر بہنا ہے اس لئے ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ
حرف بھی، نقش بھی، شکل بھی، عقل بھی
کون سی چیز اپنی ادھاری نہیں

غرض، ان غیر شرعی، غیر منطقی، ناقابل فہم، ناقابل عمل اور اسلامی معاشرہ میں اتاری پیدا کرنے والی ان جیسا سوزدستی موشگافیوں کو کتاب سنت کا نم البدل با در کر کے پاکستان کا دستور لینا کیا اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاق نہ ہوگا؟ نیز یک اس کے نفاذ سے اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہو سکے گی؟ مگر بزرگوں سے سنبھلتا نہیں جن سے اپنا دوپٹہ سنبھالیں گے کیا وہ کلیجہ کسی کا؟

۱۱۶ :- ان ادعی احدہما الظن والحدیث
الاخر ذالک لم یجد احق

زنا کی اس قسم پر بھی حد نہیں

یقرا انہما علما بالحرمة کذا فی الکافی ص ۱۳۸ ۲۵

اگر دونوں میں سے ایک نے گمان کا دعویٰ کیا اور دوسرے نے دعویٰ نہ کیا تو دونوں کو حد نہ ماری جائے گی جب تک کہ دونوں اس کا اقرار نہ کریں کہ ہم غرمت سے واقف تھے ص ۳۳۲ د ۲۳۲ ج ۳ شبہ فی الفعل کی مثال ہے۔

۱۱۷ :- والیٰ شہدتی المحلفی وطء امة
ولده وولدہ کذا فی الکافی

شبہ در محل میں حد نہیں

سواء کان ولده حیا اور میتا کذا فی العتایة ص ۱۳۸ ۲۵

شبہ در محل کی یہ صورتیں ہیں کہ اپنے بیٹے کی بانہی یا پوتے کی بانہی سے دلی کی

خواہ اس کا بیٹا زندہ ہو یا مر گیا ہو ص ۳۳۳ ج ۳ (تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ) یعنی ان صورتوں میں حد نہیں۔

۱۱۹ وفي وطء المعتدة بالكنایات ووطء الامه المبيعة

في حق الباع قبل التسليم كذا في الكافي ص ۱۴۳ ج ۲

ایسی جو روسے وطی کی جس پر کنایہ^{۱۱۹} طلاق واقع ہوئی ہے یا بائع^{۱۲۰} نے قبل سپرد کرنے کے مبیعہ باندی سے وطی کی ص ۳۳۳ ج ۳ یعنی اس قسم کے زنا پر بھی حد نہیں۔

۱۲۱ تا ۱۲۲ :- ولوان تدت المرأة والعياذ باللہ وحرمت علیہ

او حرمت بجماع امها وابتنتها و ببطا و عتة امن الزوج ثم

جامعها وقال علمت انها على حرام لاحد علیہ ص ۱۴۳ ج ۲

اور اگر جو مرد متد ہو گئی نعوذ باللہ منها اور شوہر پر حرام ہو گئی یا بدیں دجہ حرام ہو گئی کہ شوہر نے اس کی ماں یا بیٹی سے وطی کر لی یا بدیں دجہ کہ عورت نے شوہر کے پسر کی مطاوعت کی پھر شوہر نے اس سے جماع کیا اور کہا کہ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہو گئی ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی ص ۳۳۳ ج ۳

عرضہ - تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے؟

۱۲۵ تا ۱۲۹ و کذا

زانیوں سے ہمدومی کے پانچ نمونے | تزوج خمساً فی عقدة

او تزوج الغامسة فی نکاح الرابع او تزوج باخت امرأته

او بائنتها فجامعها وقال علمت انها على حرام او تزوج حما متعة

لا یعیب الحد فی هذا الوجوه وان قال علمت انها على حرام

كذا فی فتاویٰ قاضی خان ص ۱۴۳ ج ۲

اور اسی طرح اگر پانچ صورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا یا چار کے نکاح میں پانچوں

کا نکاح کیا یا اپنی جو رد کی بہن یا ماں سے نکاح کیا پس اس سے جماع کیا اور کہا کہ میں

جانتا تھا کہ یہ مجھ پر حرام ہے یا عورت سے بطور متعہ تزوج (نکاح) کیا تو ان (ربا پانچ) صورتوں میں دٹی کندہ پر حد واجب نہ ہوگی اگرچہ اس نے کہا کہ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہے یہ قاضی خاں ہیں ہے صلا ۳۲ ج ۳۔

وضاحت:۔ زانیوں کی ہمدردی کے نشہ میں قرآن مجید کی نص جلی

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ وَأَمَهَاتِ نَسَاءٍ كَمَا بَهِیْ خُونِ كَرِ دِیَا كِلْبَ تَعَانِ
ہو تو ایسا ہو، ہمدردی ہو تو ایسی ہو۔ اور پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ بے شمار صحیح احادیث
کو پس پشت ڈال کر متعہ کرنے والے سے حد زنا ساقط کر کے شریف زانیوں کی حوصلہ افزائی
کی جا رہی ہے۔ گویا بیسی بھائیوں سے کہا جا رہا ہے

کون کہتا ہے ہم تم میں جس دانی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اٹے بانس بریلی کو | کیا یہ طرفہ تماشہ نہیں کہ جب کتاب و سنت کی
حمایت میں ایسی غیر معقول، غیر منطقی، ناقابل فہم ناقابل

عمل، ناقابل ذکر اور جنسی انارکی کو انگیت کرنے والی چھوٹوں کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے
تو فتاویٰ عالمگیری کے شیعہ اپنی عددی کثرت کے نشہ میں ہوش کے جواب میں
جوش منطوق کے حجاب میں فریب خوردگی اور زراعت کے جواب میں بوکھلاہٹ کا مظاہرہ
کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل حدیث کے نزدیک چار سے زیادہ عورتوں سے بیک وقت
نکاح جائز ہے جو کہ صریح بھوٹ اور نرا بہتان ہے۔ مایکون لنا ان نکلکھو کھڈا
سبوانک هذا بہتان عظیم۔ اہل حدیث کا یہ مذہب نہ کبھی پہلے تھا نہ ہے اور نہ
کبھی ہوگا۔

قل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا!
مگر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

اعلان واجب اذغان | خدا کے فضل سے اپنی تمام کمزوریوں کے باوصف
قرآن مجید کی کسی نص یا کسی حدیث صحیح کی ہم نے

کبھی تاویل کی ہے اور نہ کبھی اس کے خلاف فتویٰ دانے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ کیونکہ مذہب اہل حدیث علماء کی قبل، قال اور آرا۔ رجال سے مجید اللہ باکل پاک اور منزه ہے اور مذہب اہل حدیث اس کو کہتے ہیں سے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن!

پس حدیث مسطیٰ برجال مسلم داشتن

اگر کسی تقلیدی لیٹھ کپنی کی چھاپ سے محفوظ اور مانا ملیہ واصحابی والا ٹھیٹھ اسلام کسی کو اس نہیں آ رہا تو اس میں ہمارا کیا گناہ ہے جس کی ہمیں منزادی جارہی ہے

مکش بہ تیغ ستم دالبان ملت را

نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

اگر پاس حق کوئی گناہ ہے تو پھر ہم نہ صرف اس گناہ سے باز آنے کے نہیں بلکہ آپ کو بھی اس گناہ کی دعوت دیتے ہیں۔

اگر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق شوق

امتی کبلا کے پیسیر کو تو رسوا نہ کر!

ہے فقط توجید و سنت امن و راحت کا طریق

قتنہ و جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر

کراتے کی عورت سے زنا پر حد نہیں | ۱۲۹ | استاجرا صرۃ لیسنی

۱۳۰ | بھا اولیٹھا اوقال

خذتی ہذہ الدر اہم لاطاک اوقال مکیننی بکذا فذلت

لو یجد ص ۱۲۹ ج ۲۔

اگر ایک عورت کو اجارہ (کرایہ) پر یا تاکہ اس سے زنا کرے یا یہ کہا کہ تو یہ درام نے تاکہ میں تجھ سے دہلی کروں یا کہا کہ تو مجھے اپنے اوپر اس قدر درہموں کے عوض قابو دے پس عورت نے منظور کیا اور ایسا واقعہ ہوا تو اس کو حد نہ ماری جلتے گی ص ۳۲۵ ج ۳ وضاحت معلوم ہوا بازار گناہ کی رونقیں فناوی عالمگیری ہی کی رہن منت ہیں

متعہ کی حرمت مشتبه ہے، ۱۳۲:- بخلاف ما اذا قال خذی
هذه الدراهم لا تمتع بك لان

المتعة كانت سبب الاباحة في الابتداء فبقبقت الشبهة
كذا في التمر ناشی ص ۱۴۹ ج ۱:-

بخلاف اس کے اگر یوں کہا کہ تو یہ درہم لے تاکہ میں تجھ سے تمتع حاصل کروں تو یہ
حکم یعنی حد نہیں اس واسطے کہ تمتع ابتدائے اسلام میں سبب اجابت تھا پس شبہ
باقی رہا۔ یہ ترمناشی میں ہے ص ۳۲۵ ج ۳۔

۱۳۳:- لوقال امعرتك كذا
لا زنى بك لم يجب الحد

اگر کہا کہ میں نے تجھے اس قدر مہر دیا تاکہ تجھ سے زنا کروں تو حد واجب نہ ہوگی ص ۲۲۲ ج ۳

دار الحرب میں زنا پر حد کی چھوٹ
۱۳۴ من زنى في دار الحرب
۱۳۵ او في دار البغى ثم خرج اليها

لا يقام عليه الحد - كذا في الهداية ص ۱۴۹ ج ۲۔

جس نے دار الحرب یا دار البغی میں زنا کیا پھر وہ ہمارے یہاں آ گیا تو اس پر حد
جاری نہ ہوگی یہ ہدایہ میں ہے ص ۲۳۶ ج ۳

مسلمان عورت جب مستامن کو قابو دے تو حد نہیں با

۱۳۶:- ولو مكنت مسلمة او زمية من مستامن... وعند

محمد رحمه الله لا حد على واحد ص ۱۴۹ ج ۲

اگر مسلمان عورت یا زمیہ عورت نے عربی مستامن کو اپنے اوپر قابو دیا تو
امام محمد کے نزدیک دونوں میں سے کسی پر حد نہ ہوگی ص ۳۳۳ ج ۳۔

بچے اور پاگل کی وجہ سے حد نہیں، ۱۳۷:- اذا زنى صبي ومجنون
بامراة عاقلة وهي

مطواعة فلا حد علی الصبی والمجنون بلا خلاف وهل تحد المرأة
فعلی قول علمائنا رحمهم الله تعالى لا تحد منہ ۱۳۹ ج ۲

اگر نابالغ یا مجنون نے عورت بالذمہ عاقلہ سے زنا کیا اور عورت مذکورہ نے بخوشی قابو
دیا تو بلا خلاف طفل و مجنون پر حد واجب نہ ہوگی اور روی عورت سوہمارے علماء کے قول
پر اس کو حد کی سزا نہ دی جائے گی۔ ۳۳۴ ج ۳

۱۳۹:۔ واذ ذی بصیۃ
فلا حد علیہما وعلیہ المهر ۱۴۰

نیکی کے ساتھ منہ کالا کرنے پر حد کی چھوٹ

اور اگر منیغہ نابالغہ سے زنا کیا تو دونوں پر حد نہ ہوگی اور زانی پر اس کا مہر واجب ہوگا

سوئے ہوئے مرد سے عورت زنا کرے تو حد کی چھوٹ

۱۴۱:۔ لو مکنت لہنہما

من الناکور ایصیب

علیہما الحد منہ ۱۴۰ ج ۲ اگر سوئے ہوئے مرد سے عورت نے خود وطی کی اور اپنے
نفس پر قابو نہ دیا تو دونوں پر حد واجب نہ ہوگی۔ یہ محیط میں ہے ۳۳۴ ج ۳۔

۱۴۱:۔ رجل زنا بامواة میتة لختلفوا
فیہ قال اهل المدينة و قال اهل

مردہ عورت سے زنا پر حد کی چھوٹ

البصوة یعزر ولا یعد وقال الفقہاء ابالیث رحمہم اللہ وہیہ ناخذ ۱۴۱

ایک مرد نے مردہ عورت سے زنا کیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اہل مدینہ نے فرمایا
کہ اس پر حد جاری کی جائے گی اور اہل بصرہ نے فرمایا کہ حد نہ ہوگی۔ بلکہ تعزیر ہی جائے
گی اور فقہ ابولیس نے فرمایا کہ ہم اسی (حد نہ ہونے) کو لیتے ہیں ۳۳۴ ج ۳

مرد سے انتقام کیوں۔ یہاں مردہ عورت سے منہ کالا کرنے والے کو حد معاف
کی جارہی ہے اور ادھر مرد سے انتقام کیوں۔ چور کو چوری کی حد معاف کر دی گئی ہے۔ آخر
بیچارے مرد سے یہ انتقام کس نے؟ سچا ہے، بیچارے مردوں کے حوالے!

اجنبیہ سے بدسلوکی پر حد کی چھوٹ

۱۴۲: ان و طغی اجنبیۃ فیما دون الفرج لا یحد لعدم الزنا ویلیر

اگر اجنبیہ عورت سے فرج کے سوائے وطی کی تو حد جاری نہ ہوگی اس واسطے کہ یہ زنا نہیں مگر اس کو تغزیر دی جائے گی ص ۳۳۹ ج ۳

عورت اور بچے سے غیر وضع فطری فعل

۱۴۳ لو وطغی امرأة فی دبرها اولاط بسلام

لو یحد عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ویعزر ض ۱۵ ج ۲۔
اگر کسی عورت سے اس کے دبر میں وطی کی یا طفل سے لواطت کی تو امام اعظم کے نزدیک حد نہ ہوگی مگر اس کو تغزیر دی جائے گی ص ۳۳۹ ج ۳

۱۴۵: لو فعل هذا بعبدہ او امتہ او بنو جنہ بنکاح صحیح او فاسد لا یحد اجماعاً ض ۱۵ ج ۲۔

اگر ایسا امر (لواطت) اپنے غلام یا باندی یا جو رو کے ساتھ کیا خواہ جو رو سے نکاح صحیح ہو یا فاسد ہو تو بالا جماع (اجماع حنفیہ) اس پر حد واجب نہ کی گئی ہے

بیٹے کی ام ولد باپ کرے تو حد نہیں

۱۴۸: اذا وطی الرجل ام ولد ابنہ فقال علمت

انھا علی حرام لاحد علیہ ض ۱۵ ج ۲

اگر مرد نے اپنے پسر کی ام ولد سے وطی کی اور کہا میں جانتا تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی ص ۳۳۵ ج ۳۔

آزاد عورت کو خریدے تو؟

۱۴۹: اذا ذنی بامرأۃ شرقا لشریقا لاحد علیہ سواء کانت حرة اولمة ض ۱۵ ج ۲

اگر ایک عورت سے زنا کیا پھر کہا کہ میں اس کو خرید کر چکا تھا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی خواہ یہ عورت آزاد ہو یا باندی ہو ض ۲۴ ج ۳

عرض: کیا آزاد عورت کو خریدنا جائز ہے؟ من باع حراما کل

تمندہ (صحیح بخاری) کہاں گیا؟ -

نخار کے باوجود زنا سے حد نہیں | ۱۵۰:- ولوباع جاریۃ علی
انہ بالخیار ووطئہما

المشتری اوکان الخیار للمشتری فوطئہا البائع فانہ لا یجد
علم بالعمومۃ اولم یعلم کذا فی فتاویٰ قاضی خان ۱۵۱ ج ۲
اگر بائع نے اپنے واسطے نخار کی شرط کر کے باندی فروخت کر دی پس مشتری نے
اس سے وطی کی یا نخار مشتری کا تھا اور بائع نے اس سے وطی کی تو اس پر حد جاری
نہ کی جائے گی ۱۵۱ ج ۲۔

پھلنی ہوئی لونڈی سے زنا پر حد نہیں | ۱۵۱:- قال محمد فی الاصل
اذا غصب جاریۃ وزنی

بھاشم ضمن قیمتہا فلا حد علیہ عندہم جیسا ۱۵۱ ج ۲۔
امام محمد نے اصل میں فرمایا کہ اگر کسی نے باندی غصب کر کے اس سے زنا کیا پھر
اس کی قیمت تادان دے دی تو بالاتفاق اس پر حد نہ ہوگی ۱۵۱ ج ۲

مالک کے میں نے لونڈی نہیں بیچی تب بھی حد نہیں | ۱۵۲:- واذا زنی
بامۃ ثم قال

اشتریتہا وصاحبہا بالخیار وقال مولاہا کذب

لما بعہا قال لا حد علیہ ۱۵۲ ج ۲۔

اؤ اگر باندی سے زنا کیا پھر دعویٰ کیا کہ میں نے اس کو خریدنا بدین شرط کہ اس کے
موتی کو نخار حاصل ہے اور اس کے موتی نے کہا یہ جھوٹ ہے میں نے اس باندی کو فروخت
نہیں کیا تو فرمایا کہ واطی پر حد واجب نہ ہوگی ۱۵۲ ج ۳

۱۵۲:- وکذا لک لو قال اشتریتہا بوصف الی اجل کذا فی المحیط ص ۱۵۲

اور اسی طرح اگر دعویٰ کیا کہ میں نے اس کو بوصف الی اجل فریدا یعنی کسی مدت
کے وعدہ پر جس کو بیان کرتا ہے تو بھی یہی حکم (حد نہ ہونے کا) ہے یہ محیط میں ہے ۱۵۲ ج ۳

عرض: زنا پر مذکران چھوٹوں کو بطور فقہی مسائل کے سمجھایا جا رہا ہے یا پھر شہوت رانی اور جنسی تسکین کے گڑ اور داڑھی کھلانے جا رہے ہیں جن کے استعمال سے نہ صرف عام زانیہ سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی بے غیرت اور دیوث اپنی محرمات ابدیہ یعنی ماں، بہن، بیٹی، پوتی، چھوٹی، خالہ، بھتیجی، بھانجی وغیرہ سے نکاح کر کے منہ کالا کرے تو اس پر بھی حد واجب نہ ہوگی۔ اللہ انھوں کو ذلک من شر و رانفا و من سیات اعمالنا و لاحول و لا قوۃ الا باللہ کیلئے وہ کتاب ہے جس کے نفاذ سے دیکوس ہڈوکر جناب احمد سعید کاظمی صاحب حکومت اور قوم کو ان الفاظ میں کوس رہے ہیں۔

’جس ملک کے رہنے والے نوے فیصد مسلمان حنفی عقیدہ رکھتے ہوں اور فقہ حنفی ان کا مذہب ہو وہاں ایسا طرز عمل (فتاویٰ عالمگیری کو بطور اسلامی نظام نافذ نہ کرنا) اختیار کیا جانا آزادی مذہب و تحفظ عقیدہ کے منافی نہیں؟ ساری دنیا کی مسلم آبادی میں دو تہائی مسلمان کا مذہب فقہ حنفی ہے۔ حنفی فقہ اپنی جامعیت اور دیگر محاسن کے اعتبار سے اعلیٰ و امتیازی مقام رکھتی ہے۔ دنیا کے ماہرین قانون فقہ حنفی کی برتری کو تسلیم کرتے ہیں

روزانے وقت ۹ دسمبر ۱۹۶۷ء لٹن ایڈیشن

جب ملک میں ہر شخص کو آزادی مذہب اور تحفظ عقیدہ کا حق حاصل ہے یا ہونا چاہیے تو پھر اجماع

کتاب کے سے یہ توقع کیوں کی جا رہی ہے کہ وہ ماور وطن میں کتاب و سنت یعنی عربی پاشا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹیڈ اسلام کی بات سے دست بردار ہو جائیں

بحرم عشق تو میکند و خوفا نیست!

تو نیز سرہام آ کہ خوش تماشایست

ربا یہ ادعا کہ مسلم آبادی میں دو تہائی مسلمانوں کا مذہب فقہ حنفی سے تو اور تو

یہ بات بجائے تو دخل نظر ہے۔ دوسرے اگر یہ سمجھتے تو گو یاد دہشت الفاظ میں آئے

یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمانوں کا موجودہ انحطاط، عالمگیری مسلم قیادت کا فقدان ہے۔ حنفی باہمی

سر سپہاں اور انتشار، عیاشی اور فحاشی، مذہب سے گریز کن پالیسیاں اور امامان فقہ حنفی سے

برگ و بار میں۔ ورنہ یہ ایک ناقابل انکار مسلمہ حقیقت ہے کہ قرون اولیٰ میں تقلید شخصی کے منک اور ناپاک جراثیم سے مسلم قوم جب بیک محفوظ تھی اس وقت ہمارے خلفاء مغربی استعمار اور فرانس کے شہنشاہ شارلیمان کو یا ابن الکلب کے لقب سے آرڈر لکھا کرتے تھے۔

بادشاہ زنا کر لے تو اس پر حد نہیں

۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
کلی شیخی صنعۃ العمام
لیس فوقہ امامہما

یجب باہ الحد كاللذنا والسرقة والشراب والقذف لا یواخذ
بہ الا القصاص والمنال، کذا فی الکافی ۱۵ ج ۲

ایسے امام المؤمنین نے جس کے اوپر امام بنیں (یعنی خلیفہ بادشاہ۔ وزیر اعظم صدر
ڈکٹر ہے اگر ایسی بات کی جس سے حد واجب ہوتی ہے جیسے زنا۔ سرقت۔ چوری) شراب خوری
وقذف (بے گناہ پر زنا کا الزام) تو اس سے مواخذہ نہیں کیا جائے گا سوائے قصاص مجرم
بالکے۔ یہ کافی میں ہے۔ ۳۴۲ ج ۲

عرض :- ہمیں یہ پرانا گلہ چلا آ رہا ہے کہ فقہ حنفی اپنے روشن مستقبل کی خاطر
نہ صرف شاہی درباروں کا طواف کرتی نظر آتی ہے بلکہ ان کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے
ان کے غیر شرعی جو پنجیوں اور فنکشنوں کو سند جواز مہیا کرتی ہے اگر کسی بزرگ کو ہمارے
اس معقول گلہ پر نگلے ہو تو وہ تقلید شخصی کی سینگ اتار کر مذکورہ بالا اقتباس کو دوبارہ پڑھنے
کی زحمت گوارا فرمائیں کہ کس قدر دلیری اور جرأت کے ساتھ مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں
کو چوری، شراب خوری، زنا اور زنا کی تہمت لگانے کی حدود سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اگر اس
قسم کی رعایتیں مسلمان حکمرانوں کو دے دی جائیں تو پھر خود ہی بتائیے کہ اس شاہ نوازی سے
مسلم معاشرہ میں کون سی گرہیں نہ پڑیں گی یا پھر اس اسلامی معاشرہ میں کون سی خیر و برکت
ہوگی۔ نیز کیا یہ مراعات سیاسی رشوت ہیں یا نہیں؟

۱۵۸۔ ولو شهد ثلاثة منهم على الزنا والواج قالوا بئهما

في لعاف واحد فانه لا يعقد المشهود عليه ويحد المشهود

الثلاثة حدا القذف والشاهد الرابع لا حد عليه ۱۵۲ ج ۲

پھر اگر زنا کے کیس میں تین گواہ یہ شہادت دیں کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے مجرم کو جرم کرتے دیکھا ہے اور جو تھا یہ گواہی دے کہ اس نے طرین کو بستر میں لطفوف دیکھا ہے تو حد کی سزا نافذ نہ ہوگی بلکہ اس کی بجائے پہلے تین گواہوں پر قذف کی سزا جو انہی کو ڈرے ہے جاری کی جائے گی۔ گویا اٹا پجور کو توال کو ڈرنے

۱۵۹۔ وان شہد وانہ زنی بامرأة لا یعرفونها لم یحد کذا فی المللیۃ ۲۱
اگر شاہد اس عورت کو نہیں پہچانتے جس کے ساتھ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو کسی پر حد کی سزا جاری نہ ہوگی۔

۱۶۰۔ فلو قال المشہود علیہ الصرۃ التی راٰ یتموها معی

لیت زوجتی ولا امتی لم یحد ایضاً ص ۵۲ ج ۲
اگر شاہد اس عورت کو نہیں پہچانتے تاہم زانی کہے کہ وہ عورت جس کو تم چاروں نے میرے ساتھ دیکھا ہے۔ وہ نہ تو میری بیوی ہے اور نہ لونڈی ہے تب بھی اس کو حد کی سزا نہ دی جائے گی۔

۱۶۱۔ اذ شہد اربعة علی رجل بالنونا واختلفوا فی الصرۃ الطونۃ

بھا او فی المکان^{۱۶۲} او فی الوقت^{۱۶۳} بطلت شہادتہم... کذا فی المسو ص ۵۳ ج ۲

جب چار عینی گواہ ایک مرد پر زنا کی گواہی دیں اور مزید عورت میں اختلاف کریں یا زنا کی جگہ میں اختلاف کریں یا وقت کی تعیین میں اختلاف کریں تو ان چاروں کی شہادت باطل ہوگی۔

۱۶۵۔ قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی الاصل اربعة شہدوا

علی رجل بالنوا شہد اثنتان انہ استکرھا و شہد اثنتان

انھا طا و عتہ قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ادراعتہم

الحدود جمیعاً یعنی الرجل والصراۃ والشہود ص ۵۳ ج ۲۔

اگر دو شاہد کسی عورت کے بارے میں یہ شہادت دیں کہ اس نے فلاں عورت پر مجرمانہ حملہ کیا مگر دوسرے یہ کہیں کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب عورت کی رضا منہی سے کیا ہے تو کسی حد کی سزا جاری نہ ہوگی۔

عرض: - مذکورہ بالا تفصیل کے علاوہ اس قسم کی اور بھی بہت سی چھوٹی موجود ہیں جنہیں اختصار کے پیش نظر قلم انداز کیا جاتا ہے دکھا صرف یہ ہے کہ زنا ایسے جیسا سوز جرم کا ترکیب عبرتناک منرا کا مستحق ہوتا ہے لیکن فتاویٰ عالمگیری کی نگاہ حیدہ جوں نے زانیوں کی جو صلہ افزائی کے لئے عقل عیار کے برتے پر اگر مگر اور چونکہ جنانکہ کا اتنا بڑا انبار لگا دیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کسی مینہ زانی پر حد جاری کرنے کا قیامت تک کبھی موقعہ ہی نہیں آسکتا۔ اور پھر مزید ستم یہ ہے کہ اگر کوئی زانی اپنے گناہ سے تائب ہو کر حد کے ساتھ پاک ہونے کا پاکیزہ جذبہ لے کر آئے گا تو فتاویٰ عالمگیری کے مطابق اسے اپنے اقرار و اعتراف سے منحرف ہو جانے کی ترغیب بھی دی جائے گی۔ بتلیے اس صورتحال میں زنا کی حد پھر ڈھوروں ڈنگروں پر جاری ہوگی جسے یا عقل و دین سے نہ کچھ کام انہوں نے کیا، دین برحق کو بدنام انہوں نے

شراب کی حد کا بیان ۱۵۹ عربی ج ۲

شراب کی بدبو چلی جائے حد کی چھوٹ | ۱۶۲:- ان اقرب بعد ذہاب ریجھالم

یحد عند ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ ۱۵۹ ج ۲۔
اگر اس نے بدبو جاتی رہنے کے بعد تدار کیا تو امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس کو حد نہ ماری جائے گی ض ۳۶ ج ۳

شرعی گواہی کے باوجود حد کی چھوٹ | ۱۶۷:- وکذا اذا شہدوا علیہ بعد ما ذہب و یجھا

والسکر لم یحد عندہما ایضا ۱۵۹

اور اسی طرح بدبو جاتی رہنے کے بعد اور نشہ زائل ہونے کے بعد اس پر گواہوں نے گواہی دی تو بھی سفینین (امام اعظم اور امام ابو یوسف) کے نزدیک اس کو حد نہ ماری جائے گی ض ۳۶ ج ۳

نشہ کی انوکھی تعریف، ۱۶۸:- اختلفوا في معرفة السكران قال ابو حنيفة رحمه الله من لا يعرف

الارض من السماء ولا الرجل من المرأة ص ۱۵۹ ج ۲۔

مست شراب کے پچانے میں اختلاف ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ نشہ شراب

کا مست وہ ہے کہ زمین کو آسمان سے نہ پہچانتا ہو اور مرد سے عورت کو نہ شناخت کرتا ہو ص ۱۵۹ ج ۲۔

وضاحت:- اس تعریف کے بعد لکھا ہے کہ امام حنیفہ کی اس تعریف پر فتویٰ

نہیں بلکہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔ فتویٰ صاحبین کے قول پر اور تقلید امام ابو حنیفہ کی فرض ہے

۱۶۹:- ولا یحد الا خرس سواء

شہد الشہود علیہ و اشار باشار

گوگنے شرابی کو حد کی چھوٹ

معہودۃ یکون ذالک اقوار منہ فی المعاملات ص ۱۵۹ ج ۲۔

اور خانیہ میں لکھا ہے کہ گوگنے کو بھی حد شراب خواری نہ ماری جائے گی۔ خواہ گواہوں

نے اس پر گواہی دی ہو یا اس نے خود ایسے اشارہ سے بتلایا کہ جو اس کی طرف سے معاملات

میں شمار کیا جاتا ہے ص ۳۶۱ ج ۳۔

۱۷۱:- وان قال ظننتہ نینذا قبل منہ

کذا فی البعر للعائق ص ۱۵۹ ج ۲۔

نبیند کہنے سے حد کی چھوٹ

اور اگر کہا کہ میں اس (شراب) کو نبیند سمجھتا تھا تو یہ قول اس کا قبول ہو گا ص ۳۶۱ ج ۳۔

۱۷۲:- النی من ماء العنب

اذ اغلا واشتد ولو یقذف

نشہ کے باوجود حد کی چھوٹ

بالرہد فتربذا انسان وسکر لا یحد فی قول ابی حنیفہ

وحکمہ حکم العصیر عند ص ۱۶۰ ج ۲۔

انگور کا آب خام اگر اس میں غلیان و اسنتھا اور ہو گا جہاں نہیں نکلی اور اس کو

کوئی پی گیا اور نشہ میں ہو گیا تو امام اہل علم کے نزدیک اس پر حد نہیں اور ان کے نزدیک

میں شہرہ انگور کے ہے ص ۳۶۲ ج ۳۔

شرابوں کا بیان

۴۹ ج ۵ عربیۃ . الباب الاول

۱۲ بارہ قسم کی شراب | شرابوں کے نام ۱۲ ہیں (ان میں سے) سات انور سے بنائی جاتی ہیں، یعنی خمر، باذنق، رطلہ، منسف، جہنوری اور میدی اور دو موز سے بنائی جاتی ہیں یعنی لیسع و نبید اور تین چھڑا سے بنتی ہیں، یعنی سکر، فصیح، اور نیند، فادوی، مالگیری، عزنی ۴۹ ج ۵ اور درود ۱۹ ج ۱ فائدہ :- بیخج نامی شراب کا دوسرا نام شراب ابایوسنی ہے اس وجہ سے کہ امام ابویوسفؒ اس کو اکثر استعمال کرتے تھے۔ ویسیمی ابایوسفی لان ابایوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کنیرا کان يستحصل هذا ۴۹ ج ۵

امام اعظم کے نزدیک شراب کی تعریف | الخمر وهو اسم للثی من ماء العنب

بعد ماغلا واشتد وقذف بالزبد وسكن عن الغلیان عند

الی حنیفة رحمہ اللہ ۴۹ ج ۵۔

اول خمر کی یہ ماہیت ہے کہ وہ آب انکور خام کہ جوش آنے اور اشتد اپیدا ہو کر بھگا اٹھنے اور پھر جوش کے بیٹھ جانے کے بعد خمر (شراب) کہلاتا ہے، یہ امام اعظم کے نزدیک ہے ۴۹ ج ۹۔ یعنی پکا ہوا شراب امام اعظم کے نزدیک شراب نہیں کہلاتا ہے

السکر وهو الثی من ماء الصراذ اغلا واشتد وعلیہ اکثر اهل اللغة ۴۹ ج ۵
یعنی خام آب تر جبکہ اس میں تخم واشتد آجائے تو وہ سکر ہے اسی پر اکثر اہل

لغت کا فتویٰ ہے

بالاتفاق صرف دو حرام | ۱۴۳ :- ولما ما هو جوام بالاجماع فهو الخمر والسکر من کل شراب ۴۹ ج ۵۔

اور جو بالا جماع حرام ہے وہ خمر و سکر ہے جس میں سے ہر ص ۱۹ ج ۹

وضاحت:- ہر قسم کی شراب بھرائے یا ایہا الذین آمنوا انصوا لہم
والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ ایتہ

حرام ہے اس لئے اس نص نطقی کے بعد کسی تفصیل کی مزید ضرورت باقی نہیں اس
لئے تفصیل نظر انداز کی جاتی ہے۔

۱۷۴:- ویباح تخلیلہا کذا فی شراب کما سرکہ بنانا جائز ہے

محیط السرخسی ص ۲ ج ۵

اور شراب حرام، کو سرکہ کو ڈالنا مباح ہے ص ۲ ج ۹ یعنی بالاتفاق حلال ہو جائے گی۔

بعض کے نزدیک پکی ہوئی شراب کھانے سے
۱۷۵:- ثم قیل لا یجوز فیہ مالو یسکران

الحد بالقلیل منخصوص بالخی و ہذا مطبوع ص ۲ ج ۵۔

پھر بعض (مفتیان احناف) نے فرمایا کہ پکی ہوئی شراب میں جب تک نشہ نہ آوے
تب تک حد نہ ماری جاوے گی اس واسطے کہ قلیل شراب سے حد واجب ہونا خاص
آب انگور کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ عام نہیں بلکہ پختہ ہو گئی ص ۲ ج ۹۔

۱۷۶:- وفی شرح الثانی لوصف الخمر فی الخمر یوکل سواد شراب پینے کا ایک بہانہ

کانت الخبۃ للخمر وللخل بعد ما صار حامضاً ص ۲ ج ۵۔

اور شرح ثانی میں ہے کہ اگر سرکہ شراب میں ڈال دیا گیا تو اس کا کھانا
ہے خواہ شراب غالب ہو یا سرکہ غالب ہو مگر اس میں ترشی لگتی ہو ص ۲ ج ۹

۱۷۷:- لہذا یجوز الذیق بالخمر وخبزہ لا یوکل ولو اکل لا یجوز شراب کھانے پر حد کی چھوٹ

اگر شراب سے آٹا گوندھا اور اس کی روٹی پکائی تو وہ نہ کھائی جائے گی اور
اگر کسی نے کھائی تو اس کو حد نہ ماری جائے گی ص ۲ ج ۹۔

شراب والا گوشت اور دودھ مکروہ نہیں | ۱۸۹ | لوسقی شامخرا لایکرو
لجھا ولجھا ۲۱ ج ۵

اگر کسی بکری کو شراب پلائی تو اس کا دودھ اور گوشت مکروہ نہیں ۲۱ ج ۹۔
عرضے :- کیوں جناب! بکری کا معدہ کیرا داس پروف ہوتا ہے؟

شراب کی تلچھٹ پر حد کی چھوٹ | ۱۸۰ :- ویکوہ شوبہ دردی
الخصر والانتفاع بہ ولو

شوبہ منہ ولم یسکر فلاحہ علیہ عندنا ۲۱ ج ۵۔
اور شراب کی تلچھٹ پینا اور اس سے استفادہ مکروہ ہے اگر اس کو پی لیا مگر نشہ
نہ چڑھا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ ۲۱ ج ۹ سے
سے پھٹی نہیں ہے کافر ہے منہ کو لگی ہوئی۔ لہذا پیو اور جان بناؤ

نشہ نہ آئے تو باذوق وغیرہ پر حد نہیں | ۱۸۵ تا ۱۸۱ :- لکن حوصہ ہذہ
الاشیۃ دون حوصۃ الخمر

حتی لا یجد شاربھا مالو یسکر۔ کذا فی المحیط ۲۱ ج ۵
لیکن ان شرابوں (یعنی باذوق، منصف، نقیع، موز و تمر، جو غیر مطبوخ ہو اور
سکر کی حرمت گھٹ کر ہے حتیٰ کہ ان شرابوں پینے کے کو جب تک اس کو نشہ نہ آوے
تب تک اس کو حد نہ ماری جاوے گی یہ محیط سرخسی میں ہے ۲۱ ج ۹
وضاحت :- ان شرابوں پر نہ صرف حد نہیں بلکہ اصحاب ظواہر ان پانچوں
شرابوں کے پینے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ قال اصحاب الظواہر یاند مباح شوبہ
۲۱ ج ۵ لہذا شوق فرمائیے اور گلگنائیے سے

صبح تو ہم سے گزرتی ہے شب دل آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے

۱۸۶ :- یجوز یبع الباذوق والمنصف
والسکر ونقیع الزنبیب... فی قول

ان کی بیع بھی جائز ہے

ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ خلافا لہما والفتویٰ علی قولہ فی البیع ۲ ج ۱
 باذن و منصف و سکر و نفع موزیک بیع جائز ہے اور بیع کی صورت میں امام اعظم
 رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ ہے۔ ۲ ج ۲۰۳ ج ۹

عرض ہے :- عجیب تھا بہت ہے شراب حرام بھی ہے اور تجارت بھی جائز ہے

شراب کے نو پیالوں پر حد نہیں ۱۸۴ :- اذا شرب تسعة اقداح
 من نبید القرفا وجرا العاشی

فسکر لم یحد لان السكر یضایف الی ما هو اقرب الیہ

کذا فی السواجیہ ۳ ج ۲۱۳ د الباب الثانی :-

اگر ایک شخص نے نو پیالے نبید تمر کے پئے پھر دسواں پیالہ اس کے منہ میں ڈالا
 گیا پس نشہ ہو گیا تو اس کو منہ ماری جائے گی اس واسطے کہ سکر اس کے اقرب کی
 طرف مضاف ہوتا ہے یہ مراجعہ میں ہے ۲ ج ۲۰۳ ج ۹ :-

گویا اے رحمت تمام میری ہر خطا معاف
 تیرے عفو کی امید پہ تھرا کے پی گیا

جو وغیرہ کی تھوڑی سی شراب جائز ہے ۱۹۱ تا ۱۸۸ :- واما الاثریۃ
 المتخذة من الشعیر

او الذرة او التفاح او العسل اذا اشتد و هو مطبوخ او غیر

مطبوخ فانه یجوز شوبہ دون السكر عند ابی حنیفہ

واجب یوسف رحمہما اللہ ۳ ج ۵ :-

اور جو شرابیں کہ جو و چینا و سیب شہد سے بنائی جاتی ہیں جبکہ ان میں اشتداد

آجوادے خواہ وہ مطبوخ ہو یا غیر مطبوخ رکھتی، تو ان کا پینا اس قدر کہ نشہ نہ آوے

تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے ۲ ج ۲۰۳ ج ۹ :-

عرض :- جناب اللہ پھر بچائے فخر ایشیا صاحب کا کیا گناہ تھا جس نے کہا تھا ہے

کیا جرم کیا ہم نے تھوڑی سی جو پی لی ہے :- ڈاکہ تو نہیں مارا چوری تو نہیں کی ہے

۱۹۲:- قال الفقيه ابو جعفر رحمه الله
نشہ آجاتے تب بھی حد نہیں

تعالیٰ لا یحد فیما کیس من اصل
الخمر وهو التمر والغبن كما لا یحد من اللبن ولبن الرماح وهکذا
ذکر شمس الاممۃ السرخسی رحمہ اللہ ج ۵

فقہ ابو جعفر نے فرمایا کہ جو چیز اصل خمر یعنی تمرو انگور سے نہیں ہے اس میں حد نہ ماری جائے
کی جیسا کہ بھنگ اور گدھیا کے دودھ سے نشہ ہو جانے میں حد نہیں ماری جاتی اور ایسا ہی شراب اللہ
سرخسی نے ذکر کیا ہے ج ۲ ص ۹

عوض :- ناظرین! ہم نے کمال صبر و ضبط کے ساتھ شراب کی روک تھام
کے سلسلے میں فتاویٰ عالمگیری سے منقولہ وارہ بطور نمونہ ملتے از فر و ارے آپ کے سامنے صرف
ستائیس فتاویٰ پیش کئے ہیں تاکہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ آپ خود فیصلہ کریں کہ یا لوگوں
کی فرمائش اور مطالبہ کے مطابق اس فتاویٰ کے نفاذ کے بعد ہمارا نظریاتی اسلامی ملک بنے
گیا یا شرابستان کھلائے گا۔

بادہ عصیاں سے تریز ہے دامن شیخ کا !!
پھوڑی کہتے ہیں کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

چوری کا بیان شرعی جلد ۲

اسلام کی نگاہوں میں چوری کس قدر ناقابل معافی جرم ہے اس کا اندازہ اس بات سے
بگڑی ہو سکتا ہے کہ انسانی ہاتھ کی قیمت پچاس اونٹ ہے مگر جیب کوئی چور اس قدر جھنگے ہاتھ
سے تین درہم کی مایت کی چوری کا مرتکب ہو جائے تو اسلام پوری بے نیازی کے ساتھ اس
کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیتا ہے مگر فتاویٰ عالمگیری نہ جانے کیوں چوروں کی کچھ اس طرح
وکالت کرتا ہے کہ حد کی سزا اگر کبھی ہو تو مشکل ہی نافذ کی جاسکتی ہے الایہ کہ چور خود ہی چوری
کا اقرار کرے تاہم اس کے اقرار پر بھی کچھ ایسی شرطیں عائد کر دی گئی ہیں کہ چوری کی حد کے
نفاذ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی اور اعتبار نہ ہو تو ملاحظہ فرمائیے :-

۱۹۲:- ولینعتب للامام ان یلقن حتی لا یقر بالسرقۃ

بجوری کے اقرار سے منحرف کرنا مستحب ہے

کذا فی الظہیرۃ ص ۲۱۵ ج ۲

اگر کوئی چور مجرم ہونے کا اقرار کرے تو مسلمان حاکم کے لئے مستحب ہے کہ وہ اسے ایسی ترغیب دے کہ وہ چوری کا اعتراف ہی نہ کرے۔

۱۹۲:- وینبغی ان یلقن لمفتی

الرجوع احتیالاً للذکر ص ۲۱۵ ج ۲

حاکم منحرف ہونے کا مشورہ دے

اگر کوئی چور چوری کا اقرار کرے تو مسلمان حاکم کا فرض ہوگا کہ وہ اسے اپنے اعتراف سے منحرف ہو جانے کی ترغیب دے تاکہ وہ حد کی سزا سے بچ جائے۔

۱۹۵:- واذا قر بالسرقۃ ثم

هرب لا یتبع ص ۲۱۵ ج ۲

اقرار کے بعد بھاگ جائے تعاقب ختم

اگر چور اعتراف جرم کے بعد عدالت یا حد کی جگہ سے بھاگ جائے تو اس کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔
مسئلہ:- عن عبد اللہ ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید السارق فی مجنۃ ثمنہ ثلاثۃ دراهم صحیح بخاری ص ۲۱۵ ج ۲
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ تین درہم کی ڈھال میں کاٹا تھا۔ مگر فنادی مالگیری میں ہے۔

۱۹۶:- اقل النصاب فی السرقۃ عشرة دراهم ص ۲۱۵ ج ۲

سرقہ (چوری) کا کم سے کم نصاب دس درہم ہے۔ ص ۲۱۵ ج ۲

۱۹۷:- امالو کابرة

نھار بان نقبل بیت

اگر چور لڑائی کر کے مال چھینے تو حد نہیں

علی سبیل الخفیۃ ودخل البیت ثم اخذ المال مکابرة و مغالبة لا یقطع کذا فی معیط السرخی ص ۲۱۵ ج ۲

نقب لکائی اور گھر میں داخل ہو گیا پھر مال کو مالک سے بطور مقابلہ و مغالبا لیا تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا یہ محیط سرخسی میں ہے ۳۵۳ ج ۲۔

۱۹۸:- فلو سوق نصاباً من
منازلین مختلفین فلا یقطع ۳۵۳ ج ۲

چنانچہ اگر دو منزل مختلف سے ملا کر ایک شخص نے بولا نصاب چریا یعنی مثلاً ہر ایک گھر سے پانچ پانچ درہم کھرے چرائے تو اس میں قطع نہیں (یعنی ہاتھ نہ کاٹا جائے گا) ۳۵۳ ج ۲

۱۹۹:- ولو كان
فيهم صغيرا ومجنونا

او معتوہ او ذورخ من المسروق منه لو يقطع احد ما ۳۵۱ ج ۲۔
اگر ان چندوں میں کوئی صغیر یا مجنون یا مستوہ یا جس کا مال چرایا ہے اس کا رشتہ دار ہو تو کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ یہ نہر الفائق میں ہے ۳۵۳ ج ۲۔

۲۰۳:- ولو اقرت مال سرقه
من هذا مائة درهم ثم

قال وهت انما سرقه من الآخر لا يقطع لو اقرت من هذا ۲۵ ج ۲۔
اگر چور نے اقرار کیا کہ میں اس سے سو درہم اس کے چرائے پھر کہا کہ مجھے وہم ہوا بلکہ میں نے فلاں شخص کے سو درہم چرائے ہیں تو ان دونوں میں سے کسی کے واسطے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ۳۱۹ ج ۲۔

۲۰۴:- في القذوي
اذا اقر بقرقة

فقال سرقه هذه اللداهم ولا ادري لمن هي او قال لا اعرف
صاحبها لو يقطع ۲۵ ج ۲۔

اگر کسی نے اقرار کیا کہ میں درہم چرائے ہیں اور یہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کس کے ہیں

اگر گھڑ دروازے سے لگے ہوں تو حد نہیں، ۲۰۵: وان كانت موكبة
 علی الباب لا یقطع فیها

اگر گھڑ دروازے کے ساتھ لگے ہوں تو ان کے سرفہ میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ۳۱۱
 وضاحت:- یعنی دروازے سے تختے اتار کر چوری لے جانے والے چور پر حد
 نہیں ہوگی۔ گو تختے ہزاروں روپوں کے ہوں۔ چھوٹ ہو تو ایسی ہو؟

۲۰۶:- ولا یقطع فی
 ہزار روپے کے غلاف پر چوری کی حد معاً
 سرقة المصحف

وان كان عليه حلیة تساوی الف درهم ۲۰۷

اور مصحف کے چرانے میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اگرچہ اس پر ہزار درہم کا حلیہ چڑھا ہو

۲۰۸:- اذا وقعت السرقة علی شیئین احدهما
 وما یجب القطع فیہ والاخر ما یجب فیہ

الاصلا ان ما هو المقصود بالسرقة اذا كان ما یجب فیہ القطع
 ویبلغ نصاباً یقطع بالاجماع وان كان ما هو المقصود بالسرقة مما لا یقطع
 فیہ لا یقطع وان كان معلومة بما یقطع فیہ ویبلغ نصاباً وهذا قول
 ابی حنیفة ومحمد رحمہما اللہ کذا فی المحیط ۲۰۹

اگر چوری ایسی دو چیزوں کی واقع ہوئی جن میں سے ایک ایسی ہے کہ اس کے چرانے سے
 ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور دوسری ایسی ہے کہ اس کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تو اصل یہ ہے کہ
 جو چیز مقصود ہزدی ہے اگر ایسی ہو کہ اس کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ نصاب کو
 پہنچی ہو تو بالاجماع ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر مقصود ہزدی دوسری چیز ہو کہ جس کے چرانے
 سے ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ایسی چیز بھی ہو
 جس کے سبب سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ پورے نصاب تک پہنچی ہو یہ انا اعظم
 اور انا محمد کا قول ہے ص ۲۰۹

۲۱۹:- ولومسوق انا، فضة قيمته مائة وفيه نبيذ او طعام لا يقبى
او لبن لا يقطع ۲۵۱ ج۔

اور اگر چاندی کا برتن چرایا جس کی قیمت سو روپے ہے اور اس میں نبيذ یا طعام ہے جو ہاتھی نہیں
رہ سکتا ہے یا دودھ ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ۲۵۲ ج۔ ۳

۲۱۲:- ولاقطع على سارق الصبي لحو
وان كان عليه حلية وهذا قولنا **بمردنی**
اور اگر طفل آزاد کو چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اگرچہ طفل مذکور پر زیور ہو اور یہ امام
اعظم اور امام محمد کا قول ہے ۲۵۳ ج۔ ۳

۲۱۳:- اما اذا يتكلم ويمشى فلا قطع على سارقه بالاجماع وان
كان عليه حلية كثرة ۲۵۴ ج۔

اگر بولتا دچلتا ہو تو بالاجماع اس کے چرانے والے پر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اگرچہ اس
پر کثرت سے زیور ہو ۲۵۴ ج۔ ۳

کتاب السیر

عقیدہ :- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا مباح الذم یعنی
گردن زدنی ہے یہاں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ ایک یہودن عورت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی تھی، ایک صحابی نے غیرت کھا کر گلا دبا کر اسے ہلاک کر دیا
جب آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا تھا۔ گرنافعی علیگری میں

۲۱۴ تا ۲۱۵ من امتنع عن اداء الجزية
او قتل مسلماً او ذنی بمسلة او قتل

النبي صلی اللہ علیہ وسلم لم يتخذ عهداً ۲۵۲ ج۔ ۲

اگر ذمیوں میں سے کسی نے اداء جزیرہ سے انکار کیا یا کسی مسلمان کو قتل کیا یا کسی مسلمان
عورت سے زنا کیا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگونی (گالی) سے یاد کیا تو ایسے ذمی کا عہد ذمہ

نہیں ٹوٹے گا ۲۵۶۶۔

عرض: رجب ٹوٹے گا؟ فتاویٰ عالمگیری کے مطابق اگر یہی مقام رسالت ہے تو توہین رسالت کیا ہوگی؟ یہ ہے فتاویٰ عالمگیری کی ہامیت جو شاتم رسول کو بھی تحفظ دے رہا ہے۔ بیل ہمہ تن خون شد گل شد ہمہ تن چاک لے دائے بہارے اگر ایں است بہارے

حضرت عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی گستاخی | ۲۸۔۔ ولو قال عمرو و عثمان علی رضی اللہ عنہم لویکو نواصحاً

لا یکھز ملا ۲۶ ج ۲ اگر کوئی شخص حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے تو اسے کافر نہ کہا جائے گا۔

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کتا ہے
کلمیم بو زرد لوق اویس و چاور زہرا۔

وقف کی بیع جائز | مسئلہ:- وقف کردہ چیز نہ واپس لی جاسکتی ہے اور نہ اسے بیچا جاسکتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سے روایت:- لا یباع اصلھا ولا یوہب ولا یورث رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن صحیحہ و اخرجہ البخاری و مسلم و ابوداؤد
النسائی و ابن ماجہ۔ تحفۃ الماھوذی ص ۲۹۶ دمہ ۲۵ ج ۲۔

کہ وقف کو نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اس میں وراثت ملتی ہے۔
مگر فتاویٰ میں ہے ۲۱۹:- فلا یكون لا زماوله ان یرجع ویبیع کذا فی المضمرات
ص ۳۵ ج ۲ کتاب الوقف الباب الاول فی تعریفہ۔

پس اس سے لازم نہ ہوگا کہ اس (وقف کردہ چیز) سے رجوع نہ کر سکے بلکہ وہ
کنندہ کو اختیار ہوگا کہ وقف سے رجوع کرے اور اس مال کو فروخت کرے پس نہ اس سے

مسئلہ: گھوڑا حلال جانور ہے اس کا خریدنا اور فروخت
کرنا بلا شہہ جائز ہے۔ الغیلة فی نواصیہا الخیر الی یوم

کتاب البیوع

۲۶۹ جمع بنوری ۱۴۱۹ھ

۲۳۰:- بیع فوس ماند لا یجوز اذا
 کان لا یکن اخذہ الا بحیلة کذا فی السنن
 باب فصل ۲۔ اگر کوئی ہو بہار گھوڑا ایسا ہدکتا ہو کہ ہر دوں جیلہ کے اس کو پکڑنا ممکن
 نہ ہو تو اس کی بیع ناجائز ہے ۲۵۱ ج ۲۔

۲۳۱:- بیع بیع الحیات اذا کان ینتفع
 بہا فی الادویۃ ۲۵۱ ج ۲۔

نوزل نامی کتاب میں لکھا ہے کہ سانپ اگر دو میں کام آدیں تو ان کی بیع جائز ہے ۲۵۱ ج ۲
 ۲۳۲:- مسئلہ: کتے کی بیع جائز نہیں۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب و مہرا البیعی
 و حلوان الکاھن صحیح بخاری ص صحیح مسلم مشکوٰۃ ۲۳۱
 حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے
 کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کابن کے معاوضہ (قبول کرنے سے) سے منع فرمایا ہے مگر قادی میں ہے

۲۳۳:- بیع الکلب الملعون عندنا جائز ۲۵۱ ج ۲۔
 سیکھتے ہوئے کتے کی بیع ہمارے نزدیک جائز ہے ۲۵۱ ج ۲

۲۳۴:- وکذا لیسع الثنور و سباع
 الوحش و الطیر جائز عندنا معلما کان

اولہ یکن کذا فی فتاویٰ قاضی خان ۱۱۴ ج ۳۔
 اسی طرح بلی اور وحشی درندہ جانوروں اور پرندوں شکاری کی بیع ہمارے نزدیک
 جائز ہے خواہ وہ سیکھے ہوئے ہوں یا نہ ہوں ۲۵۱ ج ۳۔

۲۳۵:- و فی بیع القردہ روایات
 عن ابی حنیفۃ رجمہ اللہ تعالیٰ و فی
 روایۃ یجوز وھی المختار ۱۱۴ ج ۳۔

بندر کے بیچنے میں امام غزالی سے درود ملتیں آتی ہیں ایک روایت میں ہے کہ

جائزہ اور ہی مختار ہے یہ محیط سرخسی میں ہے ص ۲۵ ج ۲۔

خنزیر کے سوا تمام درندوں کی بیع جائزہ | ۲۲۸:۔ یحوز بیع جمیع

الخنزیر هو المختار کذا فی جوہر الا خلاطی ص ۱۱۳ ج ۲۔

سوائے سور کے تمام حیوانات کی بیع جائزہ اور ہی مختار ہے ص ۲۵۲ ج ۲۔

شراب کی خرید و فروخت جائزہ ہے | ۲۲۹:۔ لو وکل المسلم ذمیا

لیع الخمر او شرابہ

جاز فی قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۱۱۵ ج ۳۔

اگر کسی مسلمان نے کسی ذمی کو شراب کے بیچنے یا خریدنے کے واسطے وکیل کیا تو امام عظیم

کے نزدیک جائز ہے ص ۲۵۲ ج ۳۔

۲۳۰:۔ فی فتاویٰ اہل سمرقند اذا

ذبح کلہ و باع لحمہ جائزہ ج ۳۔

کتے کا گوشت بیچنا جائزہ ہے

فتاویٰ اہل سمرقند میں لکھا ہے اگر کسی اپنا کتا ذبح کر کے اس کا گوشت فروخت

کیا تو جائز ہے ص ۲۵۳ ج ۳۔

۲۳۱:۔ یحوز بیع

لحوم الباع

خنزیر کے سوا تمام جنگلی درندوں کا گوشت

والحوم المذبوحة فی الروایة الصحیحة ص ۱۱۵ ج ۳۔

خنزیر کے سوا باقی درندوں (گیدڑ، بندر، لومڑ، بچھ وغیرہ) کا گوشت اور ذبح

کے ہوئے گدھوں کا گوشت فروخت کرنا صحیح روایت کے موافق جائز ہے ص ۲۵۳ ج ۳۔

قضاء کا بیان

مسئلہ:۔ جھوٹی گواہی پر قاضی کا فیصلہ باطن میں نافذ نہیں ہوتا چنانچہ صحیح بخاری

صحیح مسلم میں ہے:۔ من ام صلیمة ات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال انما ابشروا نكم تختصمون الي ولعل بعضكم ان يكون الحسن
 بحجباء من بعض فاقضى له على نحو ما اسمع منه فمن قضيت له
 بشئ من حق اخيه فلا يأخذنه فانما اقطع له قطعة من النار من سورة ۳۲۵
 حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک
 میں ایک انسان ہوں اور تم جب اپنے بھگڑے میرے پاس لاتے ہو تو یہ ممکن ہے کہ تم میں
 سے کوئی دوسرے کی بہ نسبت دلیل و حجت پیش کرنے میں چرب لسان ہو اور میں اس کی بات
 سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں یعنی دوسرے بھائی کے حق میں سے اس کے لئے کچھ دینے
 کا فیصلہ کر دوں تو وہ اپنے بھائی کے اس حق کو ہرگز قبول نہ کرے کیونکہ میں ایسی صورت میں
 دراصل اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوتا ہوں۔ مگر بقول فتاویٰ عالمگیری۔

۲۳۲ رجل ادعى على امرأة تنكاحا
 قاضى كافيصله باطن من ناذبے | وہی تجمہد واقام علیہا شہدی

زور وقضوا القاضى بالنكاح بينهما حل للرجل وطوها وحل
 للمرأة العتيق من عند ابى حنيفة وابى يوسف الاول من سنة ۳۵۰ ج ۲ ص ۱۴
 ایک شخص نے ایک عورت پر نکاح کا دعویٰ کیا اور عورت انکار کرتی ہے اور اس شخص نے
 دُجھوٹے گواہ پیش کئے اور قاضی (جج) نے فیصلہ کر دیا تو امام اعظم (دراہم) ابو یوسف کے
 پہلے قول کے موافق اس مرد کو اس (عورت) کے ساتھ وطی کرنا حلال اور عورت کو جائز ہے
 کہ اس کو اپنے اد پر قابو دے۔ ص ۱۳۸ ج ۵۔

۲۳۳ :- امرأة ادعت على زوجها
 جھوٹی شہادت پر طلاق | انه طلقها واقامت على ذلك

شہود زور وقضى القاضى بالفرقة بينهما وتزوجت بزوجه
 آخر لها نقضاً والعدة فعلى قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى
 وقول ابى يوسف الاول يجعل للزوج الاول وطوها ظاهرا و
 باطنا ويجعل للزوج الثانى وطوها ظاهرا وباطنا علمه بحقيقة

الحال ان الزوج الاول لم يطلقها بان كان الزوج الثاني احد
 الشاهدين اولم يعلم بحقيقة الحال بان كان الزوج الثاني اجنبيا
 ایک عورت نے اپنے شوہر پر تین طلاق کا دعویٰ کیا اور اس پر مجبوتے کو وہ قائم کے اور
 قاضی نے دونوں میں جدائی کا حکم دے دیا۔ پھر عدت گزارنے کے بعد اس عورت نے دوسرے
 شخص سے نکاح کیا تو امام ابو عینفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور پہلے قول امام ابو یوسف کے موافق پہلے
 شوہر کو اس کے ساتھ وطی کرنا ظاہر و باطناً حلال نہیں اور دوسرے شوہر کو ظاہر و باطن اس
 سے وطی کرنا حلال ہے خواہ اس کو یہ حال معلوم ہو کہ پہلے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی
 مثلاً دوسرا شوہر ان دونوں گواہوں میں سے ایک گواہ ہو یا اس کو یہ بات نہ معلوم ہو مثلاً یہ شوہر
 دوسرا یعنی فرض جو صفحہ ۲۹ ج ۵

عرض :- بتائیے قادیانی عالمگیری کے نفاذ کے بعد کوئی گھر آباد رکھے گا؟
 اور کیا کوئی خوبصورت عورت اپنی عصمت بچا سکے گی؟

کتاب الاضحیۃ

۲۳۶ :- فان اشترى شاة
 للاضحیۃ فهو سافر ذکر
 فی المنتقی لہ ان ینبغ ولا یضعی بہا و کذا روی عن محمد رحمۃ اللہ

تعالیٰ ان ینبغھا ۲۹ ج ۵ -

اگر قربانی کے واسطے بکری خریدی پھر سفر کیا تو منتقی میں مذکور ہے کہ اس کو اختیار ہے
 کہ یہ بکری فروخت کر دے قربانی نہ کرے اور ایسا ہی امام احمد سے مروی ہے کہ وہ اس کو
 فروخت کر دے ۵۱۸ ج ۸ -

۲۳۷ :- ولو اشترى بلحما حیو با جازضہ
 اگر اس (قربانی) کے گوشت کے عوض جو باناچ

خریدتا تو بابتز ہے ۵۱۸ ج ۸ -

۲۳۸:- ولو اشتري
قربانی کے گوشت کے عوض دوسرا گوشت

بلحمہ الحماجاز منہ ۵ ج ۵

اگر اس (قربانی) کے گوشت کے عوض گوشت خریدا تو جائز ہے منہ ۵ ج ۸

کتاب الذبائح

۲۳۹:- اکل ذوالنہور قبل ان یتفق
بھڑوں بچوں ناستہ

فیہ الحیاء لاباس بہ منہ ۲۹ ج ۵

دو ذنہور (یعنی بھڑے بچے) میں جب تک جان اس میں نہ ڈالی جاوے تب تک اس کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں منہ ۲۹ ج ۸

سبحان اللہ:- کیا کہنے کیسا زور مضم ناستہ ہے اور وہ بھی مفت اور مفت پر باید گفت

۲۴۰:- اما الخماش فقد ذکر فی بعض المواضع انه یوکل منہ ۲۹ ج ۵
چمکا دڑکی سخی

چمکا دڑکے حتیٰ میں بعض جگہ مذکور ہے کہ اس کا کھانا روکے منہ ۲۹ ج ۸

۲۴۱:- والیوم یوکل منہ ۲۹ ج ۵
اگر یوم (اٹو) کھانا جائز ہے منہ ۲۹ ج ۸

۲۴۲:- فان کان الغراب بیحیث یغلط فی اکل
گواکھائیں جائز ہے

ابی یوسف انه یکره وعن ابی حنیفہ رحمہ اللہ انه لاباس باکلہ

وهو الصیح علی قیاس اللاجلۃ منہ ۲۹ ج ۵

مگر گواکھانے کو منوط کرتا ہو کہ کبھی نجاست کھاتا ہو اور کبھی دانہ چنٹا ہو تو امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ وہ مکروہ ہے اور امام اعظم سے مروی ہے کہ اس کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں اور ربیع کے قیاس پر یہی صحیح ہے منہ ۲۹ ج ۸

فاصلہ: موفین کرام نے اپنے ان فتاویٰ پر خود کبھی عمل کیا تھا یا نہیں۔ اس کا صحیح علم تو بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کو ہے تاہم پاکستان کے اصلی حنفی علما کا ہے

گا ہے ان فتاویٰ کا سہارا لیکر کوؤں کے گوشت کا لطف اڑا لیتے ہیں نوائے وقت لاہور کے حوالہ سے ایک واقعہ بطور ثبوت پیش خدمت ہے پڑھئے اور داد دیجئے۔

مسلاں والی: (محمد اکبر نامہ نگار) یہاں متعدد حنفی علماء کرام نے کوتے کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے اور اپنے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے کوؤں کے گوشت سے اپنے کام و دھن کی تواضع بھی

کی یہ علماء کرام مدرسہ جامعہ صفحہ میں جمع تھے جن میں سرگودھا کے حکیم شریف الدین، قاری فتح محمد کراچی، دالے قاری محمد صدیق جھنگ والے اور حافظ محمد ادریس مسلاں والی شامل تھے

ان علماء کا متفقہ فیصلہ تھا کہ کوتے کا گوشت حلال ہے اور کوسے کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اپنے اس فتویٰ پر اس طرح عمل کیا کہ کوتے کے گوشت کی ایک دعوت

میں اس سے لطف اندوز ہوئے نوائے وقت لاہور صفحہ ۲ مجریہ، اگست ۱۹۶۶ء لہذا

سہ دب کے پھاہ تے رج کے کھا حنفیادیں دیا

اب بھڑوں کے بچوں کی چٹنی کے ساتھ اُوٹوں اور چپکا ڈروں کے گوشت کی دعوت کا اہتمام بھی خارج از امان نہیں کیا شہرت کے یہ حریص ہیں عزت سے نہیں کام بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

کتاب الکراہیۃ باب ۱۱

مری ہوئی مرغی کا انڈا | ۲۳۳:- البیضاء اذا خرجت من دجاجة
میتة اُکلت ۵۷۳۹

مری ہوئی مردار مرغی کے پیٹ سے اگر انڈا نکلا تو کھا یا جاسکتا ہے ۶۷۹

مردار بکری کا دودھ پینا جائز | ۲۳۴:- وكذا اللبن الخارج من
ضرع الشاة للمیتة كذا فی السوایجۃ ۱۲۱۱

اسی طرح اگر مردار بکری کے تنوں سے دودھ برآمد ہو تو پیا جاسکتا ہے یہ سراجریس

شراب و الاشور با کھانا جائز | ۲۳۵:- امرأة تطبخ اللحم فدخل
نوجا بفتح من الغمر فصب

فی القدر فصبت المرأة فی القدر خلا حتى صارت الصرقة

فی الحموضة كالخل لا بأس به ۵۷۳۹

ایک عورت ہانڈی پکاتی ہے کہ اتنے میں اس کا شوہر ہاتھ میں ایک شراب کا پیالہ لے آیا اور شراب کو ہانڈی میں ڈال دیا پھر عورت نے ہانڈی میں سرکہ ڈال دیا یہاں تک کہ شوہر نے سرکہ کی مانند کھٹائی ہو گئی تو اس کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں ہے ج ۹ ص ۶۷۔ کھائیں ضرور کھائیں۔
کیونکہ اسراف جائز نہیں ہے۔ یہ عقل جو مرد پروں کا کھیلتی ہے تنکار
شریک شورشس پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

علاج مُعالجہ باب مسئلہ ۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

گو علاج معالجہ کی اجازت دی ہے تاہم آپ نے حرام

چیزوں سے علاج منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابو داؤد اور ترمذی سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

لا تداووا بجمام رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ ص ۳۸۸ ج ۲ فصل ثانی،

www.KitaboSunnat.com کہ حرام چیزوں کے ساتھ علاج مت

عن ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللدواء

الخنثیہ۔ رواہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ حکوٰۃ ص ۳۸۸ فصل ثانی

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دواؤں سے

منع فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں علاج زیادہ سے زیادہ مستحب ہے فرض نہیں اور نہ کوئی علاج

یقینی شفا کا ضامن ہو سکتا ہے اب فتاویٰ عالمگیری کا لن ترانیاں ملاحظہ فرمادیں۔

۲۳۶:- اما عظم الکلب فیجوز التداوی

بہ لہکذا قال مشائخنا ص ۳۵۲ ج ۵

کتے کی ہڈی علاج جائز

کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے ایسا ہی ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے ج ۹ ص ۹۶

سور کے بال قابل استعمال میں ۲۳۷:- وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ
تعالیٰ ولا ینتفع من الخنزیر

بجلدہ ولا غیرہ الا الشعر لاسکافۃ.... وقول ابو حنیفہ

اظہر کذا فی المصیط ص ۳۵۲ ج ۵

ادام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ: سور کی کھان وغیرہ کسی چیز سے استغاثہ نہیں جائز ہے

لیکن سور کے بالوں سے موزہ دوز (موجی) کو انتفاع لینا جائز ہے ص ۹ ج ۹۔
 شراب سے علاج جائز ہے | ۲۴۸ :- ولوان مریضا اشار الیہ للطیب
 بشراب الخمر روی عن جماعة من

ائمة بلخ ینظرون کان یعلم یقینا انه یصح حل له التناول ص ۳۵۵ ج ۵
 اگر کسی مریض سے طبیعت شراب پینے کے علاج کو کہا تو ایک جماعت ائمہ بلخ سے مروی
 ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ دیکھے کہ اگر وہ یقیناً جانتا ہے کہ اچھا ہو جاوے گا تو اس کو شراب
 پنی لینا حلال ہو گا ص ۹ ج ۹۔

خون پشیا اور مردار سے علاج جائز ہے | ۲۵۱ :- یجوز للعلیل شرب
 الدم والبول واکل

المیتة للتداوی ص ۳۵۵ ج ۵۔

اگر بیمار کو کسی مسلمان طبیعت نے خبر دی کہ تیری سفار خون یا پشیا پینے یا مردار
 کھانے میں ہے اور اس نے مباح چیزوں میں سے اس کے قائم مقام کوئی چیز نہ پائی تو اس
 کو پینا کھانا جائز ہے ص ۹ ج ۹۔

عرضہ :- تو بیچارے مارجی ڈرہائی کا کیا گناہ ہے جو روزانہ اپنا پشیا پیتا ہے؟

الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح وقرآۃ القرآن ص ۳۱۵ ج ۵

حلوانی کی دکان پر نانی جی کی فاتحہ | ۲۵۲ :- لو اکل شیئا غصباً من
 انسان فقال الحمد لله قال

الشیخ (المام) اسماعیل الزاہدی لا ہاس بہ ص ۳۱۵ ج ۵۔

اگر کسی شخص نے غصب کی ہوئی چیز کھائی پس کہا الحمد للہ تو شیخ امام اسماعیل نے
 فرمایا کہ اس میں کچھ ڈر نہیں ص ۱۹ ج ۹۔

۲۵۳ حارس یقول لا الہ الا اللہ او یقول صلوا للہ

بغلاف العالم اذا قال في المجلس صلوا على النبي ﷺ ج ۵۔
 ایک چوکیدار لالا اللہ اللہ کہتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو
 گنہگار ہوگا کہ وہ اس کے دام لیتا ہے۔ بغلاف عالم کے اگر اس نے عبس میں کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اس کو ثواب ہوگا ص ۱۹ ج ۹۔

قرآن مجید کی تعظیم کے نمونے | ۲۵۶:- قراءۃ القرآن في الحمام على وجهين
 ان رفع صوته فيكوه وان لم يرفع لايكوه

وهو المختار ص ۳۱۳ ج ۵۔

حما میں ستران مجید پڑھنا دو طرح پر ہے اگر اس نے آواز سے پڑھا تو مکروہ ہے۔
 اور اگر آواز سے نہ پڑھا تو مکروہ نہیں اور یہی مختار ہے ص ۲۱ ج ۹۔

ٹٹی خانہ میں عرفا قرآن پڑھنا جائز | ۲۵۷:- لا يقرأ القرآن في
 المنجوع والمغتسل والعماء

الا حروفا ص ۳۱۶ ج ۵۔

بینانہ و غلخانہ و حمام میں ستران مجید نہ پڑھے لیکن اگر ایک ایک حرف توڑ کر
 پڑھے تو پڑھ سکتا ہے ص ۲۱ ج ۹۔

طواف میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے | ۲۵۸:- تكوه قراءۃ القرآن في الطواف
 كذا في الملتقط ص ۳۱۶ ج ۵۔

طواف کی حالت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے ص ۲۱ ج ۹۔ ہاں بالکل ٹھیک گزرتی خانہ میں جائز ہے؛
 من كان هذا القدر مبلغ علماء فليسترو بالجهت والكمات

جنسی دنگ کے طور فاتحہ پڑھ سکتا ہے: | ۲۵۹:- في العمود الجنب اذا قراء
 الفاتحة على سبيل الدعاء لا بائس به ص ۳۱۶ ج ۵۔

عیون میں ہے کہ اگر کسی جنسی نے بطور دنگ سورۃ فاتحہ پڑھی تو کچھ حرج نہیں ص ۲۱ ج ۹۔

کے ساتھ قرآن مجید لکھنا جائز ہے | ۲۶۰:- والذي رفع فلا يرقأومه

شیاء من القرآن قال ابو بکر الاسکافی يجوز ص ۲۵۶ ج ۵۔

اور جس شخص کی نکیر چھوٹی اور اس کا خون بند نہیں ہوتا پس چاہا کہ اس کے خون سے اس کی پیشانی پر کوئی آیت قرآنی لکھے تو شیخ ابو بکر اسکان نے فرمایا کہ جائز ہے ص ۹۹ ج ۹

۲۶۱:- وکذا لو کتب علی جلد

میتة اذا کان فیہ شفاء کذا فی

مردار کی کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے

خزانة المفتاحین ص ۳۵۶ ج ۵۔

اسی طرح اگر مردار کی کھال پر لکھے تو بھی ہی (جواز کا) حکم دیا بشرطیکہ اس میں شفاء ہو ص ۹۹ ج ۹
عرض:۔ شفا کا یقین کیونکر ہوگا؟

فائدہ ۵:- پیشاب کے ساتھ بھی قرآن لکھنا جائز ہے وبالجمود ایضاً ان علو

فیہ شفاء لا یاس بہ شامی ص ۱۰۱ ج ۱۔ مصحوبی طبع باب فی التداوی بالمحصر اور

فتاویٰ قاضی خان ص ۳۵ ج ۲۔ حاشیہ عالمگیری اور تیسری سطر

کتاب الجنایات دو سو باب قصاص کے بیان میں ص ۲ ج ۶

سہ :- مسلمان کو کافر کے قصاص میں قتل کرنا جائز نہیں، جیسا کہ حضرت علی سے مڑی ہے

لا یقتل مسلم بکافر صحیح بخاری باب لا یقتل المسلم بالکافر ص ۱۰۲ ج ۲۔

۲۶۲:- یقتل المسلم بالذمی ص ۲ ج ۶

مگر فتاویٰ میں | ذمی کے قصاص میں مسلمان قتل کیا جائے گا ص ۳۳ ج ۹۔

عرض:۔ کیا یہ حدیث کے انکار کے ساتھ ساتھ مسلمان کی توہین نہیں؟

۲۶۳:- ولو خنیف رجلاً لا یقتل ص ۶ ج ۶

گلابا کر مارنے والے پر قصاص نہیں | اگر کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تو قصاص

میں قتل نہ کیا جائے گا ص ۳۳ ج ۹۔

۲۶۴:- فان تاب من ذالک

ان تاب قبل ان یقع فی ید

گلابا گھونٹ کر مارنے والے کی توبہ قبول

الامام تقبل توبتہ، ص ۶ ج
 پھر اگر اس رگلا گھونٹ کر متعدد آدمیوں کو مارنے والے اس فعل (گلا گھونٹنے) سے
 توبہ کر لی۔ پس اگر امام کے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول کر جائے گی۔ ص ۶ ج ۹
عرض:۔ قتل حقوق العباد میں سے نہیں؟ جو توبہ قبول کی جا رہی ہے۔
 جو چاہے تیرا حق کر شہرہ ساز کرے۔

بھوکا مار دینے والے کو قصاص کی چھوٹ | ۲۴۵:- لو ان رجلاً اخذ رجلاً
 فقتلہ فجبسہ فی بیت

حتی مات جوعاً.... الفتویٰ علی قول ابی حنیفہ انہ لا شیخ علیہ ص ۶ ج
 اگر ایک شخص نے دوسرے کو بچھا کر بیڑیاں ڈال کر ایک کو ٹھٹھی میں قید کیا یہاں تک
 کہ وہ بھوک سے مر گیا (تو) امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قید کرنے والے پر کچھ نہ ہو گا اور
 اسی پر فتویٰ ہے ص ۶ ج ۲۴۹۔

درندے سے قتل کرنے والے پر قصاص نہیں | ۲۴۶:- وفي جنایات المنقی
 قال ابو یوسف رحمہ اللہ

قال ابو حنیفہ رحمہ اللہ فی رجل قعط رجلاً فطرحہ قدام
 سبع فقتلہ السبع لم یکن علی الذم فصل ذالک قود ولقدیة
 لکنہ یعز ویضوب ویحبس حتی یتوب ص ۶ ج۔

جنایات المنقی میں ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام اعظم فرماتے تھے کہ
 اگر ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک درندے کے آگے ڈال دیا اور درندہ
 نے اس کو ہلاک کیا تو ایسا کرنے والے پر قصاص اور دیت کچھ نہ ہوگی لیکن اس کو سزا دی جائے
 گی اور ماما اور قید کیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کرے ص ۶ ج ۲۴۹۔

عرض:۔ تو کیا وہ سنگدل فردا توبہ نہ کرے گا؟

دشمن کو مارنے کی ایک اور بتویز | ۲۴۷:- لو ان رجلاً دخل جلابی
 بیہ وادخل معہ سبعاً واطاق

عليهما الباب فاخذ الرجل السبع فقتله لم يقتل به ولا شئى عليه ۱۷۰
 اگر کسی شخص نے دوسرے کو ایک کوٹھڑی میں داخل کیا اور اس کے ساتھ ایک درندہ
 بنا نور بھی داخل کیا اور کوٹھڑی کا دروازہ بند کر دیا پھر درندہ نے اس آدمی کو مار ڈالا تو بند
 کرنے والا قصاص میں قتل نہ کیا بلکہ گا اور اس پر کچھ واجب نہ ہو گا ۳۲۹ ج ۹۔ گویا

خوردی قاتل خود ہی غیر خود ہی منصف ٹھہرے
 اقربا مرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

قصاص کی چھوٹ کے اور پانچ نمونے ۱۲ تا ۲۲۔ ولاید المرءة بید الرجل
 ولاید الرجل بید المرءة ولا تقطع

ید العر بید العبد ولاید العبد بید الحر ولاید العبد بید العبد
 ۱۷۰ ج ۲۔ الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس۔

نہ عورت کا ہاتھ بھونٹنے کے ہاتھ کے اور نہ مرد کا ہاتھ بھونٹنے کے ہاتھ کے اور
 نہ آزاد کا ہاتھ بھونٹنے کے ہاتھ کے اور نہ غلام کا ہاتھ بھونٹنے کے ہاتھ کے اور نہ
 غلام کا ہاتھ بھونٹنے کے ہاتھ کے قطع رکھنا) کیا جائے گا ۳۲۳ ج ۹۔

دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں ۲۴۳۔ ولاید قصاص فی العظم الا فی
 السن کذا فی الکافی ۱۷۰ ج ۶۔

ہڈی میں قصاص نہیں ہو تا سوائے دانتوں کے یہ کافی میں ہے ۳۲۵ ج ۹۔

زبان کاٹنے میں قصاص نہیں ۲۴۳۔ ولاید قصاص فی قطع اللسان
 عمدا سوا قطع البلغم او الکله وهو

المختار للفتویٰ ۱۷۰ ج ۶۔

زبان کاٹنے میں قصاص نہیں عمداً ہو یا نہ ہو خواہ کل کافی ہو یا تھوڑی اور یہی فتویٰ

کے واسطے مختار ہے ۳۲۵ ج ۹۔

عرضہ۔ قانون قصاص کے ان ۳ فتاویٰ کو بنگالہ اسمان و بنظر غائر

ایک بار پھر پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ ان میں کزور اور تاثرات مسلمانوں کی جانوں کی خطا

کاجذبہ نمایاں ہے یا ان کے قیمتی خون سے ہولی کھینے کے داؤ بیچ اور تھکنڈے جھمک رہے ہیں

خبر ناز تو تنہا نہ مرا کشتہ دہیں

بیلم اللہ کہ جہاں جملہ قتل است و قتل

نیز کیا ان کے نفاذ کے بعد ملک میں سلب و نہب قتل و غارت اور خونریزیوں پر

بہار نہ آجائے گی؟ آپ کی رائے گرامی خواہ کچھ بھی ہو تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ ان کے

نفاذ کے بعد ولو حکم فی القصاص حیوۃ یا ولی الالباب کے ساتھ نہ شرابیک سنگین

بذائق ہو گا بلکہ قتل و غارت اور خونریزیوں کو ایک طرح کا قانونی تحفظ بھی حاصل ہو جائے گا

قریب ہے یار در روز عشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر

جو چپ رہے گی زبان خبر لہو پیکارے گا آستیں کا

کتاب الحیل یعنی جیلوں کا بیان نہ ۳۹ ج ۶

سُورج سے پہلے سنتوں کا حیلہ | ۲۷۵:۔ الاحسن ان یشوع فی السنۃ ثم
یکبر مرۃ ثانیۃ للفریضۃ فیخرج

بہذا التکبیر عن السنۃ ویصیر شارعا فی الفریضۃ ولا یصیر مضدا

للمعمل بل یصیر مجا وزاعن عمل الی عمل کذا فی المھیط نہ ۳۹ ج ۶۔

احسن یہ ہے کہ سنت شروع کرے پھر دوبارہ فرض کے واسطے تکبیر کہے پس اس تکبیر

سے سنت سے خارج ہو کر فریضہ نماز کا شروع کرنے والا ہو جائے گا اور عمل نامہل کرنے

والا بھی نہ ہو گا بلکہ ایک عمل سے دوسرے عمل کی طرف بتجاوز کرنے والا ہو گا نہ ۳۹ ج ۶۔

وضاحت:۔ اگر کوئی نمازی فجر کی سنتیں پڑھے بغیر جماعت کے ساتھ فرض پڑھے

تو احناف کے مطابق اب وہ نمازی طلوع شمس سے پہلے فجر کی سنتیں نہیں پڑھ سکتا اگر پڑھے

گا تو متنی مذہب کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا لہذا حنفی مذہب کے پیچاؤ کے پیش نظر یہ

جہاں نہ گھڑا گیا ہے۔

زکوٰۃ سمجھنے کے چار حیلے | ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸ رجل لذماتاً درهم اراد ان للعلمة
الزکوٰۃ فالعائلة له في ذلك

ان يتصدق بدرهم قبل تمام الحول بيوم حتى يكون النصاب ناقصاً
آخر الحول او يهب ذلك الدرهم لابنه الصغير قبل تمام الحول
بيوم او يهب الدرهم كليهما لابنه الصغير او يصعف الدرهم
علي اولاده فلا تجب الزکوٰۃ ۲۷۹، ۲۸۰۔

ایک شخص کے پاس اس کی ملک کے دو سو درہم ایسے شرائط کے ساتھ موجود ہیں کہ
اس پر زکوٰۃ واجب لازم آتی ہے اور اس نے چاہا کہ مجھ پر زکوٰۃ لازم نہ آوے تو اس کا جیلہ یہ
ہے کہ سال پورا ہونے سے ایک روز پہلے ایک درہم صدقہ کر دے یا وہ درہم اپنے فرزندِ صغیر کو
ہب کر دے یا اپنے سب درہم اپنے فرزندِ صغیر کو ہب کر دے یا اپنے بعض درہم اپنی اولاد پر بھیجے
فائدہ ۵ :- دروغ برگردن را دی حجة الاسلام امام ابو حامد غزالی کے مطابق حضرت
ابو یوسف بذات خود ایسا کیا کرتے تھے۔ قدحکی ان ابا یوسف کان یهب مالاً لزوجته
في آخر الحول ويستوهب مالها فحكي لابي حنيفة فقال ذلك من فقهاء ائمة

المتقين بشرح اسرار احياء العلوم ص ۱۵۷ طبع بایروت

یعنی امام ابو یوسف زکوٰۃ سے بچنے کے لئے سال پورا ہونے سے تھوڑا پہلے اپنی ساری
دولت اپنی بیوی کو ہب کر دیتے تھے اور پھر بیوی پر سال پورا ہونے سے پہلے اپنے نام ہب کر دیا
لئے جب کسی نے ان کے اس جیلہ کی ان کے استخاف نام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے شکایت کی تو انہوں
نے فرمایا پھر کیا ہوا یہ تو ابو یوسف کی فقاہت کا کمال ہے ؟

عرض :- ان فقہی خود غرضیوں اور بخیلوں کے نفاذ کے بعد یہ وہ اور تہم بچے اس

فقاری کی غریب پر دروغا پر کیا ماتم نہ کریں گے ؟

کئے لاکھوں تم اس پیار میں ہی اپنے ہم پر ۔ خدا نخواستہ اگر ختم گئیں تو تو کب کرتے !

قلم شرم سے پانی پانی ہے اور ہم یہ سانچہ کیوں کھیں کہ بزمِ خوشیوں بارسا
پیمبر پر بہستان | اے اصف مے حیلہ سازی کی اجازت بھی حاصل کر رکھی ہے۔

”شیخ زین الملثہ والدین ابو بکر ناشادہی رحمہ اللہ سے حکایت کی گئی ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ عالم شافعی مذہب نے سید عالم فر آدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس شریف میں ۱۰۱۱ ابو یوسف پر طعن کیا کہ ابو یوسف نے حیدر اسقاط زکوٰۃ کو جائز رکھا ہے تو حضرت افضل البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ابو یوسف نے جائز رکھا وہ حق یا سداق ہے۔ ہلکذا ذکر القہستانی واللہ اعلم ص ۲۴ ج ۱۰ فتاویٰ ہندیہ :

عرض:۔ ایسے غیر متوازن فتاویٰ کے نفاذ کے نتیجے میں بادی صرع کے جو جھکے ہیں گئے مقام رسالت اور ناموس نبوت کی نازک مگر معصوم پٹھریاں آج مجلس کر نہ رہ جائیں گی ؟
مخلصانہ مشورہ :

گرنیں ہنے تجوئے حق کا تجھ میں فوق شوق
ہے نقطہ تزیید و سنت میں رحمت کا طریق

اتنی کہلا کے پھیر کو تو رسوا نہ کر
فتنہ و جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر

۲۸۰۔۔ رجل لم علی فقیر مال
واراد ان یتصدق بمالہ

زکوٰۃ کے ذریعے قرض کی وصولی کا جملہ

علی غریبہ و محتسب بہ عن زکوٰۃ مالہ و مشائخنا
المتقدمون یتعملون ہذا الحیلۃ مع غرما تمہ المفاہیس
و کافوالا یرون بہ ہائسا ط ۲۹۱

ایک شخص کا کچھ مال ایک فقیر پر آتا ہے پس قرض خواہ نے چاہا کہ جس قدر اس پر آتا ہے اسی قدر اپنے مال زکوٰۃ میں سے اس کو دیا تصور کر کے اپنی زکوٰۃ میں محسوب کرے یعنی تصور کرے کہ جو اس پر قرض ہے وہ میرے مال کی زکوٰۃ ہو گیا تو ہمارے اصحاب سے معروف ہے کہ زکوٰۃ مال عین کی دین سے ادا نہ ہوگی مگر اس کا حیلہ یہ ہے کہ قرض خواہ اس کو مال عین میں سے اسی قدر جس قدر اس پر آتا ہے بہ نیت اپنے مال کی زکوٰۃ کے لیے پھر قرض دار مذکور اس پر قبضہ کر کے پھر اس کو اس قرض کی ادائیگی میں جو اس پر آتا ہے اس قرض خواہ کو دیدے تو جائز ہے۔

عرض:۔ کیا یہ حیلہ حدیث فات العائد فی صدقۃ تہا کالعائد فی قینا

صحیح بخاری ص ۲۱ ج ۱ کا مصدر ہے

۲۸۱:- فی العیون ولوحف لا یصوم هذا الشهر یعنی سنہ رمضان بتلاہج تطہیقات

امریکہ فارادان لا یحنت فالحیلہ ان یسافر ویطرم ۶۳۹۲۔
یہ دن میں ہے ایک شخص نے تم کھانی اگر وہ اس رمضان میں رکھے تو اس کی جو دو تہیں ملتی ہیں پھر اس نے چاہا کہ تم میں حانت نہ ہو تو اس کا حیلہ یہ ہے اس ماہ میں (بلاوجہ) برا پر سفر کرے اور انظار کرے۔ ض ۲۳ ج ۱۰۔

عرض :- قرآن کی نص قطعی من شہد منکم الشهر فلیصمہ کہاں غمزد ہوگی؟
زمن بر صوفی و ملائکے کہ بیغام خدا گفتند مارا
دلے تا دیل شال در حیرت انداخت خدا و جبریل و مصطفیٰ را

۲۸۲:- رجل خطب امرأة الى نفسها
فاجابتها الى ذالك وكرهت ان

یصلہ بذالک اولیا وھا الخ ۳۹۵ ج ۶۔

ایک مرد نے ایک عورت سے درخواست کی کہ اس کے ساتھ نکاح کرے پس عورت نے اس کو منظور کیا لیکن عورت نے اس امر کو مکروہ جانا کہ یہ بات اس کے دل لوگوں کو معلوم ہو پس عورت مذکورہ نے اپنے نکاح کر دینے کا اختیار اس مرد مذکور کے ہاتھ میں دے دیا تو اس کا یہ نکاح جائز ہوگا ۳۹۵ ج ۱۰۔ زنا کا قانونی جواز ہو تو ایسا ہو۔ صد آفرین۔

غیر دل پہ کھل نہ جاتے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزہ غماز دیکھنا

۲۸۳:- وان كان الزوج كره
ان یصیھا عند الشہود

فالحیلة فی ذالک الخ ۳۹۵ ج ۶۔

اگر شوہر نے اس امر کو مکروہ جانا کہ گواہوں کے پاس (عورت) کا نام لے اس کا کیا حیلہ ہے؟ سو نام خصاف نے فرمایا کہ جب عورت نے اپنے نکاح کر دینے کا اختیار اس

مرد کو دے دیا اور دونوں نے باہم کسی قدر مہر بہرہ اتفاق کیا تو شوہر خود گواہوں کے حضور میں آ کر ان سے کہے کہ میں نے ایک عورت سے اپنے ساتھ نکاح کرنے کو کہا اور اس کو اس قدر مہر دیا۔ پس وہ اس امر سے راضی ہوئی اور اس نے اپنے اس کام کا اختیار مجھے دیا کہ میں اس سے نکاح کر لوں پس میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت سے جس نے اپنے نکاح کا اختیار اس قدر مہر رہے دیا ہے نکاح کیا ہے دونوں کے درمیان نکاح منعقد ہو جائے گا بشرطیکہ مرد مذکور اس کا کفو ہو ۴۳۵ ج ۱۰۔

عوض:۔ ہم زنا کی اس عریاں شکل پر تبصرہ کرنا وقت کا امراف خیال کرتے ہیں۔ تاہم یہ مندر پوچھتے ہیں کہ آیا زنا اور اغوا کی ایسی کوئی اور تجویز بھی ہو سکتی ہے جو اس سے زیادہ مہذب اور شریفانہ ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی بھی ہو۔

۲۸۲۔ رجل کتبت الی امراتہ کل امرأۃ لی غیری
طلاق میں جملہ | وغیر فلانۃ فہی طالق ثم محاذ کر فلانۃ وبعث
 بالکتاب الی امراتہ لا تطلق فلانۃ وھذہ حیلۃ جیدۃ ۴۹۵ ج ۶۔

ایک مرد نے اپنی بیور کو کھا کہ میری بیور جو روسوائے میرے اور سولے فلانۃ عورت کے مطلف ہے پھر فلانۃ عورت کا ذکر محو کیا اور خط کو اپنی بیور کے پاس روانہ کیا تو فلاں عورت مطلق نہ ہوگی اور یہ حیلہ جیدہ ہے ۴۳۶ ج ۱۰۔ سبحان اللہ! دریں چہرہ شک سے شیریں لبوں کی بات کہہ تم نہیں سباتے۔ ہر کلا گئے تو قسم کھر رلا دیا!

۲۸۵۔ ان تقول المرأة للمحلل زوجت
دوسرے خاوند سے طلاق کا جملہ | نفسی منک الخ ۳۹۶ ج ۶۔

مطلقہ ثلاثہ مرد حلالہ کرنے والے سے کہے کہ میں نے اپنے تئیں تیرے نکاح میں اس شرط سے دیا کہ میری طلاق کا اختیار میرے ہاتھ میں ہے جب چاہوں گی اپنے آپ کو طلاق دے دوں گی پھر وہ اس کو قبول کرے تو عورت مذکورہ کو اختیار طلاق حاصل ہو جائے گا جب چاہے گی اپنے آپ کو طلاق دے دے گی ۴۳۳ ج ۱۰۔

عرض:۔ اگر یہ حیلہ جائز ہے تو پھر متعدد کیوں جائز نہیں؟

قسم میں جیلہ | ۲۸۶۔۔ رجل حلف ان لا يتزوج بالكوفة فالحيلة فوالله
ان يخرج الزوج وولى الصراة الخ ۳۹۷ ج ۵۔

ایک مرد نے قسم کھائی کہ کوفہ میں تزوج (نکاح) نہ کرے گا تو اس کا جیلہ یہ ہے کہ مرد مذکور اور ورت کا ولی دونوں کوفہ سے باہر جا کر عقد نکاح قرار دیں اور ایجاب و قبول مع گواہوں کے پورا ہو جاوے پس وہ مرد اپنی قسم میں حانت نہ ہو گا۔ رض ۲۴ ج ۱۰

مزارعت میں جیلہ | ۲۸۷۔۔ المزارعة فاسدة عند ابى حنيفة رحمه الله تعالى
خلافا لهما قال الخصاص رحمه الله حيلة فى

ذالك حتى تجوز على قولنا لكل الخ ۲۳ ج ۵۔

واضح ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مزارعت فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور امام خصاف نے فرمایا کہ سب اماموں کے نزدیک جائز ہونے کا جیلہ یہ ہے کہ کاشت کار زمین لا عقد مزارعت قرار دینے کے بعد ایسے قاضی کے پاس جو مزارعت کو جائز جانتا ہے۔ مقدمہ دائر کریں پس جب وہ اس کے جواز کا حکم قضا دے گا تو بالاتفاق سب کے نزدیک جائز ہو جائے گا۔
عرضہ :- حدیث خیبر مزارعت کے جواز کے لئے کیا کافی نہ تھی؟ قاضی کا حکم رسول کی احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے؟ حدیث رسول سے آخر اتنی دشمنی کیوں؟

سدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
ہر اک رائے قرآن کا انعم البدل ہے فتاویٰ پہ بالکل مدار عمل ہے
کتاب اور سنت کلمہ نام باقی! خدا اور نبی سے نہیں کام بانی!

ضمیمہ!

بیہوی کے منہ میں آلہ تناسل | ۲۸۸۔۔ فى النوازل اذا دخل الرجل
ذكرة فى فواصراته الخ ۳۵ ج ۵

اگر آدمی اپنا آلہ تناسل بیہوی کے منہ میں داخل کرے تو بعض حنفیوں کے نزدیک مکروہ بیہوی نہیں

عدالت بھاگنے والے چور پر حد نہیں | ۱۳۸۹۔ اذا اقربا لسرقۃ شح
هكذا يتبع من ۱۳۸۹ ج ۲

اگر چور اعتراف جرم کے بعد عدالت یا سزا کی جگہ سے فرار ہو جا تو اس کا تاقب نہیں کیا جائے گا۔

دودھ، گوشت اور تازے فروٹ کے چور پر حد نہیں | ۲۹۰۔ ولا یقطع فیما
۲۹۱۔ ۲۹۲۔ یتما ع الیہ

الفساد كاللبن واللحم والفواكه من ۱۳۸۶ ج ۲۔

جو چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت اور تازے فروٹ کے چور پر حد نہیں

کے کتابوں چور پر حد نہیں | ۲۹۳۔ وكذا لا قطع فی كتب الفقه والنحو واللغة من ۱۳۸۶ ج ۲۔
فقہی نحوی اور لغوی کتابوں کے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مال غنیمت کی چوری پر حد کی چھوٹ | ۲۹۴۔ لا قطع علی من سرق من الغنائم من ۱۳۸۶ ج ۲۔
مال غنیمت لے اڑنے والے پر حد نہیں۔

سرکاری خزانہ سے چوری پر حد کی چھوٹ | ۲۹۵۔ ولا علی من سرق
من بیت مال المسلمین

حد کان او عبدا من ۱۳۸۶ ج ۲

مسلمانوں کے بیت المال سے مال چرانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا پھر خواہ

آزاد یا غلام ہو

کفن چور کو حد کی چھوٹ | ۲۹۶۔ ولا قطع علی النیاش عند الجنیفۃ
ومحمد رحمہما اللہ من ۱۳۸۶ ج ۲۔

امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

چور کی ایسے طریقے جن پر حد نہیں | ۲۹۷۔ ولو وی الی صاحب لہ
خارج العوز فاخذ المرء الیہ

فلا قطع علی واحد منهما من ۱۳۸۶ ج ۲۔

اگر کوئی چور کسی کے مکان میں گھس کر سامان باہر پھینکا شروع کرے اور دوسرا چور

مکان سے باہر کھڑا اس سامان کو پھرنے تو حتمی نقطہ نگاہ سے یہ چوری نہ ہوگی اس لئے دونوں چیزوں کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۲۹۸:- ساری دخل مع حصار منزل لا فجمع الثياب وحملها شو
خروج من المنزل وذهب الى منزله فخرج الحصار بعد ذلك
وجاء الى منزله لويقطع منها ج ۲

اگر ایک چور اپنے گدھے سمیت کسی مکان میں جاگسے اور کپڑے لٹکے کر کے گدھے پر لادے اور اس مکان سے نکل کر ایسا گھر چلا جائے اور اس اثناء میں کپڑوں سے لادہ ہوا گدھا بھی پہنچ جائے تو ایسے چور کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا۔

۲۹۹:- وان نقتب البيت وادخل يد ذقيه فاخذ شيئا لويقطع
وهذا عند ابى حنيفة ومحمد رحمهما الله ص ۲۵۱

اگر ایک چور کسی مکان کو نقتب لگاتا ہے اور مکان میں داخل ہوئے بغیر ہاتھ کے ساتھ کوئی چیز لے اڑتا ہے تو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۳۰۰:- في المنتقى الحسن عن ابى
دن كوتالا توڑنے والے ڈاکو پر حد نہیں | حنیفہ رحمہ اللہ قال ف

الفتاشى اذا فشق ثمارا ولبس في البيت ولا في الدار احد
واخذ المتاع لا يقطع ص ۲۵۱

منتقى حسن میں امام ابو حنیفہ سے مروی ہے اگر کوئی شخص دن کے وقت کسی کے مکان میں داخل ہو اور کسی تدبیر سے بغیر کبھی کے تالا توڑے اور مکان میں کوئی نہ ہو اور وہ سامان چرائے تو اس کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

بحمد الله وحسن توفيقه تصر ما اردنا ايراد في هذا الرسالة
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام الاتان
الامكلا ن على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه الطيبين الطاهرين
وابتاعه اجمعين المبر اغفر لولده ووالديه واخوانه وانجوته
ولا سائتته آمين يا رب العالمين ؎

تقریب جناب والد بزرگوار شیخ محمد حسین دامت برکاتہما

جب تیس/۳۰ برس کی طویل انتظار کے بعد صدر پاکستان جنرل ضیا دہکتے نے ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کے لیے علماء کرام سے تعاون طلب کیا تو علماء اہل حدیث نے کہا کہ چونکہ ملک میں مختلف مکاتب فکر آباد ہیں۔ لہذا ملک کا مفاد اسی میں ہے کہ یہاں بلا کسی تاخیر کے خالص کتاب و سنت پر مبنی قانون نافذ کر دینا چاہیے۔ تاکہ کسی بھی مکتب فکر کو اعتراض کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ علماء احناف اس صائب اور معقول مشورہ کی صدق دل سے حمایت کرتے مگر افسوس! کہ انہوں نے اپنے روایتی جمود اور تقلیدی مذہب کی حفاظت میں خالص کتاب و سنت سے اعراض کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ کا مطالبہ داغ دیا لیکن انہیں جب یہ مطالبہ پورا ہوتا نظر نہ آیا تو عوام اور حکومت کو شیشہ میں اتارنے کیلئے کہنا شروع کر دیا کہ فتاویٰ عالمگیری کا ہر ایک فتویٰ کتاب و سنت ہی سے ماخوذ ہے جبکہ واقفان حال جہلنتے ہیں کہ اس کتاب کے سینکڑوں فتاویٰ نہ صرف کتاب و سنت بلکہ نصوص صحیحہ صحیحہ کے سراسر خلاف ہیں بلکہ اس کتاب کی بہت سی تعلیم جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی بھی کرتی ہے۔

اس لیے عوام اور حکومت کو اس کتاب کی غلط اور خطرناک تعلیم سے بروقت آگاہ کرنا انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔ چنانچہ پیش نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے فاضل مؤلف (حفظہ اللہ) نے احناف کے مذکورہ بالا دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے ایسے تین صد فتاویٰ نقل کر دیئے ہیں جو کتاب و سنت کے خلاف ہونے کے علاوہ رد منک بھی ہیں اور اتمام حجت کے لیے تمام فتوے اصل عربی کتاب طبع طوعی روڈ کوئٹہ سے صحیح حوالہ جات کے ساتھ درج کر کے ان کا ترجمہ بھی مروجہ فتاویٰ عالمگیر اردو طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور سے مفصل اور صحیح حوالہ کیساتھ نقل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔

محمد حسین عینی عنہ عن والدیر چک نمبر ۵۳۱ گ پ
فیصل آباد ۵ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

تبصرہ جناب بشیر احمد انصاری مدیر

ہفت روزہ الاسلام لاہور

اگر اس (مقتدی) نے امام کی نماز میں شروع کرنے کی نیت کی اور امام نے ابھی تک نماز شروع نہیں کی اور وہ اس بات کو جانتا ہے تو جب امام نماز شروع کرے گا۔ تب اس (مقتدی) کی وہی نماز شروع ہو جاوے گی۔ ص ۱۹

یہ اقتباس ہم نے مولانا محمد عبید اللہ صاحب عقیف جو ہماری جماعت کے معروف اہل قلم، محقق اور معلم ہیں۔ کی کتاب "فتاویٰ عالمگیری پر ایک نظر" سے لیا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے بڑے محققانہ انداز میں فتاویٰ عالمگیری کا پوسٹ مارٹم کیا ہے اور ان لوگوں کے دعوے کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری ہماری فقہ کی مستند کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا ہر فتویٰ قرآن و حدیث کا عطر اور جوہر ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس غلط فتویٰ کی تائید میں کتاب و سنت سے کوئی دلیل لائیں۔ حاتوا بر حانکم ان کنتم صدقین۔

یہ تو ہم نے نمونہ کے طور پر ایک فتویٰ قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ فاضل مصنف نے پوری کتاب میں ایسے فتوے اکٹھے کر دیئے ہیں جن کا کتاب و سنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے اس لیے ہمارا موقف یہ ہے کہ فتاویٰ عالمگیری اسلامی نظام کی اساس نہیں بن سکتا۔ صرف کتاب و سنت کی بنیاد پر ہی اسلامی نظام مرتب ہو سکتا ہے۔ ہم قارئین سے گزارش کریں گے کہ مکتبہ تنظیم اہل حدیث نزد چوک وال گراں لاہور سے یہ کتاب طلب کر کے ضرور مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ فتاویٰ عالمگیری میں کیسی کیسی خرافات موجود ہیں۔ اس کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔ ویسے بڑے خوب صورت انداز میں شائع کی گئی ہے اور فاضل مصنف کی کوشش قابلِ داد ہے۔

جلد : ۵ شماره = ۱۳

الاسلام :- مجریہ ۵ رجب ۱۳۹۹ھ یکم جون ۱۹۷۹ء

تقریظ مناظر اسلام حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی حفظہ اللہ

جب صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی دستور کے نفاذ کا عزم کیا تو علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ اسلامی دستور کا مکمل خاکہ اور نصاب پیش فرمائیں۔ علماء اہل حدیث نے صدر صاحب کے مبارک عزم کا خیر مقدم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرور کائنات علیہ السلام کی معرفت جو ضابطہ حیات اور دستور زندگی امت کو عطا فرمایا گیا ہے وہ صرف کتاب و سنت ہے۔ اس کے سوا کسی اور چیز کو اسلامی دستور تصور کرنا خطرناک غلطی ہے۔ علماء احناف کی طرف سے مطالبہ ہوا اور ہو رہا ہے کہ ملک میں فقہ حنفیہ کو بطور اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں نتاویٰ عالمگیری کا نام خاص طور پر پیش کیا گیا۔

بنابریں عوام الناس کی اطلاع کے لئے فتاویٰ عالمگیری میں فقہ کے پردہ میں مخفی خرافات کے چہرہ سے نقاب الٹا نہایت ضروری ہو گیا تھا۔

چنانچہ جماعت اہل حدیث کے مقتدر اور جید عالم دین مفتی محمد عبداللہ خان عقیف (جزاۃ اللہ الخیر) نے "فتاویٰ عالمگیری پر ایک نظر" کے نام سے مختصر مگر جامع کتاب لکھ کر ایک طرف حکومت اور اسلامیان پاکستان کی راہنمائی فرمائی کہ اس کتاب کی تعلیمات کو پاکستان میں اسلامی دستور کے نام سے نافذ کرنے کا مطالبہ کرنا ملک و ملت پر ظلم عظیم ہے۔ اور دوسری طرف حضرت مولانا نے فتاویٰ عالمگیری سے سینکڑوں غلط فتوے پیش کر کے علماء احناف سے انصاف کی اپیل کی ہے کہ وہ تقلیدی ذہن سے الگ ہو کر خود انصاف فرمائیں کہ اس قسم کی غیر معقول اور شرمنگ تعلیم ملک میں بطور قانون کیسے نافذ ہو سکتی ہے؟

حضرت مولانا کی اس کتاب میں خاص خوبی یہ ہے کہ ہر ایک حوالہ پوری تحقیق و دیانتداری کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور مزید کمال یہ کہ اصل عبارت اور اس کا ترجمہ دونوں علماء احناف کی زبان سے نقل کئے گئے ہیں۔ "یہ کتاب ایک علمی تحفہ ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین (حافظ عبدالقادر روپڑی جامع القدس)

لاہور، ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

علامہ عزیزی زبیری حفظہ اللہ شارح صحیح البخاری و مدیر ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

مسلمانانِ عالم کی انفرادی اور جماعتی زندگی کے مسائل کا ماخذ اور مرجع صرف کتاب و سنت ہیں۔ چنانچہ اسلاف نے بھی ہمیشہ انہی پاک قواعد کی روشنی میں پیش آمدہ متنوع مسائل اور بزعمون حوادث کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوششیں کی تھیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد دنیا نے ترقی کی خاطر اسلامی فتوحات کے ابدع عہدوں سے اختلاط کے نتیجے میں جو صورت حال پیدا ہوئی اس سے اجتہاد کی ضرورت نے جنم لیا۔ اور بزرگانِ دین نے اسکے ذریعہ مددے ہوئے حالات میں خلقِ خدا کی بڑی خدمت انجام دی جسبِ حال قرآن و سنت کی مشعلیں روشن کیں تاکہ عوام کتاب و سنت کے بجائے کسی دوسری طرف رخ نہ کرنے پائیں۔

ان کوششوں کے دوران اکابر امت نے جتنی اور جیسی کچھ رہنمائی مہیا کی۔ عوام اس رہنمائی کی طرف توجہ دینے کی بجائے اپنی اکابر امت کے گرد ہالہ بنا کر بیٹھ گئے۔ اور اس سلسلہ میں جتنی شخصیتیں ابھریں۔ اتنے ہی حلقے بن گئے۔ ان حالات میں ہر طبقہ کے حلقہ بگوشوں نے ان دلائل کو گول کرنا شروع کر دیا جو ان کے مقتدی اور امام کے شرف سے کسی طرح متصادم تھے۔ بلکہ بعض حضرات تو اس جذبہ میں بھی مبتلا ہو گئے کہ اپنے امام اور پیشوا کے محلِ نظر موقف کی وکالت بھی ضروری کی جائے جیسا کہ امام طحطاوی کی تفریح ممان الآثار اور اعلیٰ تارخی حنفی کی قرأت اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔ انیسویں صدی کا ایسا نہ ہوتا۔

اس کے علاوہ ہر طبقہ اور مکتب فکر کے بزرگوں نے فکرو رائے کے اتنے انبار لگا دیئے کہ ان سے اقرب الی الحق بات کا انتخاب بالخصوص ایسے لوگوں کے لئے دشوار ہو گیا جن کو فضیلِ نصرو مات و مقدمات کے فرائض انجام دینا تھے۔ چنانچہ اس دشواری کا سب سے پہلے جس شخص نے احساس کیا وہ امام ابن القفیع متوفی ۱۲۱۲ھ تھے۔ اس نے خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کو ایک خط کے ذریعہ اس طرف توجہ دلائی جو راجہ سرکارِ دولت مدد کی سرکاری غور کی طوفانی کی نذر ہو گیا۔ **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ**،

مسلم ہندوستان میں بھی اس مشکل کو حل کرنے کے لئے کوششیں کی گئیں۔ چنانچہ فتاویٰ مالکیری کی تالیف بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی تھی لیکن اس میں یہ کمزوری تا آخر رہی کہ اس کے لئے جن مفتی بہ مسائل کا انتخاب کیا گیا۔ وہ کتاب و سنت پر مبنی

دلائل کی بنا پر نہیں کیا گیا تھا بلکہ محض مکتب فکر کے اندر خانہ راج اور مرجوح کا بزم مفروضہ قائم کیا گیا تھا یہ سب اسی کا نتیجہ تھا۔

آجکل اسی فتاویٰ کو مملکت پاکستان کا اساسی دستور بنانے کے لئے دوڑ دھوڑی جا رہی ہے۔ اس کے لئے منجملہ دلائل ایک دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ چونکہ ہمارا یہ ملک جمہوری ملک ہے۔ اور اس کے باشندوں کی اکثریت محفی ہے اس لئے یہاں اکثریت کی فقہ نافذ ہونی چاہیے۔ ہمارے نزدیک یہ فلسفہ ہی غلط ہے کیونکہ جمہوری انداز مسائل میں نہیں چلنا اور نہ امر اربعہ کی اکثریت فقہ محفی کے مخالف ہے علاوہ ازیں قرار داد مقاصد، نظریہ پاکستان، نمائندگان قوم اور حکم ازل کے حذف نامے سب اس فلسفہ کی نفی کرتے ہیں اس لئے ہم فقہ محفی کے سہی خواہوں کو خدا کا واسطہ دے کر بہ اسرار درخواست کریں گے کہ اپنی مملکت کو قرآن پاک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سایہ سے دور نہ لے جلیتے۔ ورنہ یہ بہت بڑی بدنسیب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ کی صورت میں کوئی حکومت کا تیم ہوگا اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔

حضرت مولانا منہتی محمد عبید اللہ خاں عقیف مددس دارالحدیث چینیانوالی اپنی اس حقیقی اور تنقیدی کتاب میں اپنا فاضلانہ جائزہ پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کتاب سنت کا نعم البدل ہرگز نہیں۔ اگر اسے پاکستان میں نافذ کر دیا گیا تو پاکستان شریعت بن کر رہ جائے گا۔ ہمارے فاضل دوست اور مفتی جماعت جناب عقیف مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی علم کے ساتھ باریک بین نگاہ اور حجت نشانہ زدق بھی عطا فرمایا ہے۔ مؤلف نے یہ مقالہ پیش کر کے ان لوگوں کی پیشکش فہمی دور کر دی ہے جو اس کتاب کو قرآن و سنت کا جوہر کہہ رہے ہیں۔ اور جو شخص اس کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرے گا تو انشاء اللہ اس کا دل یہ گواہی ضرور دے گا کہ فتاویٰ عالمگیری قرآن حکیم اور حدیث پاک کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اور بلکہ بیاختہ اس کی زبان سے نکلا گیا۔ قال استبدلوا لہم الذی ہو لکم فی ہا الذی ہو خیر عزیز مرید سی ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء

المجديث کے امتیازی مسائل

تصنيف

حضرت العلامة حافظ عبد الله محدث روپري

اس کتاب میں مولانا انشرف علی تھانوی کے رسالہ

www.KitaboSunnat.com

الاقتصاد في التقلية والاجتهاد کامل جواب ہونیکے علاوہ مندرجہ

ذیل مسائل کی پوری تحقیق ہے، مسئلہ تقلیہ شخصی۔ ظہر کا وقت

ایک مثل تک۔ وضو کے بعد شرمگاہ کو باتھ لگانے یا عورت

کو شہوت کے ساتھ چھونے سے وضو کا ٹوٹنا۔ چوتھائی۔

کا مسح۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ فاتحہ خلف الامام

رفع یرین۔ اسپن بالجہر۔ قعدہ اخیر میں چوتروں پر بیٹھنا، جاہ۔

استراحت۔ سنت فجر کا نماز فجر کے بعد پڑھنا۔ رکعات وتر

کی تعداد اور ان کے پڑھنے کی کیفیت۔ مسئلہ تراویح۔

فجر کی نماز میں دعائوت، حنفیہ کی نماز۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ عزیزیہ جامع مسجد قدس رحمن گلی نمبر ۱۰۱ اولڈ لالہ پور

ہماری مطبوعات

تصانیف محدث روپڑیؒ

- فتاویٰ اہل حدیث کمال دوحین
- اہل حدیث کے امتیازی مسائل -
- تعلیم الصلوٰۃ کمال دوحین -
- تعلیم علمائے دیوبند
- قرآن مجید کی پیدائش
- رد بدعات ○ وسید بزرگان -
- زیارت قبر نبویؐ -
- عرس اور گیارہویں
- شریک دم جہازہ ○ بیج مستون
- حکومت اور علمائے ربانی -
- لڑکی شادی کیوں کرتی ہے ؟
- انسانی زندگی کا مقصد

دیگر تصانیف

- حدیث نواز
- اصل حقیقی نماز
- داستان حنیفہ
- مقدسین آخر کی عدالت میں
- دین تصور ○ عقیدہ اہل حدیث
- نجر البراہین
- معقولات حنیفہ ثنائی پکٹ بک
- اصن اہل سنت
- کیا شروت تھے ہیں ؟
- شیخ توحیدین نور توحید
- جہادوں پر سمجھ
- بحر القلوب ○ فتاویٰ عالمگیری

ہر قسم کی اسلامی کتب اور علمائے کرام کے کتب خانے
میں دستیاب ہیں۔

مکتبہ عزیزیہ جامع قدس

رحمن گلی ۵، چوک دانگوان، لاہور